پتھروں سے علاج

پتھروں کے سحری و طبی خواص کا دلکش مجموعہ

سید ذیشان نظامی عفی عنہ

پتھروں سے علاج

پتھروں کے سحری وطبی خواص کا دلکش مجموعہ

سید ذیشان نظامی

بک کارنر

شوروم: بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977 موبائل 0323-5777931

پرنٹرز۔ پبلشرز۔ کمپوزرز۔ ڈیزائنرز۔ بک سیلرز۔ ہول سیلرز اینڈ لائبریری آرڈر سپلائرز

فہرست

مُقدّمة

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم. اما بعد! اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے انسانوں کو دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔ اس کی ذات کا شکر ہے جس نے انسان کو فہم و فراست، بصیرت و ادراک کی نعمتوں سے نوازا۔ وہ سچا معبود اور یکتا ہے جس نے یہ سارے جہان بنائے اور ان کے نظام درست فرما کر اس میں مخلوق کو آباد کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ ان کی ذات والا صفات سے اہل جہان کو دین اور دُنیا کی صحیح راہیں ملیں۔ ایمان و یقین اور راہِ عمل کی تعلیم کا نور پھیلا۔ آپ ﷺ کی ذات سراپا برکات، آپ ﷺ کی آل پاک برگزیدہ اور بہترین مخلوق ہیں۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روشن ستارے ہیں۔ سب پر بے حد و حساب رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ آمین!! پروردگار عالم کی ذات و صفات حکیم مطلق ہے اور یہ ہستی کائنات اسی کے دست قدرت کی کارفرمائیوں کی مظہر ہے۔ اس کائنات میں ہر شے کے اندر ایک حکمت و بصیرت کا مرقع، بحیثیت خالق کائنات ہر شے اسی کے خیالات اور تصورات کے عملی پہلو کا حکم رکھتی ہے۔ اس دُنیا کو پروردگار عالم نے دار العمل کے ساتھ ساتھ مرقع عبرت بھی بنایا ہے۔ مثلاً روشنی کے برعکس تاریکی بھی ہے، جزا بھی ہے سزا بھی ہے۔ عقل و حکمت ہے تو اس کے برعکس جاہلیت اور ضد بھی ہے۔ اگر صحت و سلامتی ہے تو اس کے برعکس بیماری و موت بھی ہے۔ تو کائنات ہستی کے یہ کام ان مجموعہ ہائے تضادات پر مشتمل ہیں۔

یہاں یہ زندگی اور موت کا چولی دامن کا ساتھ ہے، تو جان لینا چاہیے کہ پروردگار عالم نے انسانیت کی ہدایت کے لئے دین حق اور اس کے اصول و ضوابط سے

انسان کی قدم قدم پر راہنمائی فرمائی۔ اگر زندگی ہے تو صحت بھی ہے، اگر صحت ہے تو مرض بھی ہے، تو پروردگار عالم نے انسان کو ابتلاء و آزمائش کے ساتھ ساتھ صحت و سلامتی کے اُصول و قواعد سے ہمکنار فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دین ہدایت (اسلام)، کتاب ہدایت (قرآن مجید) اور اُسوۂ حسنہ کے باوصف دُنیائے انسانیت کو روحانی و جسمانی و ایمانی صحت و سلامتی سے ابدی طور پر ہمکنار فرمایا۔ کتاب ''پتھروں سے علاج'' کا مسودہ میرے ہاتھوں میں ہے جو میرے محترم عزیز بھائی سید ذیشان نظامی کی ایک نئی مؤثر پیش کش ہے۔ اس سے قبل بھی عزیز گرامی بے شمار کتب تحریر فرما چکے ہیں کہ جو قرآن پاک اور حدیث پاک سے اخذ کی گئی گراں قدر اور منفرد کتابیں ہیں۔ یہ کتب روحانی و جسمانی امراض کے معالجات پر بیش قیمت خزانوں پر مشتمل ہیں جو قارئین کرام سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں اور مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

کتاب ''پتھروں سے علاج'' کا تو مجھے نہایت تعجب ہے کہ اتنی سرعت سے ایک اور نادر پیشکش عوام کے پُر شوق ہاتھوں میں آپہنچنے کے قریب ہے۔ میں نے کتاب ''پتھروں سے علاج'' کے مسودے کا مطالعہ کیا ہے ماشاءاللہ جناب ذیشان نظامی صاحب نے اس کتاب کی ترتیب میں پہلے کی طرح نہایت محنت و کاوش سے کام لیا ہے اور امراض جسمانی و روحانی کے معالجات کے لئے ایک بہترین عمدہ اور نادر مجموعہ پیش فرمادیا ہے۔

کتاب چار سو صفحات پر مشتمل ہے اور مرتب و مؤلف کی شب و روز محنت و کاوش اور قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مجھے اُمید واثق ہے کہ قابل قدر مصنف کی موجودہ کتاب ''پتھروں سے علاج'' بھی پہلی کتابوں کی طرح قبولیت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی اور آپ کے علم میں گراں قدر اضافے کا موجب ہوگی۔

دُعاؤں میں یاد رکھیے

آپ کا مخلص

ڈاکٹر ولید آفتاب

تقریظ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

تمام تعریفیں اُس پروردگار عالم کے لئے ہیں کہ جس کی قوت، جس کا علم و اختیار و ارادہ اس کائنات ہستی میں جاری و ساری ہے۔ وہ عزیز و غالب ہے حکیم و علیم ہے۔ بدیں سبب اس کا کوئی کام حکمت، علم و بصیرت سے خالی نہیں ہے۔ اس کی ذات واحد بے مثل ہے۔ وہ واجب الوجود ہے اور حی القیوم ہے اور تمام کائنات ہستی کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

پروردگار عالم نے انسان کی تخلیق کے بعد اس کے لئے حقوق و فرائض بھی ٹھہرے اور کاروبار حیات کی کشاکش کے پیش نظر کچھ اُصول و ضوابط سے بھی ہمکنار فرمایا!

اور پھر حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام کو دنیا میں بھیج کر عہد بہ عہد انسانیت کو اپنے حقوق و فرائض نیز رشتہ و تعلق کو یاد دلایا!

بہر کیف، آخری دین، دین اسلام اور آخری آسمانی کتاب ''قرآن مجید'' اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی ذات والا صفات کو مبعوث فرما کر انسانیت کے مذاہب و اخلاقیات کے پہلو کی ہمہ طور پر تکمیل فرمادی!

یہ بات بخوبی طور پر ذہن نشین رہے کہ قدرت کی جانب سے مفوضہ حقوق و فرائض کی سرانجام دہی کے لئے سب سے اوّل جسمانی اور روحانی صحت کی اشد ضرورت ہے ورگرنہ انسان قدرت کی جانب سے جن حقوق و فرائض سے گرانبار ہے اُن کو بخوبی طور پر سرانجام نہیں دے سکتا۔ دین اسلام، قرآن حکیم کی تعلیمات اور پھر رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ اس سلسلہ میں انسانیت کے علمی و عملی و روحانی باطنی پہلوؤں کی اصلاح و صحت کے لئے اکسیر ہے۔

حکماء میں ضرب المثل مشہور ہے کہ ''العلم علمان، علم الادیان و علم الابدان'' یعنی علم دو

ہیں ایک ادیان کا علم اور دوسرا ابدان کا علم۔

لیکن جب تک جسمانی و روحانی صحت و سلامتی نہ ہو دینی قواعد و ضوابط پر عمل درآمد کیسے ہو سکتا ہے؟

کتاب ''پتھروں سے علاج'' بیش قیمت معلومات اور علاج پر مشتمل ہے اور مولف جناب سید ذیشان نظامی صاحب کی دن رات محنت اور کاوش کی دلیل ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کی موجودہ کتاب موسومہ ''پتھروں سے علاج'' بھی دیگر کتابوں کی طرح عام فہم اور آسان ہو گی۔

میری دُعا ہے کہ قاضی الحاجات منصف کی کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے اور مصنف کو دونوں جہانوں میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کو اس طرح کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

والسلام خیر التمام

عدنان طالب

بی ایس سی (میڈیکل)

سول لائن جہلم

عرض مرتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لائق ہیں جو کائنات کے ذرے ذرے کا خالق و مالک ہے اور بے حد درود و سلام ہوں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال پر جن کے صدقے سے اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار مخلوقات کو پیدا فرما کر دُنیا آباد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے مجھ جیسے ناچیز طالب علم سے کتاب تحریر کروانے کا کام لیا۔

مال، اولاد اور جان کی محبت انسان کا فطری تقاضا بھی ہے اور انسان کی کمزوری بھی۔ یہی محبت جب حد اعتدال سے متجاوز ہوتی ہے تو انسان ایسی ایسی رذیل اور قبیح حرکات کا مرتکب بھی ہو جاتا ہے جن سے جبین شرافت عرق ندامت سے شرابور ہو جاتی ہیں۔ انسان بارگاہ خداوندی کا باغی ہو جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبع حکمت مقدس فرامین کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اپنے گرد و پیش نظر دوڑائیں جہاں بھی انسان احکام الٰہی کی حرمتوں کو پامال کرتا ہوا نظر آئے جہاں بھی اصولوں سے انحراف نظر سے گزرے اور جہاں بھی ضمیر فروشی کے مکروہ دھندے پر نگاہ پڑے، اس کے پس پردہ اولاد، مال یا جان کی محبت ہی نظر آئے گی۔

قارئین! جب ناچیز نے پہلی کتاب کشکول نظامی لکھی یقین جانئے مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ یہ تحریر کا سلسلہ چلتا چلتا اس موڑ پر پہنچ جائے گا کہ پاکستان اور دنیا بھر کے لوگ میری تحریر کردہ کتابوں کو پڑھ پڑھ کر مجھے خطوط کے ذریعے، ٹیلی فون پر رابطوں سے اور ملاقات کا شرف بخش کر داد تحسین دیتے رہیں گے مجھے اپنی دعاؤں میں یاد فرمایا کریں گے۔ اور نت نئے کاموں کے حوصلوں کا ٹانک پلاتے رہیں گے پچھلے دنوں کی بات ہے، ناچیز لندن گیا جس دوست کا مہمان بنا۔ وہ بھی ایک جید عالم تھے۔ ان کو ایک اور عالم ملنے کیلئے تشریف لائے وہ سلام کر کے بیٹھ گئے باتوں باتوں میں وہ اپنے دوست عالم سے پوچھنے لگے کہ ان صاحب کا کیا تعارف ہے یہ کون

صاحب ہیں؟ تو میرے دوست عالم نے فرمایا یہ وہ نظامی صاحب ہیں جنہوں نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں جن کا مطالعہ کر کے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ صاحب بڑے خوش ہوئے محبت سے فرمانے لگے نظامی صاحب یقین جانئے کہ لندن کے بے شمار گھرانوں میں آپ کی کتابیں موجود ہیں جنہیں پڑھ کر لوگ بہت فائدہ حاصل کرتے ہیں اور آپ کے لیے دعائیں بھی کرتے ہیں۔ مجھے یہ بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ الحمدللہ ناچیز کی تالیفات کو علماء کرام پسند فرما رہے ہیں جب میں لندن سے پاکستان اپنے شہر جہلم پہنچا تو چند دنوں کے بعد ایک ٹیلی فون آیا سلام کے بعد ٹیلی فون کرنے والے نے فرمایا نظامی صاحب میں کراچی سے بول رہا ہوں ویسے تو میں رہتا امریکہ میں ہوں۔ پھر فرمانے لگے نظامی صاحب آپ کی تالیف خاک کربلا اور پتھروں سے علاج کا بے حد منتظر ہوں۔ میں نے عرض کیا جناب آپ امریکہ میں رہتے ہیں امریکیوں کے علاقے میں آپ کا گزر و بسر ہے آپ کو کیسے پتا چلا کہ ناچیز کی کتابیں بھی ہیں۔ وہ فرمانے لگے آپ حیران نہ ہوں بلکہ یقین کریں کہ آپ کی تقریباً ساری کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔ میں یہ سن کر حیران ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے فقیر نے امریکہ نہیں دیکھا لیکن فقیر کی تالیفات امریکہ پہنچ چکی ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرات اب تقریباً پچاسویں کتاب پتھروں سے علاج آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ امید ہے قارئین کو یہ کتاب ضرور پسند آئے گی۔

اللہ رب العزت اس کتاب کو چھاپنے والوں، پڑھنے والوں، لوگوں کو خرید کر تحفہ دینے والوں، اور اس کتاب کے تعاون میں محترمہ یاسمین اختر پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرما اور بار بار ہم سب کو اپنے گھر کی حاضری اور روضہ رسول ﷺ کا دیدار نصیب فرما۔ آمین

والسلام خیر الختام

دعاؤں کا طالب

سید ذیشان نظامی عفی عنہ

0300.5421086 0333.8761708

پتھروں کی اقسام

درجہ اوّل:

☆ درجہ اوّل کے جواہرات کو ہندی میں نورتن اور عربی میں جواہر تسعہ کہتے ہیں ان کی تعداد 9 ہے۔ رتن کا مطلب موتی ہے۔ دربار اکبری کے چیدہ عالم اور دانشور بھی "نورتن" کہلاتے تھے۔

درجہ دوم:

☆ درجہ دوم کے جواہرات ہندی میں "اوپ رتن" کہلاتے ہیں۔ سنسکرت کی کتابوں میں ان کی تعداد چودہ اور انگریزی کتب میں سولہ ہے۔ اگر نئے دریافت شدہ جواہرات بھی شامل کر لیے جائیں تو تعداد 30 ہو جاتی ہے۔

درجہ سوم:

☆ تیسرے درجے میں عام پائے جانے والے پتھر ہیں جن سے برتن اور اوزار وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔ ان پتھروں کے نام انگریزی، فارسی کتابوں اور نامور جوہریوں سے ملتے ہیں۔ ان کی تعداد 80 ہے۔

جواہرات کی یہ جماعت بندی Classification ماہرین کی ترتیب دی ہوئی ہے درجہ دوم کے کچھ جواہر کسی رنگ اور فیشن کی بنا پر بعض اوقات درجہ اوّل کے جواہر سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح درجہ اوّل کا کوئی پتھر ناقص اور عیب دار ہونے کی وجہ سے درجہ دوم کے جواہر سے بھی قیمت میں نیچے گر جاتا ہے۔

درجہ اوّل میں کامیاب جواہر شامل ہیں جب کہ درجہ دوم میں زیورات میں استعمال ہونے والے جواہر شامل ہیں۔ درجہ سوم میں بافراط ملنے والے پتھر ہیں جو عمارتوں اور برتنوں وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔

اعلیٰ درجہ کے پتھر

نمبر شمار	اردو	سنسکرت	پنجابی	ہندی	عربی	انگریزی
1	الماس	ہیرک	ہیرا	ہیرا	الماس	DIAMOND
2	یاقوت	پدم راگ	لال	مانک	لعل	RUBY
3	لاجورد، یاقوت کبود	سوری رتن	نیلم	نیلہ	یاقوت ازرق	SUPPHIRE
4	زمرد	چشم گربہ	پنہ	مرکت	حجر الحیا	EMERALD
5	مروارید	موکتے کے	موتی	موکتا	لؤلؤ	PEARL
6	مرجان	پروالہ	مونگا	دوم	مرجان	CORUL
7	گربہ چشم	کینوزن	لہسنیا	ویدوریہ	عین الہر	CAT'S EYE
8	زرقون	گومیدک	گومید	گومیدہ	لعل ذر	ZIRCUN

مشہور پتھر

اردو	پنجابی	سنسکرت	ہندی	عربی	انگریزی
الماس	ہیرا	ہیرک	ہیرا	الماس	Diamond
یاقوت	لال	پدم راگ	مانک	لعل	Ruby

Supphire	یاقوت ازرق	نیلہ	سوری رتن	نیلم	لاجورد
Emerald	حجر الحیا	مرکت	اشم گربہ	پنہ	زمرد
Topaz	یاقوت اصفر	پوشپ رگ	منجوے	پوکھراج	پکھراج
Pearl	لؤلؤ	موکتا	موکتے کے	موتی	مروارید
Corul	مرجان	دوم	پروالا	مونگا	مرجان
Cat's Eye	عین الہر	ویدوریہ	کینوزن	لہسنیا	گربہ چشم
Zircun	لعل ذرد	گومیدہ	گومیدک	گومید	زرقون

اعلیٰ درجہ کے پتھروں کے رنگ اور ستارے

پتھر	رنگ	ستارہ
الماس	نیلگوں سفید	زہرہ
یاقوت	کرمزی گلابی	شمس
لاجورد	نیلا	زحل
زمرد	سبز	عطارد
پکھراج	زرد	عطارد
مروارید	سفید	قمر
مرجان	سرخ	مریخ
گربہ چشم	سفید	زہرہ
زرقون	شربتی	عطارد

دوم درجہ کے پتھروں کے رنگ اور ستارے

نمبر شمار	اردو	رنگ ذاتی	ستارہ
1	الماس	نیلگوں سفید	زہرہ
2	یاقوت	کرمزی گلابی	شمس
3	لاجورد یاقوت کبود	نیلا	زحل
4	زمرد	گہرا سبز	مشتری
5	پکھراج	زرد	عطارد
6	مروارید	سفید	قمر
7	مرجان	سرخ	مریخ
8	گربہ چشم	سفید	زہرہ
9	زرقون	شربتی	عطارد

دوم درجہ کے پتھروں کے سنسکرت اور انگریزی نام

نمبر شمار	اردو	سنسکرت	انگریزی
1	زبرجد	پاری بھدر	BERYL
2	اکوامرائن	......	AQUAMARINE
3	لعل رمانی	......	SPINAL
4	کارنڈم	کرنڈ	CORUNDOM
5	کرنج	......	EMERY
6	کارکینک	کارکینک	CHRYSOLITE
7	الیگزینڈرائٹ	......	ALEXANDRITE
8	پلک	پلک	GARNET
9	فیروزہ	پیروج	TURQUOISE
10	عقیق	......	AGATE
11	کالسڈونی	......	CHOLCEDONY
12	رودراکھ	رودراکھ	CARNELION
13	سنگ سلیمانی	پالنگ	ONYSE
14	سنگ یشم	......	JASPER
15	دودھیا	......	OPEL
16	سنگ ستارہ	سونارنگی	CHRYSOPRASE

17	امیتھسٹ	......	AMETHYST
18	حجر الدم	جیوتی رس	BLOOD STONE
19	بھیکم	بھیکم	ROCK CRYSTAL OR QUARTZ
20	سنگ موچہ	گنج	MOCLD STONE
21	ترمرے	کندرب	TOURMALINE
22	کہربا	......	AMBER
23	حجر القمر	چندر کانت	MOON STONE
24	حجر الشمس	سوریہ کانت	SUN STONE
25	سنگ یشم	پیلو	JADE
26	پریڈوٹ	......	PERIDOT
27	اولے وائن	......	OLIVINE
28	میلے کائیٹ	......	MALACHITE
29	سنگ سیماق	......	PROPHYRY
30	لیبری ڈور	......	LABREDOR
31	......	روچک	......
32	......	اوت پل	......
33	......	گندہ شیشہ	......
34	......	سیس	......
35	......	نیلا رنگ	......

دوم درجہ کے مزید پتھر

نمبر شمار	اردو	رنگ ذاتی	ستارہ
1	زبرجد	ہلکا نیلا یا سبز	زہرہ
2	اکوامرائن	ہلکا نیلا یا سبز	مشتری
3	لعل رمانی	گہرا سرخ	مریخ
4	کارنڈم	سفید	قمر
5	کرنج	زردی مائل سبز	عطارد
6	کارکینگ	گیاہی سبز	زہرہ
7	الیگزینڈرائٹ	سرخ و سبز	شمس
8	پلک	ارغوانی	زحل
9	فیروزہ	نیلا	مشتری
10	عقیق	سرخ	مشتری
11	کالسڈونی	زرد	عطارد
12	رودراکھ	زرد	عطارد
13	سنگ سلیمانی	زیتونی	زحل
14	سنگ یشم	سبز	مشتری
15	دودھیا	دودھیا	مریخ
16	سنگ ستارہ	سبز، نیلا، سرخ معہ داغ سنہری	زحل

17	ایمتھسٹ	بنفشی	مریخ
18	حجرالدم	خون رنگ	مریخ
19	بھیکیم	سفید	قمر
20	سنگ موچہ	سفید زردی مائل	زہرہ
21	زمرے	خاکستری	زحل
22	کہربا	زرد	شمس
23	حجرالقمر	سفید	قمر
24	حجرالشمس	سنہری مائل بہ سفیدی	شمس
25	سنگ سیم	سفید دودھیا	زہرہ
26	پریڈوٹ	زردی مائل سبز	عطارد
27	اولے وائن	زرد	عطارد
28	میلے کائیٹ	ہلکا سبز زردی مائل	عطارد
29	سنگ سیماق	سرخی مائل	مریخ
30	لیبرے ڈور	بھورا یا سبز	زحل
31	......	گندم گوں	زہرہ
32	......	نیلا	مشتری
33	......	سرخ	مریخ
34	......	بھورا	زحل
35	......	گہرا نیلا	مشتری

دوم درجہ کے پتھروں کے مختلف نام رنگ اور ستارے

اردو	سنسکرت	انگریزی	رنگ	ستارہ
زبرجد	پاری بھدر	Beryl	نیلا/سبز	زہرہ
اکوامرین		Aquamarine	نیلا/سبز	مشتری
لعل رومانی		Spinel	سرخ	مریخ
کارنڈم	کرنڈ	Corundm	سفید	قمر
کرنج		Emery	زرد آمیز سبز	عطارد
کارکینگ	کارکینگ	Chrysolite	سبز	زہرہ
الیگزینڈرائیٹ	.....	Alexandrite	سرخ/سبز	شمس
پک	پک	Garnet	ارغوانی	زحل
فیروزہ	فیروج	Turquoise	نیلا	مشتری
عقیق	.....	Agate	سرخ	مشتری
کالسڈونی	.....	Chalceddony	زرد	عطارد
رودراکھ	رودراکھ	Carnelion	زرد	عطارد
سنگ سلیمانی	پالنگ	Onyse	زیتونی	زحل
سنگ یشم	.....	Jasper	سبز	مشتری
دودھیا	.....	Opal	دودھیا	مریخ
سنگ ستارہ	سونارگی	Chrysoprase	سبز، نیلا، سرخ	زحل

اردو	سنسکرت	انگریزی	رنگ	ستارہ
امیتھسٹ	......	Amethyst	بنفشی	
حجر الدم	جیوتی رس	Blood Stone	سرخ	مریخ
بھیکلم	بھیکیم	Quartz	سفید	مریخ
سنگ موچہ	گنج	Mocld Stone	سفید	قمر
زمرے	کندرب	Tourmaline	خاکستری	زہرہ
کہربا	......	Amber	زرد	زحل
حجر القمر	چندرکانت	Moon Stone	سفید	شمس
حجر الشمس	سوریہ کانت	Sun Stone	سفید سنہرا	شمس
سنگ یشم	پیلو	jade	دودھیا سفید	قمر
پریڈوٹ	......	Peridot	زردی مائل سبز	زہرہ
اوالے وائن	......	Oliuine	زرد	عطارد
میلے کائیٹ	......	Malachite	ہلکا سبز	عطارد
سنگ سماق	......	Prophyry	سرخی مائل	عطارد
لیبرے ڈور	......	Labrador	بھورا یا سبز	مریخ
روچک	......	....	گندمی	زحل
اوت پل	......	....	نیلا	زہرہ
گندہ شیشہ	......	....	سرخ	مشتری
				مریخ

اردو	سنسکرت	انگریزی	رنگ	ستارہ
سیس	......	......	بھورا	زحل
نیلا رنگ	......	......	گہرا نیلا	مشتری

بہترین پتھروں کا انتخاب

پتھروں کے انسان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور ایک پتھر ایک شخص کیلئے سعد اور دوسرے کیلئے نحس ثابت ہوتا ہے۔ ایک پتھر ایک شخص کے موافق اور دوسرے کے ناموافق ہوتا ہے۔ اپنے موافق پتھر کو معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں ایک تو تاریخ پیدائش یا نام کے حروف سے برج معلوم کریں اور اس برج کے مطابق نگینے کا انتخاب کریں۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنی پیدائش کے دن کا ستارہ معلوم کریں اور جو پتھر اس ستارے سے مطابقت رکھتا ہو پہن لیں۔ بدھ کا ستارہ عطارد ہے اور اگر آپ کی تاریخ پیدائش 20 مارچ سے 21 اپریل کے درمیان ہے۔ تو آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔ ذیل میں نگینے اور دن اور تاریخ دی گئی ہے اس سے آپ کو اپنا پتھر انتخاب کرنے میں آسانی ہوگی۔

برج کا نام	موافق پتھر	دن	ستارہ	تاریخ	رنگ
حمل	مرجان حجر الدام ہیرا۔ یاقوت	منگل	مریخ	13	سرخ
ثور	زمرد، لاجورد	جمعہ	زہرہ	14	سفید، نیلا
جوزا	زمرد۔ پکھراج۔ زبرجد	بدھ	عطارد	17	سرخی مائل
سرطان	مروارید۔ عقیق زرد۔ حجر القمر	پیر	قمر	18	سفید
اسد	نیلم۔ پکھراج زرد۔ لہسنیا۔ نیلم۔ مونگا عقیق۔ یاقوت رمانی	اتوار	شمس	19	نارنجی

سنبلہ	لعل بدخشانی۔ نیلم۔ زرقون۔ کیتک	بدھ	عطارد	2	سفید
میزان	عقیق زرد۔ زبرجد۔ اوپل۔ لہسنیا۔ زبرجد۔ مرجان	جمعہ	زہرہ	3	سفیدی مائل
عقرب	ہیرا۔ پکھراج۔ درنجف، مونگا۔ عقیق سرخ۔ یاقوت	منگل	مریخ	4	سرخ
قوس	پکھراج۔ فیروزہ۔ زمرد۔ لہسنیا	جمعرات	مشتری	7	زرد
جدی	پلک۔ گومیدک نیلم۔ عقیق سرخ	ہفتہ	زحل	8	سیاہ، نیلا
دلو	نیلم، یمنی عقیق	ہفتہ	زحل	9	نیلا سیاہ
حوت	یشب۔ نیلم۔ پکھراج۔ درنجف	جمعرات	مشتری	12	زرد پیازی

آپ کا برج اور ستارہ

اپنے نام کا ستارہ اور برج معلوم کرنے کیلئے درج ذیل طریقے سے مدد لیں۔ نام کا پہلا حرف دیکھیں اور اس کے مطابق برج اور ستارہ معلوم کر کے اپنے لئے موزوں پتھر منتخب کریں۔

برج	ستارہ	حروف	عنصر	دن	رنگ
حمل	مریخ	ا۔ل۔ع۔ی	آتشی	منگل	سرخ
ثور	زہرہ	ب۔و	خاکی	جمعہ	سفید۔ نیلا
جوزا	عطارد	ق۔ک	بادی	بدھ	سرخی مائل زرد
سرطان	قمر	ڈ۔ح۔ہ	آبی	پیر	سفید۔ ہلکا نیلا

اسد	آفتاب	م	آتشی	اتوار	نارنجی
سنبلہ	عطارد	غ۔پ	خاکی	بدھ	سفید۔ گہرا زرد
میزان	زہرہ	ر۔ت۔ٹ۔ط	بادی	جمعہ	سفید۔ گلابی نیلا
عقرب	مریخ	ظ۔ذ۔ض۔ز۔ن	آبی	منگل	سرخ
قوس	مشتری	ف	آتشی	جمعرات	زرد، ارغوانی
جدی	زحل	ج۔ح۔خ۔گ	خاکی	ہفتہ	سفید۔ سیاہ۔ سلیٹی
دلو	زحل	ث۔ش۔ص۔س	بادی	ہفتہ	نیلا۔ سرمئی
حوت	مشتری	د۔چ	آبی	جمعرات	زرد

برجوں کے نام

اردو	انگریزی	ہندی
حمل	Aries	میکھ
ثور	Taurus	برکھ
جوزا	Gemini	متھن
سرطان	Cancer	کرک
اسد	Leo	سنگھ
سنبلہ	Virgo	کنیا
میزان	Libra	تلا
عقرب	Scorpio	برچھک

قوس	Sagittarius	دھن
جدی	Capricorn	مکر
دلو	Aquarius	کنبھ
حوت	Pisces	مین

تاریخ پیدائش اور پتھر:

پیدائش کے مہینے کے مطابق درجہ ذیل پتھر موافق ہوتے ہیں۔

ماہ	موافق پتھر
جنوری	یاقوت، لعل، عقیق، گومیدک
فروری	حجر القمر، نیلم، لاجورد
مارچ	فیروزہ
اپریل	نیلم، ہیرا، یاقوت
مئی	عقیق یمنی، زمرد
جون	زمرد، موتی
جولائی	یاقوت، عقیق یمنی
اگست	مرجان۔یاقوت
ستمبر	نیلم، یاقوت
اکتوبر	درنجف، اوپل، زبرجد
نومبر	پکھراج، زبرجد
دسمبر	لاجورد، یاقوت

تاریخ پیدائش سے وابستہ ستارے اور برج

اگر آپ کی تاریخ پیدائش درست معلوم ہو تو آپ اس چارٹ سے بآسانی اپنا ستارہ اور برج معلوم کر سکتے ہیں۔

تاریخ پیدائش	ستارہ	برج
21 مارچ تا 20 اپریل	مریخ	حمل
21 اپریل تا 21 مئی	زہرہ	ثور
22 مئی تا 21 جون	عطارد، قمر	جوزا، سرطان
22 جون تا 23 جولائی	قمر	سرطان
24 جولائی تا 23 اگست	شمس	اسد
24 اگست تا 23 ستمبر	عطارد	سنبلہ
24 ستمبر تا 23 اکتوبر	زہرہ	میزان
24 اکتوبر تا 22 نومبر	مریخ	عقرب
23 نومبر تا 22 دسمبر	مشتری	قوس
23 دسمبر تا 20 جنوری	زحل	جدی
21 جنوری تا 20 فروری	زحل	دلو
21 فروری تا 20 مارچ	مشتری	حوت

برتھ سٹون (برج اور پتھر)

بروج	ستارہ	موافق پتھر	نمبر	دن
حمل	مریخ	مرجان۔ حجر الدم	13	منگل
ثور	زہرہ	الماس (ہیرا)	14	جمعہ
جوزا	عطارد	زمرد (پنّہ)	17	بدھ
سرطان	قمر	مروارید۔ حجر القمر	18	پیر
اسد	شمس	یاقوت رمانی۔ لعل بدخشاں یا مانک	19	اتوار
سنبلہ	عطارد	لاجورد (نیلم)، کار کینک، زرقون	2	بدھ
میزان	زہرہ	سنگ دودھیا (اوپل) زبرجد لبسنیا	3	جمعہ
عقرب	مریخ	مونگا۔ عقیق سرخ	4	منگل
قوس	مشتری	پکھراج (یاقوت اصفر)	7	جمعرات
جدی	زحل	پلک۔ گومیدک	8	ہفتہ
دلو	زحل	عقیق یمنی نیلم (یاقوت کبود) ایے تھسٹ	9	ہفتہ
حوت	مشتری	سنگ یشب۔ لاجورد	12	جمعرات

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جن کی پیدائش برج حمل کے ماتحت ہے۔ وہ مرجان یا حجر الدم کو انگشتری میں 13 تاریخ کو لگوائیں اور اگر اس دن منگل ہو تو بہتر ہے اور ساعت مریخ کی ہو جو دن کی پہلی و آٹھویں ساعت ہوگی۔

اگر کسی شخص کی پیدائش منگل کے دن کی ہے تو اس روز کا ستارہ مریخ ہے۔ اس کا متعلقہ پتھر بھی پہنا جا سکتا ہے۔ بس یہی دو قسم کے پتھر ہوں گے جو موافق ہوں گے۔ ان میں سے

کونسا ارفع ہے اور فائدہ دیتا ہے اسے تجربہ سے معلوم کریں یا زائچہ موجود ہو تو کسی صاحب علم سے تعین کرا لیں۔

ستاروں کی نحوست دور کرنے والے پتھر

نام ستارہ	خاص کونسا پتھر	خلاف ہونے سے کونسا پتھر	ایام رجعت میں کونسا پتھر
شمس	یاقوت	یاقوت	یاقوت
قمر	حجر القمر	مروارید	الماس
مریخ	مرجان	مرجان	مرجان
عطارد	زرقون	زمرد	زرقون
مشتری	بلور	پکھراج	مروارید
زہرہ	لبسنیا	الماس	لبسنیا
زحل	نیلم	نیلم	نیلم
راس وذنب	زمرد	زرقون۔ زمرد	زمرد

طبعی خرابیوں اور کواکب کے نحس اثرات کو دور کرنا

پتھر	کس مزاج کو پہننا چاہیے	کواکب ناقص برج میں ہوں
فیروزہ	مزاج بادی وبلغمی	عطارد
عقیق	مزاج صفراوی وآتشی	مریخ
مروارید	مزاج بلغمی وبادی	قمر
پکھراج	مزاج بادی وبلغمی	مشتری

گومیدک	مزاج بادی و بلغمی	راس
نیلم	مزاج صفراوی و آتشی	زحل
لہسنیا	مزاج بادی و بلغمی	زہرہ
چونی	مزاج صفراوی و آتشی	شمس

نام کے حرف اوّل سے برج و ستارہ معلوم کرنا

تاریخ پیدائش	برج	ستارہ	رنگ	حرف اوّل
21 مارچ تا 20 اپریل	حمل	مریخ	سرخ	ا۔ل۔ئ۔ی
21 اپریل تا 21 مئی	ثور	زہرہ	نیلا	ب۔و
22 مئی تا 21 جون	جوزا	عطارد	زرد۔ سرخی مائل	ق۔ک
22 جون تا 23 جولائی	سرطان	قمر	سفید۔ ہلکا نیلا	ح۔ہ
24 جولائی تا 23 اگست	اسد	شمس	اورنج	م
24 اگست تا 23 ستمبر	سنبلہ	عطارد	گہرا زرد	پ۔غ
24 ستمبر تا 23 اکتوبر	میزان	زہرہ	ہلکا گلابی و نیلا	ر۔ت۔ط
24 اکتوبر تا 22 نومبر	عقرب	مریخ	گہرا سرخ	ظ۔ذ۔ض۔ز۔ن
23 نومبر تا 22 دسمبر	قوس	مشتری	ہلکا ارغوانی	ف
23 دسمبر تا 20 جنوری	جدی	زحل	نیوی بلیو۔ سلیٹی	ج۔چ۔گ
21 جنوری تا 19 فروری	دلو	زحل	کالا	س۔ش۔ص۔ث
20 فروری تا 21 مارچ	حوت	مشتری	ہلکا سبز رنگ	د۔ق

بروج کے ساتھ رنگوں کے امتزاج کو نمایاں طور پر ظاہر کرنے کے لئے دائرہ ہوتا ہے۔ ہر برج کے تین رنگ ہیں۔ کپڑوں اور نگوں کا رنگ انتخاب کرتے وقت اس دائرہ سے مدد لیں۔ جب تک نگوں کا رنگ موافق نہیں ہوگا نفع نہیں ملے گا اوپر جو رنگ دیئے گئے ہیں وہ اصل ہیں۔ حالانکہ اور بھی ذیلی شیڈ ہر ستارہ کے موافق ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر جواہر میں بھی متعدد شیڈ ہوتے ہیں۔ فہم سے کام لے کر رنگوں کا انتخاب کیا کریں۔

پتھروں کے رنگ کے ساتھ اثرات

ہر قسم کے پتھروں میں مختلف شیڈ ہوتے ہیں۔ ذیل میں تفصیل دی جاتی ہے۔ جس سے رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے خاصیتوں اور اثرات میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پتھر کا رنگ		خاصیت
ظاہری	باطنی	
سفید	سفید سبز	اپنے پاس رکھنے والے کا حافظہ قوی ہوگا۔
	آسمانی	جس کے پاس ہوگا عزیز خلائق ہوگا اور نیک افعال ہوگا۔
	سیاہ	جو اپنے پاس رکھے گا فن میں ماہر ہوگا۔
سیاہ	سفید زرد	یہ رنگ خود زہر قاتل ہے۔ مگر دیگر زہروں کا تریاق ہے۔
	نیلگوں	اپنے پاس رکھنے والا دلیر ہوگا کسی سے نہیں ڈرے گا۔ ہر صدمہ سے محفوظ رہیگا اگر کوئی جانور کاٹنے لگا تو اس کو تکلیف نہیں پہنچے گی۔
زرد	سفید سیاہ	اپنے پاس رکھنے سے حاجت پوری ہوگی۔ خلق کے درمیان محتشم ہوگا۔
	نیلگوں	اپنے پاس رکھنے سے محبوب خلائق ہوگا، افعال نیک سرزد ہوں گے
	سبز	اپنے پاس رکھنے والا بزرگوں کی نگاہوں میں عزیز ہوگا۔

سرخ	سفید	اپنے پاس رکھنے والا جنگ کی حالت میں کبھی مغلوب نہ ہوگا۔
	سرخ	اپنے پاس رکھنے والے کی جلد حاجت پوری ہوگی۔
	آسمانی	اپنے پاس رکھنے سے جادو اثر نہیں کریگا۔
	زرد سبز	اپنے پاس رکھنے والا لڑائی میں فتحیاب ہوگا۔
نیلا	سفید سیاہ	اپنے پاس رکھنے والا ہمیشہ خوش وخرم رہیگا۔
	سبز	اپنے پاس رکھنے والا لوگوں کی نگاہ میں عزت والا ہوگا۔ نیز اگر اس کو چشمہ یا کنوئیں یا تالاب میں جس میں پانی کم ہو ڈال دیں۔ تو پانی پیدا ہو جائے گا اگر قوت مردمی بوجہ قلت منی کم ہو تو کمر میں باندھنا نافع ہے۔ اگر درخت پر باندھے گا تو پھل بکثرت پیدا ہوں گے۔
	نیلگوں	اپنے پاس رکھنے والا بزرگوں کی نظروں میں عزت والا ہوگا۔ جو شخص ایسے پتھر کو بطور عینک کے آنکھوں میں لگائے گا پھر جو کوئی اسے دیکھے گا اس کا مطیع ہو جائے گا۔
نیلگوں	سفید	اپنے پاس رکھنے والے کو جو کوئی دیکھے گا محبت کرے گا۔
	سرخ	اپنے پاس رکھنے والا سفر میں محفوظ رہے گا اور جو کام کرے گا جلد انجام کو پہنچے گا۔
	آسمانی	اپنے پاس رکھنے والا صاحب وقار ہوگا اور ہر شخص اس سے محبت کرے گا لڑائی میں فتحیاب ہوگا۔ عورتوں کے دلوں میں محبوب ہوگا۔

سبز	سفید	اپنے پاس رکھنے والا جو درخت لگائے گا وہ جلد اگ آئے گا اور پھل دار ہوگا۔ اگر خشک درخت پر باندھے گا تو وہ سرسبز ہوگا۔
	سبز	اپنے پاس رکھنے والا دشمن پر فتحیاب ہوگا۔ دشمن منتشر ہوں گے۔ اگر دھو کر پئے گا تو درد جگر کے لئے نافع ہوگا۔

رنگ کے بارے میں:

یہ ساری کائنات رنگ و نور سے تشکیل پذیر ہوئی ہے۔ اور سورج بھی زمین پر ہفت رنگ روشنی بکھیرتا ہے جس سے مختلف چیزیں اپنے مخصوص رنگ جذب کر کے باقی منعکس کر دیتی ہیں۔ رنگ و نور کے ساتھ انسان کا رشتہ نہایت قدیم بلکہ ازلی ہے۔ اور انسان مختلف اشیاء کو ان کے مخصوص رنگوں میں دیکھنے کا عادی ہو چکا ہے۔ اس لئے کسی کو یہ کہا جائے کہ کوا سفید ہے تو وہ کبھی یقین نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ اگر کسی چڑیا کو پکڑ کر رنگ کر دیا جائے تو باقی چڑیاں اسے اپنے ساتھ شامل ہونے سے روک دیتی ہیں۔ فطرت نے اس جہاں رنگ و بو میں ہر چیز کو خاص انداز اور امتزاج سے پیدا کیا ہے اور انسان ان چیزوں کو ان کے فطری رنگ میں ہی دیکھنا پسند کرتا ہے۔ آپ کو علم ہوگا کہ سبز رنگ اور سبز اشیاء آنکھوں کو تراوت بخشتی ہیں۔ اور سبز رنگ کا زمرد خوش بخت ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مگر یہی زمرد جب کسی سانپ کے سامنے پڑا ہو اور اس سے منعکس ہونے والی روشنی اگر سانپ کی آنکھ میں پڑ جائے تو سانپ بصارت سے محروم ہو کر اندھا ہو جاتا ہے۔

آپ نے سنا اور دیکھا ہوگا کہ سرخ رنگ کا کپڑا جنگلی اور وحشی بھینسے کو مشتعل کر دیتا ہے اور بھینسا انسان پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔ نفسیاتی مشاہدات اور سائنسی تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ رنگ انسان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اور یہ اثرات نفسیاتی اور جذباتی بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ کائنات رنگ ہے تو پھر یہ روشن دن اور سیاہ رات بھی رنگ ہے حسین خد و خال اگر رنگ ہیں تو ہمارے جذبات بھی رنگ ہیں۔

سائنسی تحقیقات کی بدولت اب رنگ اور روشنی سے علاج کا طریقہ بھی دریافت ہو چکا ہے۔ پتھروں کے اثرات کا آپ مشاہدہ کر چکے ہیں۔ مگر ان پتھروں میں بھی مخصوص رنگ کی افعال اور تبدیلیوں کے محرک ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ رنگ کو ہماری پوری زندگی کے ساتھ ایک گہرا ربط ہے۔ اور اگر یہ ربط نہ ہو تو تمام دلکشی اور رنگا رنگی ختم ہو کر رہ جائے۔ کیونکہ یہ رنگ ہی تو ہیں جن سے زندگی میں جلترنگ ہے۔

سورج کی شعاعیں کئی رنگوں کا مرکب ہوتی ہے۔ دراصل وہ روشنی جسے ہم سفید سمجھتے ہیں سات رنگوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر اسے ہم منشور سے دیکھیں تو روشنی کی سات پٹیاں بن جائیں گی جو نارنجی، سرخ، سبز، زرد، آسمانی، نیلگوں اور بنفشی ہوں گی۔ یہی سات رنگ روشنی کے ہوتے ہیں اور بنفشی رنگ کی شعاعیں کئی ترقی یافتہ ممالک میں علاج کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ان شعاعوں کو Ultra Violet Rays کہا جاتا ہے۔

رنگوں کا تعلق سیاروں سے بھی ہوتا ہے اور مختلف ستارے مختلف رنگ رکھتے ہیں۔

ستاروں کے رنگ درج ذیل ہیں۔

ستارہ	موزوں رنگ
زحل	گہرا نیلا، کالا
زہرہ	گلابی، زردی مائل نیلا
سورج	نارنجی
مریخ	سرخ
مشتری	بنفشی
عطارد	زرد
چاند	سفید

رنگ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ شادی میں دلہن کو سرخ رنگ کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔ یہ رنگ محبت کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ صدمے کے وقت لوگ سیاہ لباس پہنتے ہیں جو سوگ کی علامت ہے۔ سفید لباس پاکیزگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ سبز رنگ امن اور خوشحالی کا رنگ ہے۔ درویشوں کا پسندیدہ رنگ سبز اور زرد ہے۔

مختلف رنگ مختلف خواص بھی رکھتے ہیں اور خصوصیات کی بناء پر بھی لوگ یہ رنگ اپنے لئے منتخب کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں ہمارا خون سرخ خلیات کی وجہ سے ہی سرخ رنگ کا نظر آتا ہے۔ جبکہ درحقیقت خون سفیدی مائل یا بے رنگ ہوتا ہے۔ خون میں جب سرخ اور سفید خلیات میں کمی بیشی ہوتی ہے تو اس کا اثر انسان کے تمام بدن پر پڑتا ہے۔

جوہر شناسوں کا کہنا ہے کہ مختلف رنگ کے نگینے سورج کی شعاعوں سے مخصوص رنگ کی شعاعیں انسان کے جسم میں منتقل کرتے ہیں۔ جو انسان کیلئے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ سفید زرقون کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ہر رنگ کی روشنی منعکس کر کے انسان کے بدن تک پہنچاتا ہے۔ مختلف رنگ درج ذیل خصوصیات رکھتے ہیں۔

سبز رنگ:

معتدل، طراوت و تازگی بخشنے والا رنگ ہے۔ یہ خوشحالی اور خوش بختی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

زرد رنگ:

یہ انعکاسی قوت رکھتا ہے اور جگمگاہٹ اور تیکھا پن پیدا کرتا ہے۔ یہ رنگ نمایاں اور شوخ ہوتا ہے۔

سرخ رنگ:

یہ محبت کے جذبات کا ترجمان رنگ ہے۔ یہ رنگ مستقل مزاجی، جوش اور ولولے کا

رنگ ہے۔ کیونکہ گرم ہو کر رنگ بھی سرخ ہوتا ہے۔

نیلا رنگ:

یہ کمزوری کی علامت ہوتا ہے۔ روشنی جذب کر کے نیلا ہو جاتا ہے اور روشنی نہ ہو تو سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ تیز روشنی میں اس میں چمک اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔

رنگوں کا انتخاب:

چونکہ رنگوں کا تعلق ستاروں سے ہوتا ہے اور ستارے انسان کے مزاج پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر انسان اپنی فطرت اور طبع کے مطابق ہلکے یا شوخ رنگ منتخب کرتا ہے۔

رنگوں کے مزاج بھی ہوتے ہیں جو انسان کو متاثر کرتے ہیں۔ رنگوں کے انتخاب میں ہر شخص کی ذاتی پسند ہوتی ہے۔ جس سے اس کے مزاج کا علم ہوتا ہے۔ تاہم رنگ اپنے مزاج رکھتے ہیں اور مختلف رنگوں کی آمیزش سے بھی مزاج پر اثر پڑتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

رنگ	مزاج
نیلا	سرد
سرخ	گرم وخشک
آسمانی	سرد وتر
جامنی	خشک وسرد
زرد	تر وگرم
نارنجی	گرم
سفید	خشک
سبز	تر

رنگوں کی خصوصیات:

☆ شوخ سرخ رنگ کے کپڑے پہننے والی خواتین چلبلے مزاج کی ہوتی ہیں اور گرم جوش ہوتی ہیں یہ رنگ اشتعال اور خطرے کا بانی سمجھا جاتا ہے مارچ کے مہینے اور منگل کے دن پیدا ہونے والوں کے لئے موزوں ہے۔

☆ وہ دوشیزائیں جو گلابی رنگ پسند کرتی ہیں ان میں پیار ومحبت کے جذبات نمایاں ہوتے ہیں۔

☆ سبز لباس پہننے والے مرد اور خواتین منکسر المزاج اور اظہار تشکر کے جذبات رکھتے ہیں۔

☆ نیلے ملبوسات وفا کی علامت ہیں۔ نیلے لباس والے افراد عبادت نہایت شوق سے کرتے ہیں۔ مئی، اگست میں پیدا ہونے والوں اور بدھ کے دن پیدا ہونے والوں کے لئے موزوں رنگ ہے۔ یہ انسان میں وفا، روحانیت اور تندرستی کی علامت پیدا کرتا ہے۔

☆ ارغوانی رنگ زیب تن کرنے والے لوگ خوددار اور شریف النفس ہوتے ہیں۔ تاہم یہ رنگ رومان پروری کی بھی علامت ہیں۔

☆ زرد، کاسنی، نارنجی رنگ کا انتخاب کرنے والے لوگ علم وفن کے متلاشی ہوتے ہیں۔ ادب نواز اور ادب دوست ہوتے ہیں۔ زرد رنگ روحانی حسوں کو بیدار کرتا ہے۔

☆ سیاہ رنگ کا انتخاب کرنے والے اور بھورے رنگ کا انتخاب کرنے والے لوگ تند و تیز مزاج اور ہوشیاری کی خصوصیات رکھتے ہیں۔ یہ رنگ ہفتہ اور دسمبر اور جنوری سے تعلق رکھنے والوں کیلئے موزوں ہے۔

☆ سفید، کریم اور ہلکے رنگوں کا انتخاب کرنے والے ملنسار، خوش مزاج اور پر خلوص انسان ہوتے ہیں۔

☆ ہلکا نیلا رنگ جو وینس سے منسوب ہے نسوانی جاذبیت و دلکشی اور حسن و خوبصورتی
نشان ہے۔

☆ ماہ جولائی میں پیدا ہونے والوں اور اتوار کے روز پیدا ہونے والوں کے لئے نارنجی
سنہرا زردی مائل رنگ نہایت موزوں ہوتا ہے۔

☆ آرٹ کو پسند کرنے والے خواتین و حضرات بینگنی یا بنفشی رنگ استعمال کرتے ہیں
ان لوگوں کی تخلیاتی صلاحیتیں انہیں ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے پر اکسائے رکھتی ہیں۔

☆ بھورا رنگ ان افراد کے لئے موزوں ہے جن کی پیدائش اکتوبر کے مہینے میں ہو
رنگ احساس تحفظ خوش بخت اور ذہنی بالیدگی کیلئے موزوں سمجھا جاتا ہے۔

☆ اپریل اور ستمبر کے مہینوں میں پیدا ہونے والے افراد کیلئے قرمزی رنگ کے ملبوسات
اور پتھر نہایت موزوں ہوتے ہیں جو لوگ جمعرات کو پیدا ہوئے ہوں ان کے لئے بھی یہ
مبارک ہوتا ہے۔ یہ رنگ دانشمندی، مستقل مزاجی اور اعلیٰ مراتب کی خصوصیات کا حامل
ہے۔

سبز رنگ پر ماہتاب کا اثر ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر ناخوشگوار اثرات کا حامل رنگ
جاتا ہے۔ یہ ایک طلسمی رنگ ہوتا ہے جون اور مئی میں پیدا ہونے والوں اور جمعہ کو پیدا ہو
والوں کیلئے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ اس کو پہننے والے آزاد خیالی، خودمختاری اور بے باکی
خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ ہمارے قومی پرچم کا سبز رنگ ہریالی اور خوشحالی کی علامت
ہے۔ فقراء اور درویشوں کا پسندیدہ رنگ بھی سبز ہوتا ہے اور مزارات کے اوپر سبز رنگ
چادریں چڑھائی جاتی ہیں۔ جب کہ عام طور پر مزارات بھی سبز رنگ کے بنائے جاتے ہیں
رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور کا رنگ بھی سبز ہے یہ گنبد خضریٰ مسلمانوں کا دوسرا بڑا مقدس
مقام ہے۔

سفید رنگ ستارہ عطارد کے زیر اثر ہوتا ہے اور ان لوگوں کیلئے موزوں ہوتا ہے

فروری یا نومبر کے مہینوں میں پیدا ہوئے ہوں۔ یا ان کے لئے بھی موزوں ہوتا ہے جو پیر کے
دن کو پیدا ہوئے ہیں۔ سفید رنگ انسان کو سحر اور آسیبی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

ارغوانی رنگ کا تعلق ستارہ مشتری سے سمجھا جاتا ہے۔ یہ رنگ خوش بختی اور وقار کی
علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس رنگ کی موجودگی میں انسان اپنے اندر خود اعتمادی محسوس کرتا ہے۔
رنگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کو مخصوص اوقات میں پہننا چاہیے۔ مثلاً شوخ رنگ اس وقت
پہننے چاہیے جب چاند چھوٹا ہو رہا ہو اور ہلکے رنگ اس وقت پہننے چاہیں جب چاند بڑھ رہا ہو۔
رنگوں کو مختلف ستاروں، برجوں اور ساعتوں سے اہل نجوم نے منسوب کر رکھا ہے۔
تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام رنگ اور ان کی تقسیم فطرت کا کارنامہ ہے۔ جس طرح ذرات
کے اندر الیکٹرون، پروٹون، اور نیوٹرون کی موجودگی ایک توانائی اور نظام شمسی کا عکس کامل ہے۔
اور ایٹم کی طاقت اب کسی سے مخفی نہیں رہی اور یہ طاقت نہایت معمولی ذرات کا دل چیر کر لی گئی
ہے۔

اگر رنگ نہ ہوں تو اس جہاں کی نیرنگی، بیرنگی میں بدل کر رہ جائے۔ اب یہاں یہ بات
بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہر شخص ہر رنگ کے لئے اور ہر رنگ ہر شخص کے لئے نہیں ہوتا۔ رنگوں
کے انتخاب سے جہاں ایک شخص کی طبع مزاج کا علم ہوتا ہے۔ وہیں رنگوں کی موزونیت اس کی
شخصیت میں ایک نکھار پیدا کرتی ہے۔ گوری رنگت پر سیاہ رنگ خوب کھلتا ہے اور سیاہی اور گندمی
مائل رنگت کے افراد کیلئے ہلکے رنگوں کا انتخاب ہی موزوں معلوم ہوتا ہے۔

یہ رنگ نگینوں سے شروع ہوتے ہیں اور ملبوسات، زیورات، چوڑیوں، لپ اسٹک کے
شیڈز سے گھر کی آرائش و زیبائش تک جا پہنچتے ہیں۔ اہل ذوق اپنے گھر میں بھی دیواروں کے
رنگ، پردوں، فانوسوں اور مختلف چیزوں میں رنگوں کی انفرادیت اور امتزاج کو ملحوظ خاطر رکھتے
ہیں۔

خواتین، برج اور رنگ:

رنگوں کے انتخاب میں خواتین زیادہ خوش ذوقی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اور وہ اپنے لباس کی تراش خراش اور زیورات و میک اپ میں اسے پیش نظر رکھتی ہیں۔ یہاں مختلف برجوں سے متعلقہ خواتین کے موزوں رنگ اور رنگوں کے انتخاب میں ضروری معلومات پیش کی جارہی ہیں۔

برج حمل:...... ستارہ مریخ

اس ستارے میں متعلقہ خواتین سرخ اور بھورے رنگوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کرتی ہیں۔ یہ بدلتے ہوئے فیشن کے مطابق اپنے ملبوسات کی تراش اور رنگ کو منتخب کرتی ہیں۔

برج ثور:...... ستارہ زہرہ

فیشن پرست خواتین برج ثور سے تعلق رکھتی ہیں وہ اپنے لباس کو منفرد بنانا پسند کرتی ہیں اور جواہرات کے انتخاب میں بھی ماہرانہ طرز عمل اختیار کرتی ہیں۔ نیلا رنگ ان خواتین کیلئے نہایت موزوں رہتا ہے یہ ان کی دلکشی اور جاذبیت کو زیادہ نمایاں کرتا ہے۔ یہ خواتین خوبصورت اور منفرد پھول پسند کرتی ہیں۔ اور فرنیچر کے انتخاب میں اور گھر کی آرائش میں اخراجات کی مطلق پرواہ نہیں کرتیں۔

برج جوزا:...... ستارہ عطارد

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین لباس و رنگ کے انتخاب میں لاابالی ہوتی ہیں۔ یہ پُرشباب اور جاذب نظر ہوتی ہیں۔ فطری رنگوں اور سادہ رہن سہن کو اختیار کرتی ہیں۔ عام طور پر ہلکے رنگوں کو ترجیح دیتی ہیں۔

برج سرطان:...... ستارہ قمر

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین سبز، آسمانی اور نیلے رنگ کو پسند کرتی ہیں۔ ہلکے زیورات اور جھلملاتے نگینے استعمال کرتی ہیں۔ اپنے گھر کو سجانے میں کوئی ان کا ثانی نہیں ہے۔ بھاری بھرکم اور پرتکلف ملبوسات سے گھبراتی ہیں۔ کیونکہ یہ ہر کام نہایت نپے تلے انداز میں کرنے کی عادی ہوتی ہیں۔

برج اسد:...... ستارہ شمس

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین ہلکے سبز رنگوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ یہ ملبوسات میں شوخ بھڑکیلے رنگ استعمال نہیں کرتی اور عمدہ تراش خراش کی دلدادہ نہیں ہوتی۔ یہ رنگ ان کی دلکشی اور جاذبیت کو زیادہ نمایاں کرتا ہے۔ اور ان کے لئے نہایت موزوں رہتا ہے۔

برج سنبلہ:...... ستارہ عطارد

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین سنجیدہ اور خاموشی پسند ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ دولت تخیل سے مالا مال ہوتی ہیں۔ اور ادبی مقام کی حامل ہوتی ہیں۔ یہ پیلے، زرد، نسواری اور سلیٹی رنگ کو ترجیح دیتی ہیں۔ ہلکے پھلکے زیورات پسند کرتی ہیں۔ یہ مختلف رنگوں کو ملا کر بھی پہنتی ہیں۔ ارغوانی اور عنابی رنگ پسند کرتی ہیں۔

برج میزان:...... ستارہ زہرہ

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلئے ہلکا گلابی اور نیلا رنگ موزوں ہوتا ہے۔ انہیں پتھروں اور زیورات کے انتخاب میں ذہانت سے کام لینا چاہیے۔ یہ خواتین پسند اور ناپسند کے معاملے میں مضبوط قوت ارادی رکھتی ہیں۔ اور جو رنگ ناپسند ہو اسے کبھی استعمال نہیں کرتیں۔

برج عقرب:......ستارہ مریخ (پلوٹو)

برج عقرب سے نسبت رکھنے والی خواتین کیلئے عموماً گہرے شوخ رنگ موزوں رہتے ہیں۔ سرخ اور سبز رنگ ان کی شخصیت کو دلآویز اور جاذب نظر بناتا ہے۔ یہ نگینوں کیلئے گہرے رنگ کا انتخاب کرتی ہیں۔

برج قوس:......ستارہ مشتری

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین نہایت نفاست پسند ہوتی ہیں۔ ملبوسات میں شوخ بھڑ کیلے رنگ استعمال کرتی ہیں اور عمدہ تراش خراش کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ بنفشی اور ارغوانی رنگ انہیں اچھے لگتے ہیں۔ انگوٹھیوں میں بیش قیمت نگینے پسند کرتی ہیں۔

برج جدی:......ستارہ زحل

یہ خواتین سڈول بدن، متناسب اعضاء اور دلکش خدوخال کی مالک ہوتی ہیں۔ سیاہ نیوی بلیو رنگ پسند کرتی ہیں۔ روپہلی رنگ ان پر خوب کھلتا ہے۔ سلیٹی اور بھورے رنگ کی آمیزش انہیں اچھی لگتی ہے۔ یہ دلکش جواہرات پسند کرتی ہیں۔ اور ان میں نگینوں کی پرکھ کی بھی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ یہ خواتین اپنی پسند کے مطابق ڈیزائن تخلیق کرنے اور تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

برج دلو:......ستارہ زحل (یورینس)

یہ خواتین فن کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ نہایت بے باک اور باحوصلہ ہوتی ہیں۔ مصوری مجسمہ سازی اور فوٹوگرافی کی شائق ہوتی ہیں۔ نیلے چمکدار رنگ میں زیادہ جاذب نظر آتی ہیں۔ یہ خواتین اگرچہ نئی روایات کی بنیاد رکھتی ہیں۔ مگر یہ ماضی کی ثقافت اور روایات کو بھی فراموش نہیں کرتیں۔ بلکہ اسے ایک قیمتی دولت کی طرح عزیز رکھتی ہیں۔ یہ عام زندگی میں فطرت کے رنگ تلاش کرنے اور انہیں اپنے پاس جمع کرنے کا جنون کی حد تک شوق رکھتی ہیں۔ ملبوسات

ہمیشہ جدید ڈیزائن اور فیشن کے پسند کرتی ہیں۔

برج حوت:......ستارہ مشتری

اس برج سے تعلق رکھنے والی خواتین نسوانیت کا پیکر ہوتی ہیں۔ یہ اچھے ذوق، عمدہ خیالات اور منفرد نظریات کی مالک ہوتی ہیں۔ بینگنی اور سبز ان کے پسندیدہ رنگ ہیں۔ یہ شوخ رنگوں کو پسند کرتی ہیں۔ گھر کی آرائش وزیبائش میں خصوصی دلچسپی لیتی ہیں۔

رنگوں کے انتخاب میں ہمیشہ اپنی ثقافت کو مدنظر رکھنا چاہیے اور وہی رنگ استعمال کرنے چاہییں جو ہماری شخصیت میں نکھار پیدا کریں۔ خواہ مخواہ رنگوں کا استعمال بھی شخصیت کو متاثر کرتا ہے۔ بعض اوقات جاذبیت کیلئے سادگی ہی کافی ہوتی ہے۔ کیونکہ سادگی میں بھی ایک وقار اور متانت ہوتی ہے۔ یہ سارے رنگ فطرت کے ہیں جو اُس (ذات) نے انسان کیلئے ہر سُو بکھیر رکھے ہیں۔ اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ ان فطری رنگوں سے اپنی زندگی کے بے رنگ خاکوں میں کون سے دلکش رنگ بھرتا ہے۔

رنگ اور سائنس:

اس وقت تک رنگ کی ساٹھ کے لگ بھگ اقسام دریافت ہو چکی ہیں اور ان میں فرق محسوس کرنے کے لئے بھی گہری نگاہوں کی ضرورت ہے دراصل رنگ روشنی، آکسیجن، نائٹروجن اور کئی اور گیسوں کے مجموعے سے وجود میں آتے ہیں۔

روشنی کی جو کرنیں ہم تک پہنچتی ہیں ان کی چھوٹی اکائی کو فوٹان Photon کہا جاتا ہے۔ یہ فوٹان جب مختلف اشیاء سے ٹکراتے ہیں تو رنگ بکھرتے ہیں اور رنگوں کی تقسیم ہوتی ہے۔ ہماری آنکھیں بھی رنگوں میں امتیاز کرتی ہیں اور ذہن میں بے شمار رنگین تصاویر کا ذخیرہ کرتی رہتی ہیں۔ ہمارے دماغ کے اندر کروڑہا خانے ہیں جن کے اندر برقی رو ہر وقت تصاویر محفوظ کرنے اور پیش کرنے میں مصروف رہتی ہے۔

ہماری آنکھیں آسمان کا جو رنگ آسمانی یا نیلا محسوس کرتی ہیں دراصل وہ رنگ سیاہ ہے
مگر جب روشنی کی لہریں کروڑوں تاروں کی شعاعوں سے ٹکرا کر ہم تک پہنچتی ہیں تو یہ ہمیں آسمان کا
رنگ آسمانی (نیلا) دکھاتی ہیں۔ اس کے علاوہ رنگوں میں کچھ ہلکے اور گہرے سائے بھی نہایت اہم
کردار ادا کرتے ہیں۔ ہماری آنکھیں متحرک رہتی ہیں اور کیمرے کی طرح تصویر کشی کے عمل میں
مصروف رہتی ہیں۔ ہماری آنکھیں جب رنگوں کی لہریں دماغ کو منتقل کرتی ہیں تو دماغ کے
خلیات میں ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور وہاں رنگ کا ایک اپنا تصور قائم ہو جاتا ہے۔ جس کو دماغ
قبول کر لیتا ہے۔ مختلف رنگوں کی روشنی کی لہریں دماغی خلیات کو متاثر بھی کرتی ہیں اور کئی خلیات
روشنی کے اس سیلاب میں بہہ کر نابود ہو جاتے ہیں۔ اس عمل میں حرام مغز بھی مرکزی کردار ادا
کرتا ہے۔

یہ رنگ جب لہروں کی صورت میں آنکھوں میں سے گزر کر دماغی خلیات تک پہنچتے
ہیں تو دماغی خلیات ان لہروں میں وقفے ڈال دیتے ہیں۔ اور یوں ساٹھ کے لگ بھگ رنگ
تھوڑے بہت فرق کے ساتھ تشکیل پذیر ہوتے ہیں اور ایک رنگ دوسرے میں تبدیل ہوتا ہے۔
مثلاً سرخ رنگ سبز رنگ میں بدل سکتا ہے۔ سائنسی تحقیقات کے مطابق یہ رنگ انسان میں بہت
سی صلاحیتیں ابھارتے ہیں اور درحقیقت انسانی حواس کی تشکیل رنگوں ہی سے ہوئی ہے۔ اور
رنگوں کی کمی وبیشی سے کئی کمزوریاں یا بیماریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

مرگی کا دورہ انسان کو اس وقت پڑتا ہے جب روشنی کی تیز لہریں خیالات میں نہیں
بدلتیں اور ان کو اپنے اظہار کا راستہ مسدود نظر آتا ہے اور جب اس عالم میں کسی شفاف چیز یا پانی
پر نظر پڑتی ہے تو اس روشنی کا انعکاس بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور انسان کچھ دیر کے لئے ہوش و
خرد سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔

روشنی کی لہروں اور دماغی خلیات کے تصادم سے خوفناک بیماریاں مثلاً دیوانگی، دل کا
دورہ، فالج، ٹی بی، مختلف بخار، لقوہ، اور اندھاپن وغیرہ بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ روشنی دماغی

خلیات میں برقی رو کی طرح چلتی ہے اور جب اس رو میں خلل آتا ہے تو یہ شارٹ ہو کر کئی دماغی
خلیات کو تہس نہس کر دیتی ہے۔ آپ کو شاید علم نہ ہو کہ دل میں لاکھوں رگیں اور ریشے ہوتے ہیں
اور دل انسان کی تمام زندگی میں کاسمک ریز سے کام کرتا ہے اور یہ سارا عمل ایک خاص انداز اور
تناسب کے تحت سرانجام پاتا ہے۔ مگر جب اس نظام میں ذرا سا بھی خلل آجاتا ہے۔ تو حرکت
قلب بند ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ یہ کاسمک ریز Cosmic Rays دل تک
دماغ سے ہی پہنچتی ہیں۔

جگر اور لبلبے میں بھی یہ کاسمک ریز Cosmic Rays زائد اور زہریلے خلیات کو
ضائع کرتی ہیں اور جب ان کا کام متاثر ہوتا ہے تو گلیکوجین اور انسولین بھی متاثر ہوتی ہیں اور
انسان ذیابیطس اور السر کا شکار ہو جاتا ہے۔

کاسمک ریز Cosmic Rays انسان کے گردوں، پتے اور تلی وغیرہ پر بھی اثر
انداز ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جب یہ برقی رو غیر متوازن ہو جاتی ہے تو تلی زہریلے مواد کو
کنٹرول کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے۔ اور اس کا اثر اعصاب اور پٹھوں پر بھی پڑتا ہے۔ اور ان
پر چکنائی کی تہہ یا تو بڑھ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور ان پر سوجن طاری ہو جاتی ہے یا اعصاب
اور پٹھے خشک ہو کر درد و تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ دوسرے تمام جوڑ بھی
دکھنے لگتے ہیں۔

کینسر کا مہلک مرض بھی اس وقت انسان پر حملہ آور ہوتا ہے جب برقی رو کچھ حصوں کو
نظر انداز کرتی ہوئی گزر جاتی ہے۔ ان حصوں میں گول سوراخ بن جاتے ہیں جن کو عام طور پر
کیڑوں کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ سوراخ برقی رو کی توانائی کو جو خون کی ضرورت ہوتی ہے ہڑپ کر
جاتے ہیں اور خون اس کی کمی کی وجہ سے انسان کو کینسر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ حکماء کے نزدیک اگر
گیندے کے پھول کی چار پتیاں صبح کو کھا کر نصف گھنٹے تک اور کوئی بھی چیز کھانے سے اجتناب
کیا جائے تو اس مرض کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔

رنگ اور روشنی سے علاج کا طریقہ بھی اب عام ہو چکا ہے اس کے لئے مختلف رنگوں کی صاف وشفاف بوتلوں میں صاف پانی یا سرسوں کا تیل بھر کر کھلی دھوپ میں رکھ دیا جاتا ہے اور کچھ دنوں کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً سر کے درد، گرمی اور چکروں کیلئے نیلے رنگ کی بوتل میں تلوں کا تیل چالیس یوم تک کھلی دھوپ میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ نیلی بوتل استعمال کی جائے تو یہ تیل دماغی قوت کیلئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

اپنے کمرے کی کھڑکیوں میں بھی موزوں رنگ کے شیشے استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ رنگوں کو انسان کی زندگی، صحت اور مسرتوں میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے خواہ ملبوسات ہوں، گھر کی آرائش ہو یا پتھروں اور نگینوں کا انتخاب ہو۔ رنگوں کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

زیورات اور قیمتی پتھر:

خواتین کو زیورات کا خاص شوق ہوتا ہے اور یہ زیورات جہاں سونے، چاندی اور پلاٹینم جیسی بیش قیمت دھاتوں سے تیار کیے جاتے ہیں وہیں ان کی خوبصورتی کو چار چاند لگانے کے لئے ان میں قیمتی اور چمکدار بھی پتھر لگوائے جاتے ہیں۔ کچھ خواتین پہلے سے تیار شدہ زیورات خرید لیتی ہیں مگر یاد رکھیں کہ زیورات میں بھی وہی پتھر استعمال کرنے چاہییں جو آپ کے موافق ہوں۔ مختلف زیورات میں پتھر بھی خاص تناسب اور اوزان کے لگوانے چاہییں۔ خواتین جو زیورات عام طور پر استعمال کرنا پسند کرتی ہیں ان میں نیکلس، جھمکے، انگشتریاں، کڑے، چوڑیاں، ٹھلی، تاج، جھومر، اور بالیاں وغیرہ شامل ہوتی ہیں اور آج کل ان میں اصلی اور قیمتی پتھروں کے ساتھ ساتھ مصنوعی چکا چوند والے پتھر بھی کثرت کے ساتھ استعمال کیے جا رہے ہیں۔

کچھ حضرات کے نزدیک صرف اصل جواہرات ہی سحر انگیز خصوصیات کے مالک ہوتے

ہیں اور نقلی جواہرات پہننے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا مگر کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ خصوصیات دراصل رنگوں میں ہوتی ہیں لہٰذا آپ کوئی بھی پتھر پہنیں اس کا رنگ آپ کی طبع سے مطابقت اور موافقت ضرور رکھتا ہو۔

چوڑیاں:

چوڑیاں عام طور پر سونے کی بنوائی جاتی ہیں اکثر لوگ ان کی دلکشی کے لئے ان میں قیمتی پتھر جڑواتے ہیں۔ چوڑیاں آج کل ایک روایت اور رواج بن چکی ہیں اور ان کو خصوصاً عید کے تہواروں پر بڑے شوق سے پہنا جاتا ہے۔ لیکن یہ چوڑیاں عام طور پر جھلملاتے اور رنگین کانچ کی ہوتی ہیں۔

چوڑیاں بھی پیار، چاہت اور سہاگ کی علامت ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ کڑے Bracelet وغیرہ بھی پہنے جاتے ہیں۔ ان میں بھی قیمتی پتھر جڑوانے کا عام رواج ہے۔

ٹیکہ:

جھومر، ٹیکہ ماتھے پر سجایا جاتا ہے اور زیوارت میں اس کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اور اسے عام تقریبات کے علاوہ شادی کے موقع پر خاص طور پہ پہنا جاتا ہے۔ اسے جھومر بھی کہا جاتا ہے ماتھے پر بندیا یا تلک لگانا بھی اسی کی ایک علامت ہوتی ہے۔

جھومر میں فیروزہ، الماس، نیلم، یاقوت اور دیگر کئی پتھر استعمال کیے جاتے ہیں جو اسے نہایت دیدہ زیب بنا دیتے ہیں۔

ہار:

نیکلس یا ہار زیورات میں ایک نمایاں حیثیت کا حامل ہے اور خواتین اس کو نہایت شوق سے پہنتی ہیں۔ ہار یا نیکلس مختلف اور خوبصورت ڈیزائنوں میں مارکیٹ میں عام دستیاب ہوتے ہیں مگر بعض لوگ اپنی پسند کے ڈیزائن بنوانے اور اپنے پسندیدہ پتھر جڑوانے کیلئے نیکلس خود تیار

کرواتے ہیں۔ ہار یا نیکلس پیار اور چاہت کی علامت ہوتا ہے اور جس کا ہار زیب گلو کیا جاتا
ہے اس سے وفا کی جاتی ہے۔ اسی لئے شادی کے موقع پر دلہن کو دولہا والوں کی طرف سے ہار
پہنانے کا رواج ہے جبکہ دلہن کے میکہ والے بھی زیورات میں گلو بند، ہار یا نیکلس لازمی طور پر تیار
کرائے جاتے ہیں۔

کانٹے، بالیاں:

جھمکے، کانٹے، بالیاں اور ناپس کانوں کی زیبائش کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں عام
طور پر یہ چیزیں خواتین کے زیورات میں شامل ہیں مگر بعض افریقی قبائل کے سردار بھی کانوں
میں سیپ، کوڑیوں اور قیمتی پتھروں کے آویزے پہنتے رہے ہیں بلکہ اب بھی کئی نیم وحشی قبائل
کے افراد اپنے کانوں میں بالیاں پہنتے ہیں۔ جبکہ جدید دنیا کے کئی نوجوان ان کو اپنے کانوں میں
محض جدت اور فیشن کے لئے پہنتے ہیں۔

کئی درویش منش اور جوگی بھی اپنے کانوں میں بالے پہنتے ہیں اگر چہ یہ ایک نہایت
قدیم رسم ہے مگر آج کل سے رومانی داستان ''ہیر رانجھا'' کے ہیرو رانجھا کی تقلید میں پہنا جاتا
ہے کیونکہ رانجھے نے ہیر کے عشق میں مبتلا ہونے اور ناکام ہونے کے بعد ٹلہ جوگیاں جا کر جوگ
لے لیا تھا اور گرو بالناتھ سے کان چھدوانے کے بعد کانوں میں مندریں پہن لی تھیں اور ہیر کے
دروازے پر ایک فقیر بن کر دردبھری صدا لگائی تھی۔

جوگی آیا دوارے تیرے دل وچ لے کے سدراں
پیار تیرے نیں روپ وٹایا کن وچ پا کے مندراں

بالیوں، جھمکوں اور ناپس وغیرہ میں بھی قیمتی پتھر جڑنے کا عام رواج ہے۔ ان پتھروں
کے ساتھ نہ صرف زیورات کی دلکشی بڑھ جاتی ہے بلکہ ان پتھروں کے فوائد بھی حاصل ہوتے
ہیں۔

تاج:

تاج کا استعمال ابھی زیادہ عام نہیں ہوا۔ صاحب ثروت لوگ شادی کی موقع پر دلہن کو
جڑاؤ تاج پہناتے ہیں جو سونے کا ہوتا ہے اور اس میں خوبصورت نگینے نہایت نفاست کے ساتھ
جڑے ہوئے ہیں۔

کوکا:

کوکا، تھلی اور لونگ ناک میں پہنا جاتا ہے اور اس مقصد کیلئے ناک میں چھید کروایا
جاتا ہے۔ کوکے اور تھلی میں بھی قیمتی اور جھلملاتے رنگوں والے دلفریب نگ جڑے جاتے ہیں۔
اگر نگ اچھا ہو تو خوب لشکارے مارتا ہے۔ زیورات میں تھلی یا کوکا ایک بنیادی چیز ہے۔

پتھروں کے خاص اثرات

جو شخص جو پتھر پہنتا ہے۔ وہ یہ توقع رکھتا ہے کہ اسے دولت ملے۔ ایسا اکثر سنا گیا ہے
کہ فلاں نے فلاں پتھر پہنا۔ تو اس کے ہاتھ میں بہت پیسہ رہتا تھا۔ اور وہ تھوڑے عرصہ میں
امیر ہو گیا۔ یا یوں شکایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ پتھر پہنا ہے۔ مجھے تو ابھی تک کوئی فائدہ نہیں
ہوا۔ یعنی مالی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ غلط ہے کہ ہر پتھر مالی فائدہ دیتا ہے۔ ہر پتھر کی تاثیر الگ ہوتی
ہے اور وہ اپنی ذاتی تاثیر کے علاوہ فائدہ نہیں کرتا۔ جن لوگوں کو امراض یا بدقسمتی سے چھٹکارا
حاصل کرنا ہو۔ تو وہ ایسے پتھر انتخاب کرتے ہیں۔ جو اسے فائدہ دیں۔ اس طرح جو لوگ مالی
کمزوری رکھتے ہیں ان کو وہ پتھر استعمال کرنا چاہیے کہ مال ملے۔ اس لحاظ سے ہر پتھر کو اچھی
طرح سوچ سمجھ کر لینا چاہیے۔ میں نے بعض جگہ ایسے اشارے بھی کئے ہیں کہ کس ستارہ یا کس
بروج والوں کو کونسے پتھر پہننے سے کیا برکات حاصل ہوں گی۔ مالی مفاد کے لئے مشتری اور زہرہ
کے پتھر پہننے چاہئیں۔

پتھر انتخاب کرتے وقت صرف اس امر کا خیال رکھا جائے کہ اس کا رنگ آپ کے ستارہ کے رنگ کے مطابق ہو۔ کیونکہ ہر پتھر میں متعدد رنگ ہوتے ہیں۔ مثلاً عقیق میں بہت سے رنگ ہوتے ہیں۔ تو عطارد ستارہ والوں کو ایسا نگ انتخاب کرنا چاہیے جو زرد رنگ کا ہو۔ مریخ والوں کے لئے سرخ رنگ کا اور شمس والوں کو سنہرا یا اورنج رنگ کا عقیق انتخاب کرنا چاہیے اس طرح عقیق کے فوائد ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے خلاف چلنے سے پتھر اپنا فائدہ نہ دیں گے۔

پتھروں کے اثرات معلوم کرنے کا مجرب عمل:

اگر آپ اپنے پاس موجود پتھروں اور نگینوں کو معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ایک دائرہ بنائیں جس کا قطر ۵ سینٹی میٹر ہو اس دائرے کے اندر (اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَة) کے اسماء تحریر کریں۔ اس دائرے کے باہر ۸.۵ سینٹی میٹر قطر کا ایک اور دائرہ بنائیں۔ یہ دائرہ بالکل دی گئی شکل کے مطابق سفید کاغذ پر بنائیں۔

اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں اور اپنے نگینوں یا پتھروں پر ایک مرتبہ سورۂ یاسین پڑھ کر دم کریں۔ اور ایک پتھر یا نگ کو اس دائرے کے درمیان رکھ کر اپنی شہادت کی انگلی کو آہستہ آہستہ اس پتھر پر مس کریں اور بار بار (اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَة) پڑھیں۔

تھوڑی دیر بعد پتھر متحرک ہو جائے گا اور کسی خانے میں جا کر رک جائے گا یہ جس خانے میں رکے گا اس میں لکھے ہوئے الفاظ پڑھیں۔ یہ پتھر انہی فوائد کا حامل ہوگا۔ جو اس خانہ میں لکھے ہوں گے۔ اگر پتھر حرکت کرتے ہوئے زیادہ خانوں سے گزرے تو وہ ان تمام خصوصیات کا حامل ہوگا جو ان خانوں میں تحریر ہوں گی۔ اس پتھر یا نگ کا کم از کم وزن تین رتی کے برابر ہونا چاہیے۔

دائرۃ البروج کو اگر 12 مساوی حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ہر 30 درجے پر مشتمل

حصہ برج کہلاتا ہے۔

عہد قدیم ہی سے تمام تہذیبوں میں ان بروج کے نام شمس کی سماوی گزرگاہ (طریق الشمس) پر موجود تاروں کے جھرمٹ سے منسوب ہے۔ حقیقتاً آسمان پر شیر، ترازو، بچھو، مچھلی وغیرہ نہیں بنے بلکہ پہچان اور سہولت کی خاطر ہر برج میں تاروں کے جھرمٹ سے بننے والی ممکنہ (خیالی) شبیہ کو اس برج کا نام دے دیا گیا ہے۔

سادہ لفظوں میں اگر کہیں تو برج سے مراد نظر آنے والے آسمان کا مخصوص بارھواں حصہ ہے۔ اس حصہ پر نہ صرف چاند سورج بلکہ دیگر کواکب حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ تمام کواکب میں سورج کا مشاہدہ سب سے سہل ہے نیز رائج (مغربی) کیلنڈر کی بنیاد اسی سورج کی سالانہ گردش پر ہے لہٰذا سورج (کم و بیش) مقررہ تاریخوں کو ہر برج میں داخل ہوتا ہے اس لئے شمسی برج کا تعین کرنا نہایت آسان ہے۔ اسی لئے سہولت کی خاطر عام بول چال اور اخباری زبان میں برج سے مراد شمسی برج ہوتا ہے۔ بسا اوقات لفظ ''اسٹار'' کو ''برج'' کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے، تاہم یہ اصطلاح غلط العام ہے۔

شمس کی (بظاہر) یومیہ گردش ایک درجہ فی یوم ہے اس لئے سورج ایک برج میں اوسطاً 30 دن قیام کرتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص 14 اگست کو پیدا ہوا ہو تو وہ برج اسد کی پیدائش کہلاتا ہے۔ کیونکہ سورج ہر سال (اوسطاً) 23 جولائی سے 23 اگست تک برج اسد میں گردش کرتا ہے۔ تاہم علم نجوم کا مطالعہ شمسی برج تک محدود نہیں، بلکہ طالع مع بیوت اور تمامی کواکب کی 12 بروج میں حرکات و حالت کے بعد ہی کوئی حکم لگایا جاتا ہے۔

پتھروں کی برکات:

کسی پتھر کا خاص مقصد کیا ہے، وہ ذیل سے معلوم کریں۔ جن کا تعلق باندھنے یا گلے میں لٹکانے یا بطور نگ استعمال کرنے سے ہے۔

پتھر	خاص برکات	پتھر	خاص برکات
کہربا	عورتوں اور بچوں کی تکلیف کیلیے	زرقون	جسمانی صحت و روزگار کیلیے
ایے تھسٹ	شراب کی عادت چھوڑنا	لہسنیا	بُرے خواب سے تحفظ کیلیے
زبرجد	سڑی لوگوں کو فائدہ ہونا	چونی	دشمنوں پر غلبے کیلیے
حجر الدم	حادثات سے تحفظ	مرجان	جادو و شیطانی خیالات سے تحفظ
یاقوت	اندرونی امراض سے نجات	اکوامرائن	سڑی کاموں میں کامیابی کیلیے
ہکایلا نجم	حصول دولت و پارسائی	سنگ یشم	امراض اور خون بہنے کیلیے
رودراکھ	اچھی صحت کیلیے	بھیکم	وجدانی قوت کے لیے
الماس	ذہانت و قوت حیات کیلیے	پریڈٹ	امراض گردہ کیلیے
زمرد	حقیقی محبت، کاروبار نمایاں کرنا	میلے کائیٹ	بچوں کو نظر بد و جادو سے محفوظ رکھنا
نیلم	امراض چشم کیلیے	حجر البار	پیشاب کے امراض کیلیے
عقیق	مالی فوائد و غلبہ بر دشمنان	حجر الجبہ	دردِ سر کے دفعیہ کیلیے
پکھراج	حکام وقت میں عزت ہونا	حجر النور	بچوں کے لیے دفع خوف
فیروزہ	تحفظ اور حصول علم و ہنر کیلیے	حجر الخطاطیف	بدخوابی کیلیے
حجر احمر	دماغی قوت، گردہ سے شفا کیلیے	حجر النار	سہیل ولادت
اوپل	محبت و شادی کیلیے	رتوا	دردِ سر و بخار کیلیے
مروارید	صبر، عفت و پاکدامنی کے لیے	—	—

پتھر اور انگوٹھی:

انسان نے شعور کی وادی میں قدم رکھا تو اس نے مختلف دلکش اور دلفریب چیزیں جمع کرنا شروع کر دیں۔ اس نے زمرد رنگ کے پتوں سے ستر پوشی کرتے کرتے زمرد کی کانیں دریافت کیں اور ان کانوں سے نکلنے والے جواہرات کو اپنے سر اور لباس کی زیبائش کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور رفتہ رفتہ اس نے یہ جواہرات اپنی کلائیوں کی زیبائش کے لیے بھی استعمال کرنے شروع کر دیے اور اس کے بعد اس نے ان جواہرات کو اپنے کانوں میں آویزاں کرنے کے لیے اپنے کان چھدوائے اور خواتین نے اپنے کانوں کے ساتھ ساتھ ناک بھی چھدوانی شروع کر دیں۔ یوں مختلف چیزیں انسان کے زیورات میں شامل ہونے لگیں کوہستانی باشندوں نے پتھروں کو زیب و زینت کیلیے استعمال کرنا شروع کیا تو صحرائی اور ساحل سمندر کے نزدیک کے باسیوں نے گھونگھے اور صدف اپنے زیورات کا جزو بنا لیے۔ اسی دوران کہیں انگوٹھی بھی ایجاد ہوئی کب اور کہاں؟ اس ضمن میں تاریخ خاموش ہے مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ انگوٹھی کا تعلق بھی پتھر کے دور سے ہے۔ کیونکہ کئی قدیم مقامات و کھنڈرات سے جہاں گم گشتہ تہذیبوں کے آثار کیلیے کھدائی کی گئی۔ وہاں کئی انگوٹھیاں برآمد ہوئی ہیں۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ انگوٹھی بھی ہزارہا سالوں سے انسان کے زیر استعمال رہی ہے۔

دراصل انگوٹھی شروع میں ایک علامت کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ ایک مخصوص انگوٹھی کسی شخص کی ذاتی پہچان بھی ہوتی اور اس کا کسی مخصوص قبیلے سے تعلق بھی ظاہر کرتی تھی۔ اور یہی انگوٹھی ایک تصور ملکیت بھی تھی آقا اپنے غلاموں کو اور شوہر اپنی بیوی کو ایک مخصوص انگوٹھی پہنا دیتا تھا۔ جو ایک قسم کا نشان غلامی تصور کیا جاتا۔ بیوی اور غلام دونوں کا شمار ان ادوار میں منقولہ جائیداد اور ملکی اشیاء میں کیا جاتا تھا۔ قدیم ادوار میں جنگ و جدال کے بعد لاشوں کو شناخت کرنے کے لیے بھی انگوٹھی ہی سے مدد لی جاتی تھی۔ قدیم عہد کے غیر منظم اور ارتقائی معاشرے میں سماجی مراتب کی پہچان بھی انگوٹھی ہی سے ہوتی تھی۔ سردار کی انگوٹھی ایک عام آدمی سے مختلف ہوتی تھی اور ایک عام

آدمی کی انگوٹھی ایک غلام سے مختلف ہوتی تھی۔ انگوٹھیوں پر کندہ کاری اور نقش مرتب کرنے کا فن بھی نہایت قدیم ہے اور قدیم انگوٹھیوں پر جانوروں، طلسمات، اور درختوں وغیرہ کے نقوش عام ملتے ہیں۔ بے شمار انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب انبیاء کرام علیہم السلام سے انگوٹھیاں پہننے کا ذکر ملتا ہے۔ ہر پیغمبر نے منقش یا عام جوہر سے مزین انگوٹھی استعمال کی ہے۔ دراصل یہ انگوٹھیاں بطور مہر بھی استعمال کی جاتی تھیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امراء و سلاطین کو دعوت حق دینے کے لئے خطوط ارسال فرمائے تو ان پر اپنی انگوٹھی کی مہر ثبت فرمائی۔ اس انگوٹھی پر ﴿محمد رسول اللہ﴾ کے الفاظ نقش تھے۔ یہ انگوٹھی چاندی سے تیار کی گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے اور اس کا نگینہ ہمیشہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری میں ﴿سبحان من الجم الجن بکلماته﴾ کے الفاظ کندہ تھے اور یہی انگشتری تھی جس کے زیر اثر تمام مخلوق تھی۔

اسی طرح خلفائے راشدین نے بھی انگوٹھیاں پہنی ہیں۔ روایات کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کے نگینے پر ﴿نعم القادر﴾ کے الفاظ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی انگشتری پر ﴿کفی الموت واعظاً یا عمر﴾ کے الفاظ نقش تھے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو تو انگوٹھیاں پہننے کا بے حد شوق تھا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسلام میں انگوٹھی پر کیا جانے والا جائز خرچ اسراف میں شمار نہیں ہوتا۔

اگرچہ آج کل مختلف دھاتوں اور دھاتوں کی آمیزش سے انگوٹھیاں تیار کی جا رہی ہیں۔ اور ان پر اعداد کندہ کئے جاتے ہیں مسلمان مردوں کیلئے صرف چاندی کی انگوٹھی ہی پہننا جائز ہے۔ جبکہ خواتین چاندی کے علاوہ سونے کی انگوٹھیاں بھی پہن سکتی ہیں۔ انگوٹھی میں مختلف پتھروں کے نگ جڑانا جائز ہے۔ آج کے جدید دور میں بھی انگوٹھی ایک روایت اور فیشن ہے۔ منگنی پر انگوٹھی پہنانا ایک اہم رسم ہے۔ اور شوہر بھی اپنی اہلیہ کو انگوٹھی کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ درویش اور فقراء انگوٹھی اور پتھروں کا

بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے اثرات اور خواص سے کماحقہ آگاہ ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ انگوٹھی ہمیشہ چاندی کی استعمال کی جائے اور نقلی، عام دھاتوں اور نقلی نگینوں والی انگوٹھیوں سے اجتناب کیا جائے۔

انگوٹھی کے بارے میں معلومات:

انگوٹھی جو آج کل ایک روایت بن چکی ہے اور زیورات میں اس کا خاصا مقام بن چکا ہے۔ قدیم دور میں ایک علامت اور پہچان ہوتی تھی۔ پتھر کے دور کے انسان نے سب سے پہلے ہڈی کی انگشتریاں تیار کیں اور ان کو اپنی انگلیوں میں پہنا۔ جب بھی یہ انسان جنگلی درندوں کی درندگی کی بھینٹ چڑھ جاتا اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا تو اس کے ڈھانچے کی شناخت انگوٹھی کی مدد سے ہی کی جاتی تھی۔

اس کے بعد ایک دور وہ بھی آیا جب انگوٹھی کو مہر کے طور پر استعمال کیا جانے لگا مگر مہر بننے سے قبل بھی انگوٹھی کئی اہم مدارج سے گزر چکی تھی اور انگوٹھی کی مخصوص ساخت اور مخصوص پتھر کسی شخص کے مقام اور مرتبے کا تعین بھی کرتے تھے۔

اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ انگوٹھی ملکیت کو بھی ظاہر کرتی تھی اور آقا اپنے ملازمین کو اور شوہر اپنی اہلیہ کو انگوٹھی پہنا کر اس کا مالک بن جاتا تھا۔

پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ انگوٹھی کے اندر ایک خفیہ خانہ بنا کر اس میں مہلک ترین زہر بھر دیا جاتا تھا اور محلاتی سازشوں یا حصول اقتدار کیلئے یہ انگوٹھی اپنے حریفوں کو راستے سے ہٹانے کے لئے استعمال کی جاتی تھی کوئی غلام، کنیز، یا کوئی مار آستین اس مہلک انگوٹھی کو کسی مشروب میں ڈبو دیتا اور یہ زہریلا مشروب نوش کرنے والا فی الفور ہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

بعد ازاں انگوٹھی کے زہریلے نگینوں کو چاٹ کر بھی زندگی کا خاتمہ کیا جانے لگا۔ اور ایسا اس وقت کیا جاتا جب کوئی راہ مفر نہ رہتی۔ ہلاکو خان نے جب ملکہ بلدران کے سنگین قلعے کا

محاصرہ کرلیا تو وہ جان گئی کہ یہ بڑے بڑے پتھر اس کی عصمت کا تحفظ نہیں کر پائیں گے۔ لہٰذا اس نے ایک چھوٹے پتھر یعنی الماس کو چاٹ کر اپنی جوان اور خوبصورت لڑکی سمیت خودکشی کر لی۔

یورپین جاسوس بھی کسی مشکل گھڑی کیلئے زہریلی انگوٹھیاں اپنے پاس رکھتے تھے۔ بعد میں وہ انگوٹھی کی بجائے زہریلے کیپسول اپنے پاس رکھنے لگے۔

الیکٹرانک دور میں انگوٹھیوں میں بھی تنوع آیا اور انگوٹھیوں میں گھڑیاں، ننھے منے مائیکروفون اور کئی دیگر آلات نصب کئے جانے لگے۔ تیزاب کی دھار مارنے والی اور لیزر شعاعوں والی انگوٹھیاں تک تیار کر لی گئیں۔ یوں انگوٹھیاں انسان کی انگلیوں کی زیبائش بننے کے علاوہ خطرناک ہتھیار بھی بن گئیں۔

مگر آج بھی انگوٹھی چاہت اور پیار کی علامت ہے۔ اور اپنے محبوب یا منگیتر کیلئے ایک خوبصورت انگوٹھی سے بڑھ کر کوئی انمول تحفہ نہیں ہے۔ انگوٹھی ایسی یادگار ہے جس سے انسان کو اچھوتے جذبوں کا لمس محسوس ہوتا ہے۔

چند تاریخی پتھروں کا تعارف

دنیا بھر میں نوے کے لگ بھگ ایسے ہیرے ہیں جو تاریخی اور واقعاتی اعتبار سے معروف ترین سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا تعارف آپ سے کرایا جاتا ہے۔ یہ دنیا کا مشہور ترین ہیرا ہے اسے جو پندرھویں صدی میں گولکنڈہ کی کان سے نکلا اور مختلف تاریخی نشیب و فراز سے گزرتا ہوا برطانیہ کے تاج شاہی کی زینت بن گیا۔ یہ دنیا کا خوبصورت اور انوکھا ہیرا ہے۔ اس کا وزن آٹھ سو قیراط ہے۔ اور اگر قدیم کتابوں کی رو سے دیکھا جائے تو اس کا شمار قدیم ترین ہیروں میں ہوتا ہے کیونکہ کتب میں اس کی داستان کم و بیش چار ہزار سال قدامت کی حامل ہے۔

ہندو مورخین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک صدی قبل مسیح یہ ہیرا اجین کے راجہ کے پاس تھا جس سے یہ ریاست مالوہ میں منتقل ہوا۔ کافی عرصہ تک شاہانِ مالوہ اس ہیرے سے کھیلتے رہے اور اس کے بعد تاریخ کا یہ منفرد اور مہلک سمجھا جانے والا ہیرا سلطان خلجی کے قبضے میں آ گیا۔ ظہیر الدین بابر اور ابراہیم لودھی کے درمیان پانی پت کے میدان جنگ میں فیصلہ کن لڑائی ہوئی تو جہاں ظہیر الدین بابر ہندوستان کے تاج و تخت کا مالک بن گیا وہیں کوہ نور بھی اس کے ہاتھ لگا اور بابر سے یہ ہیرا ہمایوں کے پاس آ گیا۔ ہمایوں کو کوہ نور ہیرے نے چین کا سانس نہ لینے دیا اور وہ شیر شاہ سوری سے پے در پے شکستیں کھانے کے بعد ایران میں پناہ گزین ہو گیا۔ اس نے شیر شاہ کی وفات کے بعد اقتدار دوبارہ حاصل کر لیا اور کوہ نور خاندانِ مغلیہ کے مختلف ہاتھوں سے منتقل ہوتا ہوا عالم شاہ کے پاس پہنچا۔

جب نادر شاہ درانی نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور عالم شاہ رنگیلا نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو وہ جاتے ہوئے شاہ جہاں کا تیار کرایا ہوا تخت طاؤس بھی لے گیا جس میں کوہ نور ہیرا بھی جڑا گیا تھا۔

تخت طاؤس میں کوہ نور کے علاوہ بھی بہت سے بیش قیمت ہیرے جواہرات اور پتھر جڑے گئے۔

جب نادر شاہ یہ عجیب و غریب تخت لے کر فتح یاب لوٹا تو اسے اس تخت پر زیادہ دیر جلوہ افروز ہونے کا موقع نہ ملا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ اور یہ ہیرا احمد شاہ ابدالی افغانستان میں لے گیا۔ احمد شاہ سے یہ ہیرا شاہ رخ کے پاس پہنچا تو اقتدار کی کشمکش میں وہ پہلے اپنی آنکھوں کے نگینے اور پھر زندگی کے جوہر سے محروم ہو گیا اس کے قتل کے بعد یہ ہیرا شاہ شجاع کے پاس پہنچا تو وہ بھی تاج و تخت سے ہاتھ دھو بیٹھا اور ان سکھوں کے پاس جو کبھی اس کی ہیبت و جلال سے تھر تھراتے تھے آ کر پناہ گزین ہو گیا، پہلے وہ راولپنڈی رہا۔ پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس آ گیا۔

شاہ شجاع کشمیر کی ایک مہم میں مہاراجہ کی فوج کے ساتھ گیا تو اس کی گمشدگی کی افواہ

چھپل گئی شاہ شجاع کی بیوی نے اپنے شوہر کی بحفاظت واپسی کے لئے "کوہ نور" رنجیت سنگھ کو دینے کا وعدہ کر لیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ شاہ شجاع بخیر و عافیت ہے اور گمشدگی کی بات محض افواہ تھی۔ تاہم رنجیت سنگھ نے اس ہیرے کے لئے اصرار کیا حتی کہ خواتین کی تلاشی بھی لی گئی۔ بالآخر مجبور ہو کر شاہ شجاع نے یہ ہیرا رنجیت سنگھ کو پیش کر دیا جب اس نے اس ہیرے کی قیمت دریافت کی تو شاہ شجاع نے جواب دیا۔

"لاٹھی"

"کیا مطلب؟" مہاراجہ رنجیت سنگھ نے حیرت سے کہا۔

"میرے باپ دادا نے لاٹھی کے زور پر یہ ہیرا کسی سے چھینا تھا تم نے مجھے لاٹھی دکھا کر یہ ہیرا لے لیا اور کوئی اور تمہیں لاٹھی مار کر یہ ہیرا لے جائے گا۔ لہٰذا اس ہیرے کی قیمت لاٹھی ہی ہے۔" شاہ شجاع نے ایک تاریخی جواب دیا۔

کوہ نور کا مطلب "روشنی کا پہاڑ" ہے مگر یہ ہیرا اپنے مالکان کو ہمیشہ تاریک دلدلوں میں دھکیلتا رہا۔ اور یوں اس نے منحوس کوہ نور کا خطاب پایا۔

تاریخی شواہد کے مطابق اس کا اولین مالک "کار تار" "میدان کارزار میں شکست کھا کر قتل ہو گیا۔ "مہاراجہ اوجین" اقتدار سے محروم ہو گیا۔ شاہ رخ اندھا ہو کر اپنی دنیا اندھیر کر بیٹھا شاہ شجاع کی ساری شجاعت زائل ہو گئی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ فالج کے رنج و الم کا شکار ہو گیا۔ اس ہیرے نے کھڑک سنگھ کے ساتھ تاریخی کھلواڑ کیا اور وہ مہلک زہر نوش کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ شیر سنگھ بیٹے پہ گولی کھا کر مر گیا۔

1849ء میں انگریزوں نے پنجاب میں عہد سکھاں کا خاتمہ کیا تو قلعہ لاہور میں ڈاکٹر جان لاگن نے قیمتی اشیاء کی فہرست بنائی۔ قلعہ کی موتی مسجد کے توشہ خانے میں رنجیت سنگھ کا مرصع سونے کا تخت ہاتھی کا ہودہ اور دیگر نوادرات تھے۔ یہاں سے کوہ نور ہیرا بھی ملا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے سرکردہ افراد نے فیصلہ کیا یہ ہیرا ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

لہٰذا حفاظت کے لئے ڈاکٹر جان لاگن یہ ہیرا اپنی بیلٹ میں رکھنے لگا اور اس کی سخت حفاظت کا انتظام کیا گیا۔ جب لارڈ ڈالہوزی لاہور پہنچا تو جان لاگن نے یہ ہیرا ایک مخصوص تھیلی میں اس کے سپرد کیا اور یوں اسے رائل نیوی کے جہاز ایچ ایم ایس مندیانا سے 6 اپریل 1850ء کو بمبئی سے برطانیہ بھیج دیا گیا۔

برطانیہ میں اس نادر ہیرے کے حصول پر ایک جشن منعقد کیا گیا۔ اور ہالینڈ سے اسے ہموار ترشوایا گیا اور خصوصی طور پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بیٹے دلیپ سنگھ کو لندن بلوایا گیا اور ایک خصوصی تقریب میں یہ تاریخی ہیرا دلیپ سنگھ نے رسمی طور پر ملکہ وکٹوریہ کو پیش کیا۔

تاہم اگر تاریخی شواہد کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ ہیرا تاج برطانیہ کی زینت بن گیا مگر برطانیہ نے ہنگر پر تابڑ توڑ حملے کر کے اس کی کمر توڑ دی اور یوں بے شمار ملک اس کے چنگل سے آزاد ہو گئے۔ نہ صرف دنیا کا نقشہ تبدیل ہو گیا بلکہ انگریزوں کی سامراجیت کا خواب بھی چکنا چور ہو گیا۔ تادم تحریر یہ تاریخی کوہ نور ہیرا برطانیہ کی ملکیت ہے۔

ہیروں کی دریافت:

1867ء کا ذکر ہے کہ دریائے اورنج کے کنارے ہوپ ٹاؤن میں ایک چھوٹا سا بچہ ایک عجیب قسم کے گول پتھر سے کھیل رہا تھا۔ جب یہ پتھر ایک ماہر پتھر شناس کو دکھایا گیا تو اس نے بتایا کہ یہ ساڑھے بائیس قیراط کا بیش قیمت الماس ہیرا ہے۔ اسے ایک نمائش میں رکھا گیا اور مزید ہیروں کے حصول کے لئے دریائے اورنج اور دریائے وال کے رخ تبدیل کر دیئے گئے۔ اور وہاں سے ۸۵ قیراط تک کے بے شمار ہیرے دریافت ہوئے اور ہیروں کی کئی کانیں بھی دریافت ہوئیں۔ جن میں کمبرلے کی کان خاصی اہمیت کی حامل ہے۔

اب دنیا کے کئی حصوں میں ہیروں اور دیگر پتھروں کی دریافت کا کام زور و شور سے جاری ہے اور بہت سے ممالک پتھروں کی تجارت سے کثیر زرمبادلہ حاصل کر رہے ہیں۔

جواہرات کا وزن:

ناتراشیدہ ہیروں کو صاف کرنے کیلئے ان کی بالائی سطح پینتیس تا ساٹھ فیصد صاف کر دی جاتی ہے۔ اس کا وزن رتی یا قیراط یا گرام میں کیا جاتا ہے۔ ایک رتی ۸/۷ قیراط کے برابر ہوتی ہے۔ پیرس میں 1907ء میں دنیا بھر میں اوزان کیلئے اکائیاں بنائی گئیں اور ایک نظام پیمائش متعارف کرایا گیا۔

اصل اور نقل کی پہچان:

خواتین ہوں یا مرد سب ہی ہیروں کے شائق ہوتے ہیں اور اپنے پاس ہیرا رکھنا خوش بختی کی علامت سمجھتے ہیں۔ مگر اب جہاں اصل ہیرے موجود ہیں وہیں بے شمار نقلی نیلم، الماس، زمرد، پکھراج، فیروزہ، زرقون اور عقیق بازاروں میں عام ملتے ہیں۔ ان نقلی جواہر کو بعض اوقات اصلی بنا کر معصوم اور سادہ لوگوں کو لوٹ لیا جاتا ہے۔

یعنی عام شیشہ اور ہیرا بظاہر دیکھنے میں تو دونوں ہی اصل نظر آتے ہیں۔ مگر جب جوہر شناس نگاہوں کے سامنے آتے ہیں تو ان میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ اسی طرح اگر جواہر کو خوردبین سے دیکھیں تو جوڑ صاف نظر آ جاتے ہیں۔ خود ساختہ یا مصنوعی ہیروں کو گرم پانی، خالص شراب یا تیل میں ڈالا جائے تو وہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

جو ہیرے سائنسی طریقوں سے گرم بھٹیوں سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کی پہچان مشکل ہوتی ہے کیونکہ ان میں رنگ اور تراش خراش بالکل اصل ہیروں جیسی ہوتی ہے۔

کتاب ہذا میں ہر پتھر کی پہچان کے روایتی طریقے بتائے گئے ہیں امید ہے وہ قارئین کیلئے مفید ثابت ہوں گے۔

ہیرے کی مشہور کانیں:

یوں تو دنیا بھر میں مختلف مقامات پر ہیرے ملتے ہیں اور کوئلے کی کانوں سے بھی

ہیرے دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ اور زمین کے اندر بھی ہیروں کی تعمیر کا کام جاری رہتا ہے۔

تاہم دنیا بھر میں ہیروں کی پیداوار کیلئے جن کانوں کو زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

☆ ساؤتھ افریقہ

☆ ساؤتھ ویلز

☆ جنوبی روڈیشیا

☆ برنگال

☆ بورنیو

☆ اورینو

☆ انگولا

☆ کانگو

☆ گھانا

☆ گنی (افریقہ)

وزنی ہیرے:

Excelsior ایکسل سر جو دنیا کا تیسرا بڑا ہیرا مانا جاتا ہے۔ 1883ء میں اورنج کی ریاست کی کان سے نکلا۔ اس کا وزن ۱۹۹.۶ گرام تھا۔ 1903ء میں اس کے ایک سو اکیس ٹکڑے کر دیئے گئے کیونکہ اتنے مہنگے ہیرے کا کوئی خریدار نہیں تھا۔ 1934ء میں بھی ہیری یر کان سے جے کولمبس جانگر نے ایک سات سو چھپن قیراط کا ہیرا نکالا جسے ڈائمنڈ کارپوریشن نے پچھتر ہزار ڈالر میں خرید کر امریکہ میں مہنگے داموں فروخت کر دیا۔

جوبلی ہیرا:

یہ ہیرا 1895ء میں اورنج کی خود مختار ریاست میں فاؤنٹین کی کان سے دریافت

ہوا۔ چونکہ اسی سال ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی تھی لہٰذا اس ہیرے کا نام جوبلی رکھا گیا۔ اس کا وزن ۶۵۰.۸ گرام تھا۔ تراش خراش کرنے کے دوران اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اسی کان سے 1883ء میں ۶۰۰ قیراط کا ایک ہیرا بھی دریافت ہوا تھا۔

گوبند اور دو منفرد ہیرے:

گوبند ہیرا ایک لیموں کے سائز کا تھا راجہ فتح پور کی ملکیت تھی یہ ایک بیش قیمت ہیرا تھا۔ 1881ء میں مدراس میں نو ہزار چھ سو سات قیراط کا ایک ہیرا ملا شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر کے خزانے میں بھی دو سو اسی قیراط کا ایک ہیرا 1665ء تک موجود رہ کر منظر عام سے غائب ہو گیا۔

دریائے نور:

دریائے نور کا مطلب ہے "روشنی کا دریا" یہ ہیرا ظہیر الدین بابر کے پاس تھا یہ ایک منفرد ہیرا تھا۔ شاہ جہاں نے اس ہیرے کو بھی تخت طاؤس کی زینت بنایا تھا۔ یہ ہیرا گولکنڈہ کی کلورہ کی کان سے سترہویں صدی میں دریافت ہوا تھا۔ اور اسے ترچنا پلی میں سری رانگم کے بدھ میں برہما دیوتا کے مجسمے میں ایک آنکھ کی جگہ جڑا گیا تھا۔ اسے ایک فرانسیسی سپاہی نے اٹھارہویں صدی میں خریدا اور بحری جہاز کے ایک انگریز کپتان کے ہاتھ دو ہزار ڈالر میں بیچا بعد میں یہ ہیرا منظر عام سے غائب ہو گیا۔

لعل:

افغانستان کے علاقہ بدخشاں میں ایک عظیم پہاڑ شگنان تھا۔ ایک مرتبہ یہ کوہ شگنان زلزلے سے ٹوٹ پھوٹ گیا تو اس میں سے مرغی کے انڈوں جتنے منفرد لعل نکلے۔ مقامی مستورات نے انہیں رنگ کے گول ٹکڑے سمجھ کر اٹھا لیا اور کپڑے رنگنے کیلئے ان لعلوں کو خوب گھسایا۔ مگر رنگ نہ نکلا۔ انہوں نے ان کو بے کار سمجھ کر پھینک دیا۔ مگر جب جوہریوں کی جوہر شناس نگاہوں نے یہ خوبصورت لعل دیکھے تو وہ انہیں اٹھا کر لے گئے اور تراش خراش کے بعد ان

رنگین نگینوں کو مہنگے داموں فروخت کر دیا۔ یمن اور بدخشاں کے لعل نہایت اچھے سمجھے جاتے ہیں۔

بودھ کی آنکھ:

یہ خوبصورت اور دلفریب ہیرا سیلون کے ایک مندر میں تھا اور اس کو بودھ کی آنکھ کہا جاتا تھا۔ ایک فرانسیسی سپاہی نے یہ ہیرا ایک پجاری کو ختم کر کے مندر سے چوری کر لیا۔ پھر یہ ہیرا سلطان نورالدین (ترکی) کے پاس آیا مگر وہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کی نحوست کا شکار ہو کر اپنی چہیتی بیوی کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ جو اس ہیرے کی جھلملاہٹ پر مست ہو گئی تھی یوں یہ ہیرا منحوس سمجھا جانے لگا۔ ترکی سے یہ ہیرا تبت کی برف پوش وادیوں میں آیا مگر چوری ہو گیا 1938ء میں اسے ایک تاجر نے جو ہیروں کا کاروبار کرتا تھا خرید لیا۔

الماس الیاس نظام:

یہ ناتراشیدہ ہیرا تھا جو حیدر آباد دکن کے شاہی خزانے میں تھا۔ جو غالباً کسی گھڑ سوار کو کسی پگڈنڈی سے ملا تھا۔ ریاست کے وزراء لالہ چندو لال اور نظام حیدر آباد کی جوہر شناس نگاہوں نے جان لیا کہ یہ گلورا کی کان کا نادر ہیرا ہے۔ اس کا وزن تین سو چالیس قیراط تھا۔

جیک ڈائمنڈ:

یہ دلفریب ہیرا نظام حیدا آباد دکن کے شاہی خزانے میں موجود تھا۔ یہ ہیرا جو یاقوتی کے نام سے بھی معروف تھا میر عثمان علی خان نے باہر سے خریدا تھا۔ اس کا وزن ۱۸۴.۷۵ قیراط تھا۔

محافظ ہیرا:

ہیرے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگر یہ راس آ جائے تو انسان کے دن پھر جاتے ہیں انکی شخصیت میں نکھار آ جاتا ہے۔ خواتین اسے دلکشی کیلئے پہنتی ہیں۔ چین کی ملکہ ازابیلا ایک خوبصورت ہیرا زیب گلو رکھتی تھی۔ جس کی منعکس ہونے والی رنگین شعاعیں نظروں کو چکا چوند کر

دیتی تھیں۔ایک مرتبہ بہت زیادہ لوگوں کے ہجوم میں ایک خنجر بدست شخص نے ملکہ پر حملہ کیا
اس کے سینے پر خنجر کا بھرپور وار کیا۔مگر یہ وار اس ہیرے نے روک لیا اور ملکہ بال بال بچ گئیں
اس ہیرے کو محافظ ہیرے کا نام دیا گیا۔

منفرد یاقوت:

یہ بہت دلچسپ بات ہے کہ پہلے پہل یاقوت چاول کے کھیتوں میں پائے گئے جہاں
چوہے اپنے بلوں سے یہ پتھر نکال کر باہر رکھ دیتے تھے۔ 1877ء زار روس نے اپنے تاج میں
قیراط کا ایک یاقوت جڑوا رکھا تھا جو حجم میں کبوتر کے انڈے جتنا تھا۔اسی طرح ایران کے
پرانے شاہی خاندانوں نے شطرنج کیلئے یاقوت اور زمرد کے مہرے رکھے ہوئے تھے۔مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے پاس چودہ تولے کا منفرد اور دلفریب یاقوت تھا۔اس پر اورنگزیب عالمگیر اور احمد
شاہ ابدالی کے نام کندہ تھے۔

تیموریہ یاقوت:

اس کا شمار اعلیٰ یاقوتوں میں ہوتا ہے۔تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ یاقوت کوہ
نور کا دیرینہ ساتھی ہے۔اور دونوں ایک طویل عرصہ تک ساتھ ساتھ رہے۔

شب افروز:

اسے گوہر شب افروز بھی کہا جاتا ہے یہ نہایت منور یاقوت تھا جو رات کی تاریکی میں شمع
فروزاں بن جاتا تھا۔یہ یاقوت شاہ نوشیرواں کے شاہی خزانے میں تھا۔ملکہ برطانیہ کے تاج میں
بھی ایک بڑا یاقوت لگایا گیا جو 1357ء میں شاہی خزانے میں آیا تھا۔

کلی نان:

15 جنوری 1905ء کو دریائے ٹرانسوال پر پریمیئر سے ایک پونڈ وزن کا ایک ہیرا
دریافت ہوا۔یہ چار انچ لمبا اڑھائی انچ چوڑا اور دو انچ موٹا تھا۔اس کا نام پریمیئر کمپنی کے

پریذیڈنٹ کلی نان Cullinan کے نام پر رکھا گیا۔دنیا کے اس بڑے ہیرے کو حکومت
ٹرانسوال نے انتہائی قیمت دے کر خریدا اور بادشاہ ایڈورڈ کو 1907ء کو بطور تحفہ پیش کیا۔اس
کے نو بڑے اور چھیانوے چھوٹے ٹکڑے کیے گئے اور انہیں تاج شاہی میں جڑا گیا جو آج بھی
لندن میں موجود ہیں۔

شاہ الماس:

یہ ایک نوکیلے کونے والا ہیرا تھا جو گولکنڈہ کی کان سے دریافت ہوا۔اس پر نقوش کندہ
ہیں جن سے "نظام شاہ" اور 1591ء شاہجہان کے الفاظ اور 1824ء کے ایرانی شاہ فتح علی کا
نام ظاہر ہوتا ہے۔یہ اٹھاسی قیراط کا تھا۔اب یہ ہیرا روس میں ہے۔جبکہ روس کی ملکہ کیتھرائن کو
1773ء میں ارلوف نام کا ایک اور خوبصورت ہیرا جو ہندی تراش خراش کا حامل تھا۔جو تحفے کے طور
پر دیا گیا تھا۔

ریجنٹ ہیرا:

یہ ہیرا جو پٹ یا ریجنٹ کے نام سے مشہور ہے مدراس کے گورنر مسٹر پٹ نے حیدر آباد
دکن سے بیس ہزار پاؤنڈ میں خریدا تھا۔یہ ہیرا گولکنڈہ سے دو سو کلومیٹر دور کٹسنا کی کان سے نکالا گیا
تھا۔گورنر پٹ نے ڈیوک آف آرلینز کو یہ ہیرا ایک لاکھ پینتیس ہزار پاؤنڈ میں فروخت کیا۔یہ
چار سو دس قیراط کا وزنی ہیرا تراش خراش کے بعد ایک سو پینتیس قیراط کا رہ گیا۔جبکہ اس کی تراش
خراش پر دو برس کا عرصہ اور پانچ ہزار پاؤنڈ کی رقم صرف ہوئی تھی۔پھر یہ ہیرا فرانس پہنچا اور
1792ء کے انقلاب میں چوری ہوا۔مگر اسے پھر لوٹا دیا گیا اور اس کے بعد یہ ہیرا پیرس میں رکھ
دیا گیا۔

تاج ماہ:

میر جملہ نے یہ ہیرا شاہجہان کو پیش کیا تھا۔یہ ہیرا مغلیہ خاندان سے نادر شاہ درانی

کے پاس پہنچا اور پھر شاہ ایران کے پاس آ گیا۔ اس کا وزن ایک سو چھیالیس قیراط تھا اور بیا یک
خوبصورت ہیرا تھا۔

سیکنڈ سٹار آف افریقہ:

1907ء میں ٹرانس وال میں یہ ہیرا شاہ ایڈورڈ ہفتم کو تحفتاً پیش کیا گیا تھا
جسے بعد میں وکٹوریہ کے تاج شاہی کی زینت بنا دیا گیا۔

برازیل ڈائمنڈ سٹار آف ساؤتھ:

مہاراجہ بڑودا نے چالیس ہزار ڈالر میں یہ ہیرا خریدا۔ اس کا وزن ۲۶۱.۸۸ قیراط تھا
اور یہ برازیل کی کان سے 1853ء میں دریافت ہوا تھا۔ مہاراجہ بڑودا نے ڈرسڈن نامی ایک
ہیرا بھی خریدا جو ایک آویزے کی شکل کا تھا اور یہ بھی برازیل سے ملا تھا۔

الماس شاہ عباس:

1832ء میں شاہ عباس مرزا نے خراسان کے محاصرے کے دوران یہ نادر و
نایاب ہیرا ایک اجنبی سے حاصل کیا۔ یہ ۱۳۰ قیراط وزنی ہیرا تھا۔

الماس ناسک:

ناسک ایک مقام کا نام ہے جو بمبئی سے ڈیڑھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔
مرہٹوں نے اپنے عروج کے دور میں اس ہیرے کو جوار کے مندر سے نکالا تھا۔ 1818ء میں یہ
ہیرا ایسٹ انڈیا کمپنی کے پاس آیا جہاں سے ایک جوہری کے پاس پہنچا۔ اس کی دوبارہ تراش
خراش کی گئی اور اسے مارکوئس آف ویسٹ منسٹر نے خریدا۔ اس کا وزن تقریباً نوے قیراط تھا۔

الماس اکبر شاہ جہانگیر شاہ:

اس ہیرے پر شاہجہان نے دونوں جانب نقش کھدوائے تھے۔ ان کے ساتھ 1028ء

کی وقعت۔ یہ سترہویں صدی میں غائب ہو گیا۔ اور صرف عہد شاہجہانی تک مغلوں کے پاس رہا۔

الماس نپولین:

یہ ہیرا شاہ فرانس نپولین بوناپارٹ نے آٹھ ہزار پاؤنڈ میں خریدا اور اپنی شادی کے
مواقع پر اسے اپنی شمشیر آب دار کے قبضے میں جڑوایا۔ نپولین بوناپارٹ نے اپنے آخری ایام
جزیرہ ہیلنا کی زہریلی فضا میں گزارے اور وہیں انتقال کیا۔

الماس امید:

امید یعنی ہوپ (HOPE) نام کا یہ دلکش اور منفرد ہیرا چار ہزار چار سو چوبیس قیراط
وزنی اور نیلی رنگ کا تھا۔ یہ کلورا (گولکنڈہ) کی کان سے دریافت ہوا۔ اسے ایک سیاح مسٹر
نوورنز نے 1642ء میں خریدا اور 1668ء میں مسٹر لوئس کے پاس فروخت کر دیا۔ فرانس میں
جب انقلاب آیا تو 1792ء سے 1840ء تک کے درمیانی عرصے میں یہ ہیرا غائب ہو گیا۔
اس کا شمار منحوس پتھروں میں ہوتا ہے۔ 1868ء میں یہ ہیرا امریکہ میں تھا 1909ء میں اسے
ایک فرنچ جوہری نے خریدا۔ اس کا نام اگرچہ امید یعنی آس تھا۔ مگر بدقسمتی سے یہ ہیرا یاس اور
بدنصیبی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

الماس مصر:

اس ہیرے کو پاشا آف ایجپٹ Pasha of Egypt کہا جاتا ہے۔ یہ چالیس
قیراط وزن کا ہے۔ اسے مصر کے وائسرائے ابراہیم نے اٹھائیس ہزار میں خریدا تھا۔ اس کا شمار
عمدہ ہیروں میں کیا جاتا ہے۔

سب سے بڑا نیلم:

روایات کے مطابق جنت کی بنیادیں نیلم پر قائم ہیں جن کا رنگ آسمانی ہے اور یہ بھی
روایت ملتی ہے کہ جب کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے توراۃ کے احکام عشرہ لے کر واپس

آئے تو یہ سنگِ نیلم پر کندہ تھے۔ نیلم کو جواہرات میں ایک خاص امتیازی فوقیت حاصل ہے۔ یونانی اپالو دیوتا کو نیلم ہی کی نذر پیش کرتے تھے۔ دنیا کا سب سے بڑا نیلم ۵۴۳ قیراط کا ہے جو نیویارک کے ایک عجائب گھر میں محفوظ ہے لیکن برما سے برآمد ہونے والا ۹۵۶ قیراط کا نیلم جس سے نوسے زائد نگینے بنائے جاسکتے ہیں نیلم کی دنیا کا سب سے بڑا پتھر مانا جاتا ہے۔ برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ کے تاج میں بھی ایک نمایاں نیلم لگا ہوتا تھا جسے سینٹ ایڈورڈ کی انگوٹھی سے گیارہویں صدی میں نکالا گیا تھا۔ ملکہ الزبتھ دوم کی ملکیت ایک انگوٹھی میں بھی ایک خاصا بڑا نیلم جڑا گیا ہے جس کے اردگرد ہیرے اور یاقوت لگائے گئے تھے۔

پارس:

پارس ایک مشہور افسانوی پتھر ہے جس کے متعلق بے شمار داستانیں زبان زد عام ہیں۔ اس پتھر کے متعلق مشہور ہے کہ اگر یہ لوہے سے مس کرے تو اس کے لمس سے وہ سونے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

پارس ایسے آدمی کو بھی کہا جاتا ہے جو اپنی ذات میں کندن بن چکا ہو۔ اور جس میں دوسروں کو مستفید کرنے کی بے شمار صلاحیتیں ہوں۔ اور اسے بے عمل عالم کو بھی پارس سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ کیونکہ پارس لوہے کو تو سونا بنا دیتا ہے مگر خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔

شمالی علاقہ جات میں بکریاں پالنے والے لوگوں کا پختہ عقیدہ ہے کہ پارس پتھر کوہ ہمالیہ کے سلسلوں میں موجود ہے۔ اس خیال کے پیش نظر وہ اپنی بکریوں کے پیروں کے ساتھ لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے باندھ دیتے ہیں۔ کیونکہ بکریاں دن بھر مختلف مقامات پہ گھومتی رہتی ہیں۔ ان کے بقول کئی مرتبہ یہ لوہے کے ٹکڑے پارس سے چھو کر سونا بن چکے ہیں۔

ایک روایت ہے کہ پہاڑوں کے اندر ایک سو سالہ بچھو رہتا ہے۔ جس کے منہ میں پارس پتھر موجود ہوتا ہے۔ جب الو انڈوں سے اپنے بچے نکالتا ہے تو ان کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ تب یہ

الو مخصوص پہاڑ میں جا کر اس بچھو کے غار میں داخل ہو کر اپنی آواز نکالتا ہے۔ یہ آواز سن کر بچھو اپنا منہ کھول دیتا ہے اور الو فوراً پارس لے کر اپنے آشیانے کی جانب محو پرواز ہو جاتا ہے۔ جب وہ اس پارس پتھر کو اپنے بچوں کی آنکھوں سے مس کرتا ہے تو بچے فوراً آنکھیں کھول دیتے ہیں۔ اور الو یہ پارس پتھر دوبارہ جا کر اسی صد سالہ عقرب کے منہ میں رکھ دیتا ہے۔ چونکہ یہ ساری کاروائی رات کے سیاہ پردے میں سرانجام پاتی ہے اس لئے کوئی بھی پارس پتھر کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

یہ ایک سیاہی مائل، بے وضع اور عام سا پتھر ہوتا ہے۔ حقیقت میں ابھی تک یہ کسی کے پاس موجود نہیں ہے۔

مروارید کی پازیب:

نواب ملکہ جہاں جو محمد علی شاہ ثانی شاہ اودھ کی بیوی تھی اس کے پاس ایک پائل تھی جس میں سچے موتی اور خوبصورت صراحی جیسے مروارید لگے ہوئے تھے۔ یہ پازیب لکھنو کے ماہر جوہریوں نے تیار کی تھی۔ یہ ایک نہایت نایاب پائل تھی جو جراب کی طرح لپٹ بھی جاتی تھی اور پازیب بھی بن سکتی تھی۔ بعدازاں یہ پائل چوری ہو گئی تھی۔

مروارید الزبتھ ٹیلر:

اداکارہ الزبتھ ٹیلر کے پاس ایک خوبصورت لاکٹ میں ساڑھے چار سو سال پرانا مروارید جڑا ہوا تھا۔ جو مروارید الزبتھ ٹیلر کہلاتا ہے۔ لعل برما اور نیو ساؤتھ ویلز میں بھی پائے جاتے ہیں۔

نادر شاہ فیروزہ:

نادر شاہ درانی نے اپنے بازو بند میں ایک نہایت نایاب اور نفیس فیروزہ جڑا ہوا تھا جس پر قرآنی آیات سنہرے حروف میں کندہ کی گئی تھیں۔ ایران ہی کے عجائب گھر میں فیروزہ سے مزین شاہی حقے بھی رکھے گئے ہیں۔ فیروزہ نیشاپور، کرمان، نیپال، امریکہ، تبت اور

☆ یہ جادو ٹونے کے اثرات کو زائل کرتا ہے اس لئے اسے سحر شکن کہا جاتا ہے۔

طبی افعال:

☆ یہ پتھر سوزاک جیسے مرض میں فائدہ بخش ہے۔

☆ جسم کے کسی حصے میں چوٹ لگ جائے تو حجر الیہود کا سفوف بقدر نصف گرام کھلانے سے چوٹ کا فائدہ ہوتا ہے۔

☆ اس پتھر کے استعمال سے گردے اور مثانے میں پتھری نہیں ہوتی یہ گردے اور مثانے میں موجود پتھری کو توڑتا اور خارج کرتا ہے اور مزید پتھری پیدا ہونا ختم کر دیتا ہے۔

☆ یہ پتھر پلکوں کے بال گرنے سے روکتا ہے۔

☆ حجر الیہود میں شوگر کے مرض کیلئے شفا بخشی کی بڑی طاقت ہے یہ ذیابیطس کے مریض کیلئے اکسیر ہے

لکی اسٹون:

حجر الیہود کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے۔ مشتری برج قوس اور برج حوت کا حکمران سیارہ ہے چنانچہ یہ قوسی اور حوتی افراد کا موافق پتھر ہے۔ یہ نومبر اور فروری میں پیدا ہونے والے قوس اور حوت افراد کو راس آتا ہے اور ان کا لکی اسٹون ہے جن کے نام کے ابتدائی حروف ف، ن، ی، و، د، ا، ی سے شروع ہوتے ہیں یہ ان افراد کا برتھ اسٹون ہے۔

مقامات دستیابی:

حجر الیہود زیادہ تر کوریا، مصر، شام، سری لنکا، ایران، بیروت، ہندوستان اور عراق میں پایا جاتا ہے۔

سنگ چقماق:

یہ مختلف زبانوں میں Flint، حجر النار، سنگ آتش اور چھیکہ کہلاتا ہے۔ قدیم ترین

پتھر ہے۔ یہ بھورے، سرخ، خاکی اور کالے رنگ میں دستیاب ہوتا ہے۔ شروع شروع میں اسی پتھر کو رگڑ کر آگ حاصل کی جاتی تھی۔ یہ چپکا اور سرد وخشک پتھر ہے۔ یہ طبی مقاصد کیلئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

سنگ مرمر:

یہ چکنا پتھر ہوتا ہے 43 قبل مسیح میں اولمپیا میں مشتری دیوتا کا مجسمہ اسی پتھر سے تیار کیا گیا تھا۔ خانہ کعبہ کا فرش بھی سنگ مرمر کا ہے۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات میں سنگ مرمر استعمال کیا گیا ہے۔ آج کل اس سے کئی مزارات مساجد اور قبور بنائی گئی ہیں جو فن تعمیر کا شاہکار ہیں۔ پاکستان کے کئی مقامات پر دیدہ زیب رنگوں میں یہ پتھر دستیاب ہیں۔

کسوٹی کے زیتون:

حضرت شرف الدین بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار (پانی پت) میں جو ستون ہیں وہ کسوٹی سے تعمیر کئے گئے ہیں۔ (جس طرح تصوف کی پرکھ کیلئے مثنوی بو علی قلندر کسوٹی ہے اسی طرح) ان کے مزار کے ستونوں سے بہت سے سنار سونا پرکھنے کیلئے آتے ہیں۔ یہ ستون بالکل سیاہ رنگ کے ہیں اور نہایت دلفریب ہیں۔

جزع یمانی:

یہ مثل عقیق سلیمانی ہوتا ہے اس میں مختلف رنگ کے جال یا لکیریں دکھائی دیتی ہیں جن میں سلیٹ کی طرح متوازی پرت بھی رہتی ہے اکثر نگینوں میں دھاریاں نمایاں نظر آتی ہیں۔

رنگ:

بھورا شربتی سیاہ و سفید

خواص:

☆ یہ پتھر ذوق عبادت بڑھاتا ہے۔

☆ جزع یمانی شیاطین کے مکر و فریب کو دفع کرتا ہے۔

☆ چھوٹے بچوں کے گلوں میں بطور لاکٹ ڈالنا رال جاری کرتا ہے۔

☆ یہ نگینہ تسبیح و استغفار کرتا رہتا ہے اس کا ثواب اس کے پہننے والے کیلئے لکھا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اس نگینے کو داہنے ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھنا ستر [illegible]
کے برابر ہے۔

مقامات دستیابی:

جزع یمانی یمن و عمن میں اچھا دستیاب ہے لیکن قدیم چینی باشندے اس کو [illegible]
کرتے تھے یہ لوگ اسے انگوٹھی یا لاکٹ استعمال نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے پاس رکھنا [illegible]
اچھا خیال نہیں کیا جاتا تھا۔

جواہرات کا تاج:

ایران کے شہنشاہ کا تاج دو کلو وزنی تھا۔ اس میں 338 ہیرے اور 368 موتی لگے
ہوئے تھے۔ اس میں چھ عدد سے نیلم اور پانچ خوبصورت زمرد بھی تھے۔ یہ تاج "پہلوی" کے
نام سے مشہور تھا۔

تخت طاؤس:

1648ء میں شہنشاہ شاہجہان نے دس کروڑ روپے کی لاگت سے ایک منفرد تخت [illegible]
کرایا تھا۔ اس میں سونے کا استعمال کثرت سے کیا گیا تھا اور بہت زیادہ ہیرے جواہرات اور
موتی جڑے گئے تھے۔ تخت طاؤس کی لمبائی سوا تین گز اور چوڑائی ڈھائی گز تھی جبکہ یہ تخت پانچ
گز اونچا تھا۔ اس کے بارہ ستون تھے جن پر ایک خوبصورت چھت تھی۔ درمیان میں ایک [illegible]
جواہرات سے مزین درخت تھا۔ اس درخت کی پتیاں اور پھول جواہرات سے بنائے گئے
تھے۔ بادشاہ کی نشست گاہ پر ایک نہایت قیمتی لعل لگا ہوا تھا۔ یہ نادر تخت مور کی شکل کا تھا۔

اطراف میں مور اپنی چونچ میں تسبیح لیے ہوئے تھے اور رقص کرنے کے انداز میں کھڑے تھے۔

قیمتی گلوب:

دنیا کے سب سے قیمتی گلوب جس کا نام "کرہ ارض" ہے۔ جس کو ناصر الدین شاہ
ایران نے تیار کرایا تھا۔ یہ ایران کے میوزیم میں موجود ہے اس میں اکیاون ہزار تین سو چھیاسٹھ
خوبصورت جواہرات لگائے گئے ہیں۔

خونی پتھر:

تصاویر سے مزین ایک پتھر میکسیکو میوزیم میں ہے جو ایک قدیم قبیلے ازٹیکس کی ملکیت
تھا اس پتھر پر بے شمار بے گناہ انسانوں کا خون قربانی اور مذہبی رسومات کے نام پر بہایا گیا تھا۔

کروپ ڈائمنڈ:

یہ نادر ہیرا الزبتھ ٹیلر کی ملکیت ہے اس کا شمار قیمتی اور نادر جواہرات میں کیا جاتا ہے۔

گریہ چشم:

برطانیہ میں ایک ایسا مجسمہ ہے جس کی آنکھوں کی جگہ ایسے عجیب و غریب پتھر ہیں۔
جو ہوا سے نمی جذب کر لیتے ہیں۔ اور ان پتھروں سے جب پانی کے قطرے ٹپکتے ہیں تو یوں
معلوم ہوتا ہے گویا مجسمہ رو رہا ہے۔

نادر و نایاب تسبیح:

مغل بادشاہ شاہجہان کے پاس ایک نہایت نادر تسبیح تھی۔ اس میں پانچ خوبصورت
لعل اور تین نہایت بیش قیمت موتی تھے۔ یہ ایک انمول تسبیح تھی۔

چند پتھروں کا مختصر تعارف

یہ پتھر نگینوں کے طور پر اور طبی مقاصد کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

دہن فرنگی:

یہ کرائی، مصری اور تیلیا تین اقسام ہیں عام طور پہ اس کا رنگ تیلیا ہوتا ہے۔ Kidney Stone بھی کہلاتا ہے۔ یہ ایک مہلک پتھر ہوتا ہے۔ انگوٹھی میں اس کا نگینہ لگایا جاتا ہے۔ بے ذائقہ سرد، گرم اور خشک مزہ ہوتا ہے۔

سنگ دھیڑی:

قدیم دور میں جام، پیش قبض اور تلواروں کے دستے بنانے کیلئے یہ سیاہ پتھر استعمال کیا جاتا تھا۔

حجر الاحمر:

یہ الماس سے تعلق رکھتا ہے۔ مرجان کی رنگت رکھتا ہے اس کو کھانا مہلک ثابت ہوتا ہے۔

سنگ مرمر:

خاکی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے رنگ میں سرخ و سبز رنگ کا امتزاج اسے موکتانہ بنا دیتا ہے۔ عربی میں اسے حجر الطرطلیہ کہا جاتا ہے۔ کئی امراض میں کام آتا ہے خشک سرد مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ اسے حجر الابیض بھی کہا جاتا ہے۔ عمارات، مساجد اور قبور کے کتبوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

تامڑا:

یہ پلک، کریسنٹ، گیرے نو بھی کہلاتا ہے۔ ارغوانی، کتھئی، سیاہی مائل سرخ اور

زردی مائل سرخ رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ اسے چمک دمک کی وجہ سے زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سوہن مکھی:

نیلے رنگ کا سنہری داغوں والا پتھر ہوتا ہے۔ اسے سورن ماکشی، مرقشیشائی، سنگ روشنائی اور حجر النور بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پتھر دھات کی آمیزش سے تیار ہوتا ہے۔ اس کا سرمہ بھی بنایا جاتا ہے۔ اس کا سفوف بالوں کو سرخ اور گھنگریالا بنا دیتا ہے۔

حجر الفریقی:

درمیانے وزن کا افریقی پتھر ہے۔ ناسور کیلئے مفید ہوتا ہے۔

حجر البہاری:

گردہ کی پتھری کیلئے مفید ہے۔ اس پتھر کے اندر دانے ہوتے ہیں۔ جو ہلانے سے کھنکتے ہیں۔

حجر البقر:

یہ گائے کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ ناسور اور یرقان کیلئے مفید ہوتا ہے۔ اس کا کشتہ خارش، بواسیر، امراض چشم اور دیگر کئی بیماریوں کیلئے مفید ہوتا ہے۔ یہ سنگ گاؤ اور گئو چن بھی کہلاتا ہے۔

حجر البار:

سفید اور گول پتھر ہوتا ہے طبی نقطہ نظر سے نہایت قیمتی ہوتا ہے۔

حجر البرام:

سیاہ رنگ کا خراسانی پتھر ہے۔ جریان خون اور دانت کیلئے مفید ہے۔

روچک:

زرد، سبز، سرخ اور گندی رنگ کے یہ جواہر وادی کشمیر سے ملتے ہیں۔

اوت پل:

کنول کی طرح نیلے رنگ کا خوبصورت جوہر ہوتا ہے۔

گندہ شیشہ:

سفید دھاریوں والا سرخ نگینہ ہوتا ہے۔ اور سفید رنگ میں بھی پایا جاتا ہے۔

سیس:

اسے سنگ موش Rat Stone بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

نیلا رنگ:

یہ سرخی مائل نیلا جوہر ہوتا ہے اسے وائٹ روبی یعنی ارغوانی یاقوت بھی کہا جاتا ہے۔

حجر الاشفاء:

یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے نم اشیاء کو خشک کرتا ہے۔

حجر البرقی:

یہ کوڑی کی شکل کا پتھر ہے۔ سوزش معدہ اور ناف کیلئے نافع ہے۔ اس کو پیس کر سفوف بنائیں۔ اور اس میں پانی جذب کر کے ناف پر لگائیں۔ آرام آجائے گا۔

حجر الاشائف:

یہ سرخ، زرد اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ شومیکر اسے استعمال کرتے ہیں۔

حجر البوہری:

زرد رنگ کا پتھر ہے۔ ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔

حجر الحیہ:

یہ سانپ کے سر سے نکلتا ہے۔ سبزی مائل ہوتا ہے مثانہ کیلئے مفید ہوتا ہے۔

حجر النور:

یہ سنہری اور روپہلی پتھر سونا مکھی بھی کہلاتا ہے۔

حجر الیہود:

سنگ یہودان کہلاتا ہے گرم خشک ہوتا ہے یہ حجر الفالاطیش، استورن بھی کہلاتا ہے۔ یہ پتھر نر مادہ ہوتا ہے۔

حجر الحوت:

یہ سنگ ماہی بھی کہلاتا ہے ایک پتھر چنا مچھلی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ پھیکا گرم خشک پتھر ہوتا ہے۔ گردوں کی پتھری میں اکسیر ہے۔

حجر الخطاطیف:

ایک پرندے ابابیل کے پیٹ سے ملتا ہے۔ یرقان وغیرہ کیلئے مفید ہوتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق ابابیل کے گھونسلے میں سرخ اور سفید دو پتھر ملتے ہیں۔ جو حجر الصنوبر کہلاتے ہیں۔ یہ پتھر مرگی والے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

حجر النار:

اسے لوہے پر مارا جائے تو آگ نکلتی ہے۔ سفید، سرخ، سیاہ اور بھورے رنگ میں پایا جاتا ہے۔ خراب زخموں کو جلد بھر دیتا ہے۔

حجر الارمنی:

ایک نرم پتھر جو لاجوردی اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے یہ بہت مفید ہوتا ہے۔

لالڑی:

یہ گلابی رنگ کا ہوتا ہے اور یاقوت کی اقسام میں شمار کیا جاتا ہے۔

لیلی:

یہ نیلم کے شجرے سے تعلق رکھنے والا سرخی مائل زرد پتھر ہوتا ہے۔

ترشاوا:

سرخی زرد رنگ کا ایک نہایت نرم پتھر ہوتا ہے۔

سنبلا:

یہ سنہری رنگ کا پتھر ہوتا ہے اور پکھراج کی قسم سے مشابہت رکھتا ہے اسے زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سیلون اور برازیل وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

نرما:

اسے نرم بھی کہتے ہیں۔ یہ زرد و سرخ کے امتزاج سے بنتا ہے۔ اور یاقوت میں شمار ہوتا ہے

سیندوریا:

گلابی رنگ کا ہوتا خوبصورت پتھر ہوتا ہے اس پر سفید دھاریاں پائی جاتی ہیں۔

جامینا:

سرخی مائل سیاہ رنگ کا ایک پتھر ہوتا ہے۔

سنگ گوری:

سفید دھاریوں والا پتھر ہوتا ہے جس سے مختلف النوع ظروف بنائے جاتے ہیں۔

گاؤدانت:

یہ پتھر زردی مائل اور گائے کے دانتوں جیسا ہوتا ہے۔

ونک بجھاوا:

یہ چھوٹے موٹے مجسمے بنانے کے کام آتا ہے۔ سفید بلور ہوتا ہے۔

سمرات:

زمرد کی ایک قسم ہے اسے نفیس برتن بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

سنگی:

سیاہ و سرخ رنگ کا مرکب یاقوت ہوتا ہے۔

الیمانی:

یہ خاکی رنگ کا ایک پتھر ہے جو سنگ سلیمانی کی ایک قسم ہے یہ یمن اور چین میں عام پایا جاتا ہے۔ یہ سیاہ اور سفید رنگ میں بھی ملتا ہے۔ اسے جزع یمانی بھی کہا جاتا ہے۔

حجر الحیا:

نیلے رنگ کا پتھر جو مختلف طریقوں سے بطور دوا تیار کیا جاتا ہے۔

بیروج:

اسے توزا بھی کہا جاتا ہے اس کا رنگ ہلکے زمردی رنگ سے ملتا ہے اس کے علاوہ وہ سبز، سندری نیلا آسمانی اور سفید بھی ہوتا ہے۔ زیورات میں جڑوایا جاتا ہے۔ کیونکہ چمکیلا ہوتا ہے۔ یہ پتھر اکوامرین کی ایک قسم ہے۔

مرگوج:

یہ سبز رنگ کا زمرد ہوتا مگر اس میں زیادہ چمک نہیں ہوتی۔

پائی زہر:

خاکی اور سفید رنگ میں دستیاب ہوتا ہے۔ ناسور کیلئے فائدہ بخش ہے۔

سنگ قدرت:

زرد رنگ کی دھاریوں والا سیاہ پتھر ہوتا ہے۔

سنگ دارچینی:

اس سے تسبیح کے دانے بنائے جاتے ہیں۔ دارچینی جیسا رنگ رکھتا ہے۔

پاتھری:

یہ نیالے رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

چٹی:

یہ سفید دھاریوں والا اور سنہری نقاط والا سیاہ پتھر ہوتا ہے۔

سنگ طاغیطوس:

کالے رنگ کا خشک پتھر ہوتا ہے۔ مختلف بیماریوں میں کام آتا ہے۔

تیلیا:

یہ سیاہ رنگ کا چکنا پتھر ہوتا ہے۔

سنگ مارمہرہ:

یہ فادزھر اور حجر الحیہ کہلاتا ہے۔ سانپ کے سر اور زبرجد کی کان سے نکلتا ہے۔ اسے

اگر سانپ کاٹنے کے مقام پر لگایا جائے تو زہر چوس لیتا ہے۔

آبری:

یہ سیاہی مائل سنہری رنگ کا نگینہ ہے۔

سنزی:

یہ آسمانی رنگ کا پتھر ہے۔

حجر الہندی:

یہ عقیق کھمباتی کہلاتا ہے۔ یہ انسان کے مزاج میں غصہ پیدا کر کے اسے تلخ مزاج بنا

رہتا ہے۔

جاس:

یہ سنہری مائل سبز رنگ کا ایک پتھر ہوتا ہے۔

سنگ بانسی:

یہ ہلکے سبز رنگ کا ایک پتھر ہوتا ہے۔

پومیک اسٹون:

یہ غالباً دنیا کا واحد پتھر ہے جو پانی میں تیر سکتا ہے۔ یہ ہلکا ہوتا ہے اور لاوے سے بنتا

ہے۔ اسے چھری یا چاقو سے کاٹا جاسکتا ہے۔

لودھیا:

یہ سرخ رنگ کا پتھر ہوتا ہے اس کے نگینے انگوٹھیوں میں عام جڑے جاتے ہیں۔

سنگ عنکبوت:

یہ سیاہ رنگ کا پتھر ہوتا ہے جس کی بالائی سطح پر مکڑی کا جالا ہوتا ہے۔

گویا:

یہ سنگ گوری جیسا مگر نرم پتھر ہوتا ہے۔

کسوٹی:

سیاہ رنگ کا پتھر جو بتا دیتا ہے کہ سونا اصلی ہے یا نقلی۔ انگلش میں Touch Stone فارسی میں سنگ آزمائش اور عربی میں حجر المسک کہلاتا ہے۔

سنکھیا:

یہ کوڑی نما ایک پتھر ہوتا ہے۔

سنگ جراحت:

ہلکا سبزی مائل خیالا پتھر جو زخموں کیلئے مرہم بنانے اور کھلونے بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ منہ کے چھالوں کیلئے بھی مفید ہوتا ہے۔ یہ سفید رنگ بھی رکھتا ہے۔ نرم پتھر ہوتا ہے۔ نیلگوں رنگ کا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اسے سنگ زخم اور حجر اعرابی بھی کہتے ہیں۔

سنگلاس:

سنگ مرمر سے تعلق رکھنے والا ایک پتھر ہے۔

سنگ سیار:

یہ خاکی دھاریوں والا سبز پتھر ہوتا ہے۔

دانتلا:

کوڑی نما زردی مائل سفید رنگ کا ایک پتھر ہے۔

پن گہن:

سبز و سیاہ رنگ کا پتھر اسے کھلونے بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

رتگ:

سرخ رنگ کا پتھر جو رتو بھی کہلاتا ہے۔

گوندزی:

یہ پتھر مختلف رنگوں میں دستیاب ہے۔

مریم:

یہ سفید رنگ کا خوبصورت پتھر ہے۔ جو گلابی رنگ میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کا شمار نرم پتھروں میں ہوتا ہے۔ یہ سمندری سواحل پر دستیاب ہوتا ہے۔ انگوٹھی میں نگینے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ابوا:

گلابی رنگ کا نمایاں داغوں والا پتھر ہے۔

دہزی:

ظروف سازی میں استعمال ہونے والا کتھئی رنگ کا پتھر ہے۔

سنگ ملیا:

یہ پتھر ظروف سازی میں استعمال ہوتا ہے۔ سیاہی گلابی رنگت کا ہوتا ہے۔

سنگ ہالن:

یہ لچکدار قسم کا پتھر ہوتا ہے جس کا رنگ زردی مائل گلابی ہوتا ہے۔

سنگ جز:

سیاہی مائل سبز رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

سنگ کہارا:

باون دستہ میں اسے بطور دستہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سبزی مائل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

سنگ کانسلا:

یہ سبزی مائل سفید رنگ کا پتھر ہے۔

سنگ عقیق کلہار:

یہ آبی پتھر ہے جس کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ اس کی مالائیں اور تسبیحاں بنائی جاتی ہیں۔

سنگ سرمہ:

یہ پتھر سیاہ سفید اور چمکیلا ہوتا ہے۔ آنکھوں کے امراض کیلئے اس کا سرمہ نافع ہوتا ہے۔ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ یہ سرد خشک مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ اصفہان کا پتھر بہترین سمجھا جاتا ہے۔

سنگ جونی:

یہ نیلے رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ اس کا برادہ سیاہ یا سفید ہوتا ہے۔ سفید برادے والا پتھر عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

سنگ فرعون:

یہ کھوکھلا پتھر ہوتا ہے اسے اصابع الفرعون بھی کہتے ہیں یہ طبی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سوجن کو زائل کرتا ہے اور زخموں کیلئے مفید ہے گرم خشک مزاج کا حامل ہوتا ہے۔

بیجارہ:

یہ پتھر کان سے تو سرخ نکلتا ہے مگر ہوا سے سیاہ ہو جاتا ہے۔ تنکے اس کی کشش سے

اس کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔ یہ پریشان خیالی اور ڈراؤنے خوابوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی چکا چوند بصارت کیلئے مفید ہوتی ہے۔

باہتہ:

سفید خوش رنگ اور چمکیلا پتھر ہوتا ہے۔ کوئی اسے دیکھے تو بے اختیار ہنسنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ پتھر بہت پر کشش ہوتا ہے۔

سنگ بل پم:

یہ بے ذائقہ اور سرد خشک مزاج رکھتا ہے۔ یہ خواتین کے لئے بہت مفید ہے اور انہیں سیلان الرحم (لیکوریا) کے مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کا سفوف چہرے پر نکھار پیدا کرتا ہے۔ اس کے سفوف سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔

تدمیر:

یہ ایک مہلک پتھر ہوتا ہے جس سے ہر وقت زہریلی گیس خارج ہوتی رہتی ہے اسے کئی سونگھنے سے خون خشک و منجمد ہو جاتا ہے۔ اور انسان ختم ہو جاتا ہے۔

سنگ جالب النوام:

لال رنگ کا چمکدار پتھر ہوتا ہے جس سے دھواں سا اٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ رات کو اس کی بے حد روشنی اور جگمگاہٹ ہوتی ہے یہ رات کو ستاروں اور چراغوں کی طرح نظر آتا ہے۔ روایت ہے کہ یہ پتھر اگر کسی محو خواب شخص کے سرہانے رکھ دیا جائے تو وہ اس وقت تک سویا رہتا ہے جب تک یہ پتھر اس کے سرہانے موجود رہے۔

سنگ عقاب:

یہ باز کے گھونسلے میں پایا جاتا ہے۔ اس میں سے کھنکھناہٹ کی آواز آتی ہے یہ املی

کے بیج کے مشابہ ہوتا ہے۔

حجر اسود:

یہ مقدس پتھر خانہ کعبہ میں نصب ہے۔ سیاہ رنگ کا ہے اور نہایت محترم اور متبرک سمجھا جاتا ہے اسے جنت سے آیا ہوا پتھر بھی کہا جاتا ہے۔

سنگ اصغر:

یہ محبت وخلوص کیلئے ایک بہترین پتھر سمجھا جاتا ہے۔

سنگ ماہانی:

اسے نگینے کے طور پہ انگوٹھی میں جڑوایا جاتا ہے۔

سنگ قے:

یہ ایک ایسا پتھر ہے جس سے ہر وقت گیس نکلتی ہے۔ اس کے لمس سے انسان کو قے شروع ہو جاتی ہے۔

سنگ کرک:

سفید رنگ کا پتھر ہوتا ہے جسے پیس کر آنکھوں کیلئے سرمہ بنایا جاتا ہے پاکستان میں عام ملتا ہے۔

سنگ مستق:

یہ سوراخ دار پتھر ہے۔ اس میں زرد اور سفید مساموں کی مانند سوراخ ہوتے ہیں طبی طور پر مفید ہوتا ہے۔

سنگ شیاطین:

یاقوت کی طرح کا ایک پتھر ہوتا ہے مگر آبدار نہیں ہوتا ہے۔ پانی میں ڈالیں تو یہ پتھر زرد

ہو جاتا ہے۔

سنگ دجاج:

یہ جنگلی پرندوں مثلاً تیتر وغیرہ کے پوٹ میں ہوتا ہے۔ مرگی والے مریض کے گلے میں ڈالنے سے بیماری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یرقان کیلئے نہایت اکسیر ہے۔ اسے انگوٹھی میں بھی لگوایا جاتا ہے۔

سنگ روپ مکھی:

یہ پتھر روپا مکھی، تارا مکھی بھی کہلاتا ہے اور چاندی کی کان سے نکلتا ہے۔ یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ بے ذائقہ گرم خشک مزاج ہوتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کیلئے مفید ہے۔ اسے بچے کے گلے میں ڈالا جائے تو وہ ڈرتا نہیں ہے۔

سنگ رخام:

یہ پتھر Birth Control کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس کا سفوف گھول کر پینے سے عورتوں کو حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر اسے بازو پر باندھا جائے یا ناف پر رکھا جائے تو بھی حمل نہیں ہو سکتا۔ اسی کا سفوف زخموں کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

سنگ سلیس:

یہ باریک سوراخوں والا پتھر ہوتا ہے۔ اور بطور نگینہ استعمال کیا جاتا ہے۔

سنگ روپاڑہ:

یہ ایک نرم سرمئی، خاکستری پتھر ہوتا ہے جس پر مصنوعی رنگ چڑھایا جاسکتا ہے۔ یہ کچا بلور بھی کہلاتا ہے۔

سنگ مقصود:

قندھار میں پائے جانے والے اس نیم چمکدار پتھر کی تسبیح تیار کی جاتی ہے۔

سنگ مراد:

یہ سرخ رنگ کا پتھر ہوتا ہے جو دکن میں پایا جاتا ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت ز
سے اچھلتا ہے۔ یہ عام طور پر درویشوں یا ساحروں کے پاس پایا جاتا ہے۔

سنگ پیدائش:

یہ پتھر گدھ کے گھونسلے میں ہوتا ہے۔ اگر اسکو حاملہ کی ران سے باندھا جائے تو
حمل میں آسانی ہو جاتی ہے۔

سنگ عنبری:

یہ عنبریں خوشبو والا پتھر ہوتا ہے۔ قدیم ادوار میں اس کے برتن بنائے جاتے ہیں
پستئی رنگ والا خوبصورت ترین سمجھا جاتا ہے۔

سنگ بصری:

یہ مختلف خطرناک بیماریوں میں کام آتا ہے۔ اسے سنگ پرم، حجر اللحل، کہربا
توتیائی کرمانی بھی کہا جاتا ہے اور روح توتیا بھی کہلاتا ہے۔ ایران اور بصرہ میں عام ملتا ہے۔

سنگ رحی:

یہ سنگ آسیا کہلاتا ہے۔ طبی طور پر مفید ہے۔

سنگ راسخ:

یہ مخمس پتھر ہوتا ہے جو ہر بار توڑنے سے مخمس شکل میں ہی رہتا ہے اسے انگوٹھی م
جڑوایا جاتا ہے اور بابرکت سمجھا جاتا ہے۔ روم کے کوہستانی علاقوں میں عام ملتا ہے۔

سنگ طارد النوم:

یہ سفید رنگ کا سیاہی مائل چمکیلا پتھر ہوتا ہے۔ اس کی انگوٹھی نیند اور اونگھ سے محفوظ
رکھتی ہے۔

سنگ سرلیون:

یہ پتھر سرخ، سبز، سیاہ اور زرد رنگوں میں دستیاب ہوتا ہے چاندی اور سونے کی کانوں
سے ملتا ہے۔

سنگ ستارہ:

یہ سنسکرت میں سورنا مکھی، سورنا گلی، کرسیو پر، ہرن نی سین کہلاتا ہے۔

سنگ سلیمانی:

سنگ سلیمانی، سنسکرت میں پالنگ اور انگلش میں AGATE اور شوہام کہلاتا ہے۔

سنگ سیاہ:

سیاہ، بھورا اور زردی مائل رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ اسے عربی میں حجر الحبش کہا جاتا ہے۔

سنگ موسیٰ:

یہ کالے رنگ کا پتھر ہے جو روشنی جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سنگ فاط:

یہ پتھر سفید، زرد اور سبزی مائل رنگوں میں ملتا ہے۔

سنگ فرطاسیا:

یہ شعلہ کی مانند نظر آتا ہے اس سے ناگوار بو بھی نکلتی ہے جو مہلک ہوتی ہے۔

سنگ فرسلوس:

یہ کالے رنگ کا پتھر ہوتا ہے جو کئی طبی فوائد کا حامل ہے اور پارے کو قائم کرنے میں معاون ہوتا ہے۔

سنگ کرمانی:

یہ پتھر شیر کے غار میں موجود ہوتا ہے نایاب ہے اور طبی طور پر بہت مفید ہوتا ہے۔

سنگ لاقوالظفر:

یہ ایک نرم پتھر ہوتا ہے جس کا رنگ سفید اور خاکی ہوتا ہے۔ یہ خون کے قطروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور مہلک پتھر ہوتا ہے۔

سنگ یشب:

سنگ یشم، حجر الیشم، جیسپر اور ایری سوسا کہلاتا ہے انگوری، سرد خشک مزاج کا حامل ہے۔ طبی طور پر اس کے بہت سے فوائد بیان کیے جاتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

نورتن:

درجہ اول کے جواہرات نورتن کہلاتے ہیں جبکہ درجہ دوم کے جواہرات کو اپ رتن کہا جاتا ہے۔ درجہ سوم میں دو درجن قیمتی پتھر ہیں جن سے قیمتی اشیاء اور برتن وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ پنڈت امر ناتھ جھا اور ماکن وزیا نامی انگریزی کتب کی مدد سے ایک کتاب آئینہ جواہر پتھروں کا انسائیکلوپیڈیا لکھی تھی۔

جواہرات:

جواہرات جمع الجمع ہے جواہر کی اور جواہر کا واحد جوہر ہے۔ اس سے مراد زمین پر پائے جانے والے چمکیلے پتھروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

چنتامنی:

ہندوؤں کے پرانوں میں لکھا ہے کہ جب برہما اور زمین نے شیو مہاراج کی پوجا کی تو اسے چنتامنی نام کا جواہر ملا جو لوہے اور تانبے سے مس کر کے اسے سونا بنانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ یعنی اس میں پارس جیسی خصوصیات تھیں۔

چنتامری:

پرانوں کے مطابق یہ کرشماتی پتھر کرشن جی نے ایک پجاری کو عطا کیا تھا جب ایک راجہ نے اس سے یہ پتھر چھیننا چاہا تو اس پتھر کی طاقتور شعاعوں سے سپاہی تباہ ہو کر رہ گئے اور اسے شکست سے دوچار کر دیا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں رات کو جواہرات کی چمک سے چراغوں جیسی روشنی ہوتی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حرم میں جواہرات کی روشنی ہوتی تھی۔

ہندو راجاؤں کے پاس قدیم دور میں بیش قیمت جواہرات ہوتے تھے۔ چھوٹے جواہرات تو تاجروں کے ہاتھ بیچ دیے جاتے مگر بڑے جواہرات کو محفوظ کر لیا جاتا تھا۔ زمانے میں عیسائی پادری اپنے لباس جواہرات سے سجاتے تھے۔ عبران میں جواہرات کے نام مصری زبان سے ماخوذ ہیں۔ تاہم اہل مصر کان کنی کے فن سے زیادہ آگاہی نہیں رکھتے تھے اور ان کی جواہرات کے بارے میں معلومات سطحی تھی۔ اہل زبان بیش قیمت نگینے اپنی انگشتریوں میں جڑواتے تھے۔ اوناماکریٹس (onamacritus) نے ۵۰۰ ق۔م میں لکھا۔

جو کوئی اپنے ہاتھ میں چمکدار بلور لے کر معبد میں جا کر دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہو گی اور اگر خشک لکڑی پر رکھ کر سورج کے سامنے کرے گا تو پہلے دھواں اٹھے گا اور پھر شعلہ بھڑکے گا۔

یہ مقدس شعلہ اس بات کی علامت ہوتا تھا کہ قربانی دیوتا تک پہنچ گئی۔ ارسطو جواہرات بارے میں بنیادی علم رکھتا تھا۔ سکندر اعظم کے دور میں جواہرات کا استعمال بہت بڑھ چکا تھا۔ Pliny نے اپنے عہد کے جواہرات کے بارے میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس دوران بادشاہوں، شہزادوں اور شہزادیوں نے نہایت بیش قیمت جواہرات استعمال کرنا شروع کر دیے تھے۔ عبادت گاہوں اور مذہبی تصاویر کو قیمتی پتھروں اور نگینوں سے سجایا جاتا تھا۔ چاندی کے پیالوں کو رنگا رنگ جواہرات سے مزین کیا جاتا تھا۔ Catigola کے جہاز میں جگہ جگہ بیش قیمت پتھر جڑے گئے تھے۔ شاہ قسطنطین کے تاج میں بیش قیمت جواہر تھے اور اس کی سواری کی بگھی بھی قیمتی پتھروں سے سجائی گئی تھی۔ چین میں جواہرات پہننے کا رواج شاہی افراد نے ڈالا تھا۔

اہل ہند کا نظریہ:

اس حوالے سے اہل ہند کا نظریہ نہایت ہی دلچسپ ہے جس کے مطابق "بالاسور" نامی راکھشس نے جب دیوتاؤں کو اپنی حرکات سے تنگ کر کے رکھ دیا تو انہوں نے اس سے

قربانی مانگی۔ راکھشس مان گیا اور اس کی قربانی کے بعد اس کا خون راون گنگا میں گر کر موتی بن گیا۔ دانت سمندر میں گرنے سے مروارید بن گئے۔ شیش ناگ نے اس کے پیٹ کی کنکریوں کو مرجان بنا کر بکھیر دیا۔ اس کا پتہ سمندر کے قریب گر کر زمرد بن گیا۔ آنکھیں سرانڈیپ میں گر کر نیلم بن گئیں۔ اس کی کھال کوہ ہمالیہ میں جا گری اور پکھراج میں بدل گئی۔ بہت سے جواہرات اسی راکھشس سے بنے۔

اہل فارس کا نظریہ:

اہل فارس کہتے ہیں کہ زمین کے کنکر آگ، پانی اور ہوا کے تعامل سے جواہرات میں بدل جاتے ہیں۔ خنکی اور نمی سے سفید جواہرات بنتے ہیں۔ خنکی اور نمی کم ہو تو جواہر سیاہ ہو جاتے ہیں۔ حرارت اور خشکی زیادہ ہونے سے جواہرات سرخ رنگ اختیار کر لیتے ہیں جبکہ اس کی کمی سے لاجوردی رنگ ہوتا ہے۔ زیادہ نمی اور رطوبت سے سیاہ رنگ اور خنکی اور نمی کی کمی سے لاجوردی رنگ ہوتا ہے۔ نمی اور حرارت برابر ہو تو جواہرات سرخی مائل سفید ہوتے ہیں۔ حرارت کی زیادتی جواہرات کو سیاہ اور سخت بناتی ہے۔ نمی کی زیادتی جواہرات کو نرم اور سفید بناتی ہے۔

اہل یورپ کا نظریہ:

اہل یورپ منقول کی بجائے معقول پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ جواہرات میں بھی وہی عناصر شامل ہیں جن سے دیگر اشیاء بنی ہیں۔ عناصر میں جذب باہم کی قوت اور کشش ہوتی ہے۔ مختلف کیمیائی عوامل سے جواہرات بنتے ہیں۔ آکسیجن، کاربن اور نائٹروجن ان میں بھی شامل ہوتی ہے۔ کوہستان نمک میں کھیوڑہ نمک کان میں ایک حصے میں شفاف نمک کی قلمیں شیش محل کا منظر پیش کرتی ہیں اور روشنی میں ہر طرف رنگ و نور کی بارش کرتی دکھائی دیتی ہیں جبکہ عام نمک اتنا شفاف نہیں ہوتا۔ جواہرات بھی پرانے کوہستانی سلسلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور جہاں گریفائیٹ، کوارٹز، اور گیس وغیرہ زیادہ ہو وہاں جواہرات کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے۔

بھارت، پاکستان، برازیل، سری لنکا، برما، سیلون اور یمن کے ممالک میں زیادہ جواہرات پائے جاتے ہیں۔ جواہرات یا تو اپنے مقام پیدائش پر ہی ملتے ہیں یا پھر دریا، ندی نالے اور سیلابی ریلے انھیں دوسرے علاقوں میں لے جاتے ہیں۔ مغل بادشاہ ہمایوں نے سندھ، گجرات اور دوسرے ہندوستانی علاقوں سے 84 قسم کے جواہر حاصل کیے تھے جن میں سے بیشتر تاج محل کی زینت بنے۔

پیدائش جواہرات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

امریکہ:

☆ الماس

☆ زرقون

☆ ٹائیگر

☆ مروارید

☆ مرجان

بھارت:

☆ الماس

☆ نیلم

☆ یاقوت

☆ مروارید

برما:

☆ یاقوت

☆ نیلم

☆ پکھراج

نیپال:

☆ سندھوریہ

☆ سنگ موسیٰ

☆ سنگ دھیری

پاکستان اور چین:

☆ الماس

☆ یاقوت

☆ زمرد

☆ مروارید

☆ مرجان

☆ نیلم

☆ پکھراج

☆ سنگ یشم

☆ سنگ سیماق

☆ سنگ مرمر

☆ لہسنیا

تھائی لینڈ اور مصر:

☆ الماس

☆ لعل

- ☆ یاقوت
- ☆ یاقوت اشرف
- ☆ یاقوت اصفر
- ☆ یاقوت ابیض
- ☆ یاقوت خامری (گلابی) زبرجد
- ☆ زمرد
- ☆ زمرد (یاجور)
- ☆ مروارید

معدنیات کی حالتیں:

معدنیات کی چار حالتیں ہوتی ہیں۔

- ☆ خارجی
- ☆ نظری
- ☆ برقی
- ☆ کیمیائی

اس کے علاوہ ان کی چھ بنیادی خصوصیات بھی ہیں۔

- ☆ ہیئت
- ☆ صلابت
- ☆ چمک
- ☆ روشنی
- ☆ رنگ
- ☆ وزن

گیس یا مائع جب ٹھوس شکل میں آتے ہیں تو مختلف طرز کی قلمیں بنا لیتے ہیں عمل قلماؤ باقاعدہ بھی ہوتا ہے اور بے قاعدہ بھی۔ یعنی اس میں عمدہ قلمیں بھی بنتی ہیں اور بے ڈھب اور کھردری بھی۔ عمل قلماؤ کے دوران زاویے اور کنارے بھی بنتے ہیں اور قلم کا باقاعدہ محور بنتا ہے۔ قلمیں مختلف اشکال میں ڈھلتی ہیں۔ مکعب اور ہشت پہلو شکلیں بنتی ہیں، مربع، مثلث، مستطیل، معین، مخمس اور ذوزنقہ اشکال بھی بنتی ہیں۔

جواہرات کی تراش:

جواہرات کی تراش جیومیٹری کی اشکال مثلث، مربع، مستطیل، معین، مخمس، مسدس ہفت اور ہشت پہلو میں کی جاتی ہے اکثر ان اشکال کو باہم ملالیا جاتا ہے یا ڈبل کرلیا جاتا ہے۔ جواہرات کی تراش شگاف کی سمت میں کی جاتی ہے جو ان میں قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور جواہر کے پہل بھی اسی سمت ہوتے ہیں۔

ہشت پہلو:

اس کے چھ مربع ہوتے ہیں پہل نوے درجے پر مل جاتا ہے اس میں آٹھ زاویے بنتے ہیں۔

صلابت:

صلابت سے مراد جواہرات کی وہ خاصیت ہے جس کی وجہ سے انھیں چھیدا جاسکتا ہے۔ الماس کی صلابت سب سے زیادہ یعنی دس درجے کی ہے۔ کورنڈم نو اور پکھراج آٹھ درجے کی صلابت رکھتا ہے۔ الماس کو اگر ہتھوڑے سے ضرب لگائی جائے تو یہ ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے لیکن اسے کسی بھی سخت چیز سے کھرچا یا رگڑا جائے تو اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

صلابت کا درجہ قائم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس جواہر کی صلابت معلوم کرنا مقصود ہو اسے کسی اعلیٰ جوہر یعنی الماس، کورنڈم یا پکھراج سے رگڑیں جو اس سے رگڑا جاسکے گا اس کی

صلابت اس جوہر کی نسبت کم اور جو نہیں رگڑا جا سکے گا اس کی صلابت اس جوہر سے زیادہ ہوگی

چمک:

جواہرات کا حسن چمک دمک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جواہرات کی چمک کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

☆ دھاتی چمک

☆ الماسی چمک

☆ بلوریں چمک

☆ روغنی چمک

☆ گوہری چمک

☆ ریشمی چمک

اس کے علاوہ روشنی بھی جواہرات کی چمک دمک پر اثر انداز ہوتی ہے جس سے جواہرات نہایت شوخ جھلمل کرتے نظر آتے ہیں۔ اس سے روشنی کی کرنیں منعکس ہو کر جگمگاہٹ پیدا کرتی ہیں۔ بعض جواہر شفاف، بعض براق، بعض نیم شفاف اور بعض تاریک نظر آتے ہیں۔

فاسفورس کی وجہ سے بھی جواہرات میں چمک پیدا ہوتی ہے جو تاریکی میں بھی نظر آتی ہے۔ بعض اوقات گرمی پہنچانے یا رگڑنے سے بھی چمک پیدا کی جاسکتی ہے جو کچھ دیر برقرار رہتی ہے۔

رنگ:

جواہرات کی ایک اور بڑی خوبی ان کا رنگ ہے۔ یہ رنگ قدرتی بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات خود بھی چڑھایا جاتا ہے۔ قدرتی رنگ میں زیادہ شوخی اور چمک ہوتی ہے لیکن خود ساختہ رنگ میں زیادہ چمک نہیں ہوتی۔ یہ رنگ مختلف کیمیائی مادوں اور گیسوں کے تعامل سے پیدا ہوتا

ہے۔ بعض اوقات جواہرات میں بلبلے بھی بن جاتے ہیں جو روشنی کے انتشار کا باعث بنتے ہیں اور جوہر کی چمک میں اضافہ کرتے ہیں۔

وزن مناسب:

جواہرات کا ہوا میں وزن اور پانی میں وزن کر کے اسے دونوں اوزان کے فرق سے تقسیم کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ جس جوہر کا وزن کرنا مقصود ہو اسے پہلے اچھی طرح پانی میں جوش دیا جائے تاکہ اس کے شگاف وغیرہ سے ہوا نکل جائے۔

قوت انعکاس:

جب روشنی کی کرنیں کسی جواہر کی شفاف سطح سے ٹکراتی ہیں تو منعکس Reflect ہوتی ہیں۔ اگر روشنی کی ایک کرن منعکس ہو کر ایک ہی نظر آئے تو قوت انعکاس واحد ہوتی ہے لیکن اگر ایک کرن منعکس ہو کر دو کرنوں میں تقسیم ہو جائے تو قوت انعکاس دگنی ہوگی۔ کئی جواہر کا رنگ تو ایک جیسا نظر آتا ہے لیکن انعکاس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان میں سے کس کے انعکاس کی قوت دگنی ہے۔ زرقون سیلونی کی قوت انعکاس امریکی زرقون سے نصف ہوتی ہے۔

قوت برقی:

جواہرات میں قوت برقی Charge بھی ہوتی ہے جو رگڑ یا ملنے سے پیدا ہوتی ہے اور کچھ دیر تک برقرار رہتی ہے۔ اگر یہ چارج مثبت ہو تو دوسری چیزوں کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے اور اگر چارج منفی ہو تو دوسری چیزوں کو دفع کرتا ہے۔ سائنسی اصول کے مطابق دو ایک جیسے چارج ایک دوسرے کو دور ہٹاتے ہیں جبکہ مخالف ایک دوسرے کیلئے کشش رکھتے ہیں۔ اس قوت کو کہربائی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

عناصر:

زمین پر بہت سے عناصر ہیں جو مفرد اور مرکب حالتوں میں پائے جاتے ہیں۔

آکسیجن جو مختلف اشیاء سے مل کر آکسائیڈ اور ایسڈ بھی بناتی ہے تمام جواہر میں موجود ہوتی ہے
ہائیڈروجن بھی جواہرات میں خاص کردار ادا کرتی ہے۔ الماس کاربن کی ٹھوس شکل ہوتی ہے
کوئلہ بھی کاربن ہی سے بنتا ہے بے شمار اشیاء میں کاربن ایک لازمی عنصر کی حیثیت سے موجود
ہوتی ہے۔ چمکدار جواہر میں فاسفورس موجود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی جواہرات میں موجود
ہوتے ہیں۔

- ☆ فلورین
- ☆ سلیکان
- ☆ بورون
- ☆ لوہا
- ☆ ایلومینیم
- ☆ میگنیشیم
- ☆ سوڈیم
- ☆ گلوسینا
- ☆ پوٹاشیم
- ☆ کرومیم
- ☆ مینگنیٹ
- ☆ نکل
- ☆ زنک
- ☆ زرقونیا

مروارید (موتی)

(PEARL)

اپنے خوبصورت رنگ اور جھلملاہٹ کی وجہ سے اس کا شمار جواہرات میں ہوتا ہے۔

اس کو خواتین زیورات میں بھی استعمال کرتی ہیں۔ اس کے خوبصورت آویزے بھی بنتے ہیں۔

اس کو موتی، لولو، موکتے کے، موکتکم، موکتا، Pearl، پراس، چونتی، پالی، اشمی، ہار گرینا اور ذردریا بھی کہا جاتا ہے۔

پیدائشِ مروارید (موتی):

مروارید (موتی) کا دانہ صدف کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے۔ صدف یا سیپ ایک کیڑا ہے جو سمندر اور دریا میں پایا جاتا ہے۔ اس کا بیرونی خول ٹھوس ہوتا ہے۔ جس سیپ میں موتی نہ ہو اسے بانجھ یا زحرف کہا جاتا ہے۔ اگر زندہ صدف کو کھولنے کی کوشش کی جائے تو اس کے اندر موجود کیڑا دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر مر جاتا ہے۔ اس خول کی وجہ سے صدف کی زندگی محفوظ رہتی ہے۔

صدف پانچ برس میں شباب کی دہلیز پر جا پہنچتی ہے اور جب بارش شروع ہوتی ہے تو تمام سیپیاں سطح آب پر آ کر منہ کھول لیتی ہیں۔ اور جس سیپ کے منہ میں ابر نیساں کا قطرہ چلا جائے وہ منہ بند کر کے اس قطرہ نیساں کو گوہر آبدار بنانے کی کوششوں میں مصروف ہو جاتی ہے۔

سیپ یا صدف کے تین پردے ہوتے ہے۔ اولین پردہ سیاہی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ اس پردے کو اصطلا پوست کہا جاتا ہے۔ دوم پردہ صدہا خانوں پہ مشتمل ہوتا ہے جو کیلشیم سے بھرے ہوتے ہیں۔ ان خانوں کے نزدیک مختلف مادے ہوتے ہیں جو رنگوں کی تشکیل میں معاون ہوتے ہیں۔ اب جتنا بڑا قطرہ سیپ کے شکم میں جاتا ہے اسی قدر بڑا موتی وجود میں آتا ہے۔ اگر کوئی اور چیز اس سیپ کے اندر چلی جائے تو وہ بھی موتی میں ہی رہ جاتی ہے۔

موتی کی تشکیل اور تشکیل کے دوران صدف سمندر کی تہہ میں بیٹھ جاتی ہے اور اگر مناسب وقت پہ اس کے بدن سے موتی نہ نکالا جائے تو موتی خراب بھی ہو سکتا ہے۔ ابر نیساں شمس کے برج حمل میں داخل ہونے کے دوران ہوتا ہے۔

ایک قول کے مطابق سیپ کے منہ میں ابرق کا چمکیلا ذرہ جانے سے بھی موتی تشکیل پذیر ہوتا ہے۔ یہ موتی سیپ کے پیٹ میں بالکل اسی طرح بڑھتا ہے۔ جس طرح ایک ننھا سا بچہ ماں کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے بہت سے محرکات اور ماحول سے موتی میں مختلف رنگ بھی آجاتے ہیں۔

مروارید (موتی) کی بہت سی اقسام ہیں ایران کے جوہر شناسوں نے اس کی درجہ ذیل چار اقسام بیان کی ہیں۔

بحرینہ مروارید:

یہ بحرین میں پائے جاتے ہیں۔

ہرمزی مروارید:

یہ ہرمز کے شہر سے دستیاب ہوئے۔

عمانی مروارید:

ان کا تعلق سلطنت عمان سے ہے۔

صراحی مروارید:

جس سیپ سے صرف ایک مروارید حاصل ہوتا ہے اسے دریتیم یا صراحی مروارید کہتے ہیں۔

ہندو جوہریوں کے نزدیک مروارید کی درجہ ذیل اقسام ہیں۔

مروارید سمندر سے غوطہ خور نکالتے ہیں۔ عام طور پر یہ موتی دنیا بھر کے سمندروں سے

نکالا جاتا ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل مقامات زیادہ شہرت کے حامل ہیں۔

- ☆ سیلون
- ☆ لنکا
- ☆ بصرہ
- ☆ جاوا
- ☆ جاپان
- ☆ آبنائے فاسفورس
- ☆ سویڈن
- ☆ امریکہ
- ☆ فن لینڈ
- ☆ سماٹرا

مروارید (موتی) کی مزید اقسام:

سیاہی مروارید:

یہ سیاہی مائل رنگت ہوتا ہے۔

سرمئی مروارید:

یہ ہلکا سیاہی مائل ہوتا ہے۔

چونا کھاڑی مروارید:

یہ سرخی مائل ہوتا ہے اور تانچی بھی کہلاتا ہے۔

پوپٹی مروارید:

یہ گول شکل کا ہوتا ہے اسے کوڑ کوڑ بھی کہا جاتا ہے۔

بھیرین مروارید:

یہ پیسے کے رنگ کا ہوتا ہے۔

کچیا مروارید:

اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

کابیل مروارید:

یہ نہایت سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

سنگی مروارید:

یہ زردی مائل رنگت کا ہوتا ہے۔

جاوام کھاڑی مروارید:

اس کی رنگت سبزی مائل ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ پاراگان، پارہ، مروارید، خورد تخم مروارید، بیضوی مروارید اور موتی چور مروارید بھی اس کی مختلف اقسام ہیں۔ مروارید کو کشتہ کرنا بہت آسان ہے اسے تھوڑی سی حرارت دی جائے تو یہ کشتہ ہو جاتا ہے۔ مروارید شفاف ہوتا ہے۔ اور اس میں سفید، گلابی، سیاہ بھورے، نیلگوں اور زرد رنگ کے مروارید ہوتے ہیں۔

صلابت اور کیمیاوی مرکبات:

اس میں سختی 20.6 سے 30.5 تک ہوتی ہے۔ اس میں کاربونیٹ آف لائم اور کچھ صدف کے مرکب ہوتے ہیں۔ تھوڑی سی گرمی پہنچانے سے بھی کشتہ ہو جاتے ہیں۔

مروارید (موتی) کا رنگ:

یہ شفاف یا براق ہوتا ہے۔ رنگدار مروارید علیحدہ قسم کے گنے جاتے ہیں۔ مروارید

اکثر سفید، گلابی، سیاہ، بھورے اور خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور نیم رنگوں کے موتی بھی دیکھے جاتے ہیں۔ یورپ سفید اور نیلگوں اور ہندوستان عرب و چین میں زردی مائل مروارید پسند کرتے ہیں۔

مروارید (موتی) جلا:

جو مروارید (موتی) بلا سوراخ ہوتا ہے۔ اُسے انگریزی میں ورجن اور فارسی میں مروارید ناسفتہ کہتے ہیں جو چھدے ہوتے ہیں۔ ان کو انگریزی میں وڈو (widow) کہتے ہیں اور فارسی مروارید سفتہ کہتے ہیں۔ اگر برہنہ بدن پر یہ مدت تک پہنے جائیں۔ تو ان کی چمک دمک میں فرق آجاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بدبو، چربی، پسینہ، کیچڑ، دھواں وغیرہ کی آلودگی سے بھی مروارید کا رنگ کٹ جاتا ہے۔ اسے درست کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ پانی ایک برتن میں ڈال کر آنچ دیں جب پانی گرم ہو جائے تو آگ سے اتار کر مروارید کو اس میں دھوئیں تو تھوڑی دیر میں مروارید صاف نکل آئے گا۔ اس کی آب وتاب قائم رکھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہننے کے بعد مروارید کو ٹکڑہ ململ سے صاف کر کے میگنیشا کے ساتھ ڈبیا میں رکھا جائے۔

مروارید (موتی) کی پہچان:

نقلی مروارید (موتی) ہلکا ہوتا ہے اور اس کا سوراخ بھی زیادہ کشادہ ہوتا ہے۔ جس موتی میں سوراخ نہیں ہوتا اسے Virgin یعنی کنواری دوشیزہ سمجھا جاتا ہے۔ فارسی زبان میں ایسے موتی کو ناسفتہ کہا جاتا ہیں۔

اگر یہ موتی سوراخ دار ہو یعنی چھدا ہوا ہو تو اسے Widow یعنی بیوہ اور فارسی میں مروارید سفتہ کہا جاتا ہے۔ مروارید کی مالا کو اگر گلے میں پہنا جائے تو کچھ مدت کے بعد یہ موتی دھندلا جاتے ہیں اور ان کی جھلملاہٹ میں کمی آجاتی ہے کیونکہ پسینہ، دھواں اور آلودگی سے ان کی رنگت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ انہیں ململ کے کپڑے سے صاف کریں۔ برنج آمیز پانی کے اتار کے ساتھ دھونے سے بھی ان کی آب وتاب لوٹ آتی ہے۔

☆ مروارید گول اور صراحی نما اشکال کے ہوتے ہیں۔

☆ اگر موتی اصل ہو تو اس میں دھنک کے رنگ حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔

☆ موتی سرکہ اور نوشادر میں گھل جاتا ہے۔

☆ موتی سرد خشک مزاج کا حامل ہوتا ہے اور اس کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

مروارید (موتی) کے نقائص:

اس کے درجہ ذیل نقائص ہیں اگر مروارید (موتی) میں یہ عیب موجود ہو تو اسے نہیں لینا چاہیے۔

گورج:

موتی کے اوپر سوراخ ہوتا ہے جو ایک عیب ہے۔

لہر:

موتی کے اوپر چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔

پھڑکن:

موتی پر مختلف سائز کے سوراخ ہوتے ہیں۔

چوڑا:

اس موتی میں نہایت چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔

گھرٹ:

اس کا مطلب ہے کہ موتی کو آبدار و چمکدار ہونا چاہیے۔

شیر خام، تمنی، تورصاحی، شمعی، طورمانی، ورغلطان، بیضوی، شلغمی اور کمردار بھی اس کی اقسام ہیں۔

مروارید (موتی) کے طبی افعال:

مروارید (موتی) مفرح قلب اور مقوی ارواح ہوتا ہے۔ تمام اجزائے بدن میں سرایت کرتا ہے۔ لیکن مثانہ کیلئے مضر ہے امراض معدہ، قلب، جنون، امراض جگر، بواسیر، یرقان نفث الدم، نزف الدم کو شفا دیتا ہے۔ گردہ کو نافع، سدوں کا دافع، پتھری کا مخرج اور پیشاب کی جلن دور کرتا ہے۔ خونی دستوں کو روکتا ہے۔ خون، بواسیر و حیض کا حابس ہے۔ فرزجہ اس کا منع حمل میں مجرب محلول برص کا دافع ہے۔

مروارید (موتی) کا کشتہ اگر بطور شربت پیا جائے تو استفرغ، ناپاک خیالات، جن بھوت، منہ کی بدبو، سر کے درد، آنکھوں کے ورم، درد، پانی بہنا وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ مروارید زرد اگر شیر خوار بچہ کو جو چالیس دن سے کم عمر ہو چالیس دانے کھلائے جائیں تو چیچک اور خسرہ ساری عمر نہیں نکلتا۔ دو دانہ مروارید اور ایک دانہ مرجان ایک پتلی سوتلی کی رسی میں باندھ کر حاملہ کی کمرے باندھ کر ناف پر رکھا جائے تو اسقاط حمل سے محفوظ رہتی ہے اس کی معجون بنا کر کھانا مقوی بدن ہے اس کا کشتہ کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

مروارید (موتی) کے سحری خواص:

کسی زمانہ میں بنگالی ناکتخدا لڑکیاں مروارید کو عفت کا باعث سمجھ کر پہنتی تھیں۔ اس کے پہننے سے دل کو صبر اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔ یہ انسان کے روحانی اثر کو جذب کرتا ہے۔ اوپل اور پرل ہمیشہ ہیروں کے سوداگروں سے خریدیں کسی عام جگہ سے نہ خریدیں۔ ان کو ہمیشہ نیا پہننا چاہیے۔ موتیوں کا نقص خریدتے وقت بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اس پتھر کو مختلف زبانوں میں مختلف نام دیئے گئے ہیں جو درجہ ذیل ہیں۔

☆ انگریزی میں موتی کا نام (Pearl) ہے۔

☆ ہندی اور سنسکرت میں اسے موکتا کہتے ہیں۔

☆ عربی میں اس پتھر کا نام لولو ہے۔

☆ اُردو میں اس کا نام موتی ہے۔

☆ فارسی میں اس کو مروارید کہا جاتا ہے۔

اُردو میں اس پتھر کو عام طور پر ہیرا (موتی) کہا جاتا ہے کیونکہ یہ قدرتی طور پر بے حد خوبصورت اور ہیرے کی طرح چمکدار ہوتا ہے اور دیگر پتھروں کی طرح اسے چمکانے کیلئے پالش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ جسامت یا حجم کے لحاظ سے دال کے دانے سے لے کر چڑیا کے انڈے جتنا ہوتا ہے اور سمندر کی تہہ سے نکالا جاتا ہے۔

مروارید (موتی) کی ماہیت:

مروارید (موتی) قدرتی طور پر سمندر میں سیپ کے اندر پیدا ہوتا ہے جب بارش کا قطرہ سیپ کے منہ میں گرتا ہے تو اس کے پیٹ میں یہ قطرہ آب ایک ایسے خوبصورت پتھر میں تبدیل ہو جاتا ہے جسے دوسرے پتھروں کی طرح تراشنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ قدرتی طور پر تراشا ہوا اور بے عیب چمکدار ہوتا ہے۔

مروارید (موتی) کا کیمیائی تجزیہ:

اصلی مروارید (موتی) کے کیمیائی تجزیے سے اس میں درجہ ذیل کیمیائی عناصر کے اجزاء پائے گئے ہیں۔

☆ کیلشیم کاربونیٹ

☆ سیلیکا کروم

☆ کیکسائٹ

رنگ اور اقسام:

سُچا موتی اسے کہتے ہیں جو سیپ کے پیٹ سے نکالا جاتا ہے جبکہ نقلی موتی کو مصنوعی یا کچا موتی کہا جاتا ہے سچا موتی کئی قسم کا ہوتا ہے اور یہ مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے اس کی سب

سے اچھی قسم درشہوار کہلاتی ہے یعنی شاہانہ موتی درشہوار دوسرے موتیوں سے زیادہ چمکدار ہوتا ہے اور اسی لحاظ سے یہ سب سے قیمتی ہوتا ہے۔

حقیقت میں سچے موتی کی چمک سے ہی اس کی قیمت کا تعین کیا جاتا ہے اس لحاظ سے ایسے موتی بھی دنیا میں موجود ہیں جن کی قدرتی طور پر اتنی خوبصورت تراش اور چمک دمک ہوتی ہے کہ ان کے سامنے ہیرا بھی ہیچ نظر آتا ہے۔ جس موتی میں چمک زیادہ ہو اور وہ بے داغ و بے عیب ہو تو اسے انتہائی قیمتی خیال کیا جاتا ہے اس پتھر کی ایک دوسری قسم گلابی رنگ کی ہوتی ہے گلابی موتی بے حد قیمتی اور نایاب ہوتا ہے اس کے علاوہ موتی کی درجہ ذیل اقسام ہیں۔

یورپی موتی:

جو موتی دال کے دانے کے برابر ہوتا ہے اسے یورپی موتی یا موتی چور کہا جاتا ہے۔

بیضوی موتی:

یہ موتی انڈے کی طرح بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔

صراحی دار موتی:

اس کی قدرتی شکل صراحی کی مانند ہوتی ہے۔

اس پتھر کی بعض اقسام درجہ ذیل رنگوں کی ہوتی ہے اور رنگوں کے لحاظ سے ہی ان کے نام مقرر کیے گئے ہے۔

سفید رنگ:

اسے کاسیل موتی کہتے ہیں۔

زردی مائل رنگ:

اس موتی کو سنگلی موتی کہا جاتا ہے۔

سیٹی موتی:

اس موتی کا نام پتھر پن ہے۔

زرد رنگ:

اس موتی کو کچا موتی کہتے ہیں۔

نیلا رنگ:

اس رنگ کے موتی کو ننگھری کہا جاتا ہے۔

گہرا سیاہی مائل رنگ:

اس رنگ کے موتی کو میانی موتی کا نام دیا گیا ہے۔

سبزی مائل رنگ:

اس رنگ کے موتی کو جام کھاری کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس پتھر مروارید (موتی) کی بعض اقسام ان کی ساخت اور تراش خراش کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہیں جو درجہ ذیل ہیں۔

گھڑپ موتی:

اس موتی میں چمک نہیں ہوتی یعنی بے چمک ہوتا ہے۔

پھڑکن موتی:

اس موتی میں چھوٹے بڑے کئی سوراخ ہوتے ہیں۔

کمودیہ موتی:

یہ موتی بڑی جسامت یا بڑے سائز کا ہوتا ہے۔

کراتک موتی:

وہ موتی جو بے حد چمکدار ہوتا ہے وہ کراتک موتی کہلاتا ہے۔

گورج موتی:

اس موتی کے اوپر سوراخ ہوتا ہے۔

سورج موتی:

وہ موتی جس کے نیچے سوراخ ہو اسے سورج موتی کہا جاتا ہے۔

ہریا موتی:

چھوٹے سوراخ والے موتی کو ہریا موتی کہا جاتا ہے۔

اصلی مروارید (موتی) کی پہچان:

☆ اصلی سچے موتی کی پہچان یہ ہے کہ اسے ہائیڈروکلورک ایسڈ (نمک کا تیزاب) میں ڈال دیا جائے تو یہ تیزاب میں حل ہو جاتا ہے۔

☆ اصلی موتی کو اگر سمندر کے پانی سے دھویا یا صاف کیا جائے تو اس کا سوراخ بڑا ہوتا ہے۔

☆ اُنچا موتی سوراخ والا بھی ہوتا ہے اور بغیر سوراخ کا بھی دونوں صورتوں میں اسے پاک صاف اور ٹھنڈی جگہ پر رکھنا چاہیے۔ پسینہ چربی اور دھوئیں سے اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔

مروارید (موتی) اور علم النجوم:

مروارید (موتی) کا تعلق چاند سے ہے اور چاند برج سرطان کا حکمران سیارہ ہے۔ سرطان افراد کا لکی نمبر 2 اور 7 ہے چنانچہ موتی ان سرطانی افراد کا برتھ سٹون ہے جو ماہ جون جولائی پیدا ہوتے ہیں یہ پتھر ایسے سرطانی افراد کو راس آتا ہے جن افراد کے زائچے میں قمر (چاند) کمزور ہو ان کا لکی رنگ زرد اور سبز ہوتا ہے اس لیے انہیں زرد یا سبز رنگ کا موتی پہننا یا استعمال کرنا چاہیے۔

سحری خواص:

ازدواجی زندگی:

مروارید (موتی) انسان کی ازدواجی خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے اس کے اثر سے ازدواجی زندگی کامیاب گزرتی ہے۔

ذوق جمالیات:

مروارید (موتی) انسان میں جمالیاتی ذوق کو آسودگی بخشتا اور اضافہ کرتا ہے۔

دافع آفات:

مروارید (موتی) کے اثرات کئی قسم کے آفات وبلیات کو دور کرتے ہیں۔

ذہنی تفکرات:

مروارید (موتی) کے اثرات انسان کو ذہنی پریشانیوں اور تفکرات سے آزاد کرتے ہیں۔

رومانی جذبات:

مروارید (موتی) انسان میں محبت و رومان کے جذبات و احساسات بڑھاتا ہے

نسوانی کشش وحسن:

مروارید (موتی) خواتین کے حسن و جمال میں اضافہ کرتا ہے اور نسوانی کشش پیدا کرتا ہے۔

دفع نقصان:

مروارید (موتی) کے مختلف استعمال سے انسان کو فائدہ پہنچتا ہے اگر یہ کسی کو راس نہ بھی آئے تب بھی اس سے انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

برے خواب:

مروارید (موتی) انسان کو برے اور ڈراؤنے خوابوں سے بچاتا ہے۔

مروارید (موتی) کی اہمیت:

مروارید (موتی) اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اپنی خاص نعمتوں میں شمار کیا ہے یہ جنت کی نعمتوں میں سے ایک ہے۔ حدیث کی مشہور کتاب صحیح بخاری میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا آپ ﷺ ان کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت سنا دیجئے جو موتی کا ہوگا اور بھی کئی روایات موتی کے متعلق مشہور ہیں جو کہ درجہ ذیل ہیں۔

☆ شیر میسور سلطان ٹیپو کی تلوار میں موتی جڑے تھے۔ شاہ عالم کے مشہور تخت طاؤس میں شہنشاہ ایران نے سچے موتی جڑوائے تھے ان موتیوں کی تعداد 30 ہزار تھی۔

☆ شہنشاہ فرانس لارینی کے تاج سے ایک موتی چرایا گیا تھا۔ اس موتی کا کہیں سراغ نہ ملا موتی کی تلاش میں سب ناکام رہے یہ 27 قیراط کا سچا موتی تھا۔

☆ ایلزبتھ کے پاس ایک نایاب سچا موتی جو لاکٹ میں جڑا ہوا تھا اس موتی کا نام بھی ایلزبتھ ٹیلر ہے یہ چار صدی سے زیادہ پرانا موتی ہے۔

☆ مشہور مغل حکمران جہانگیر کے بیٹے شہنشاہ ہندوستان کے پاس سچے موتیوں کی تسبیح تھی۔

☆ ریجنٹ نامی موتی فرانس کے بادشاہ کنگ لوئس کی ملکیت تھا جو بعد میں فلپ روم (شاہ اسپین) کے قبضے میں چلا گیا اس کے بعد یہ موتی آگ میں جلنے سے ضائع ہو گیا۔ 48 قیراط کا یہ نہایت نایاب موتی تھا۔

مروارید (موتی) کی خصوصیات:

☆ مروارید (موتی) بہت سے امراض مثلاً دل، معدہ، جگر، بواسیر، یرقان، جنون میں

نافع ہوتا ہے۔

☆ اس سے خونی پیچش بند ہو جاتے ہیں۔

☆ پتھری خارج ہو جاتی ہے اور گردے فعال ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ پتھر ہٹانے کے لئے نقصان دہ ہے۔

☆ اس کا شربت سر درد اور آنکھوں کی سوجن میں مفید ہے اور اسے نوش کرنے سے منہ سے خوشگوار سانس آتی ہے۔

☆ اس کی معجون نہایت تقویت بخش ہوتی ہے۔

☆ شیر خوار بچہ جو چالیس یوم سے کم کا ہو اسے چالیس دانے دیئے جائیں تو خسرہ اور چیچک جیسے امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ حاملہ عورت اگر اسے ناف پر باندھ لے تو اسقاط کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

☆ مروارید ہمیشہ نیا اور غیر استعمال شدہ پہننا چاہیے۔

☆ دوشیزائیں اسے پہنیں تو ان کو صبر و استقلال حاصل ہوتا ہے۔

☆ اچھی قسم کا موتی ''دُرِّ خوشاب'' کہلاتا ہے۔

☆ مروارید (موتی) نہایت چھوٹا اور نہایت بڑا بھی ہوتا ہے۔ اس کا بڑا سائز کبوتر کے انڈے کے برابر ہوتا ہے۔

☆ مروارید (موتی) انسان میں پارسائی پیدا کرتا ہے۔

☆ سرمئی مروارید کا سرمہ آنکھوں کی بینائی کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

☆ اس کا سفوف اگر گلاب کے عرق میں شامل کر کے چہرے پر ملا جائے تو چہرہ جاذب نظر ہو جاتا ہے۔

☆ مروارید (موتی) کو صاف کرنے کے لئے کچے بھگوئے ہوئے چاول پیس کر موتی پر ملیں اس میں فوراً چمک دمک پیدا ہو جاتی ہے۔

مروارید (موتی) کے طبی افعال:

مرض بواسیر:

مروارید (موتی) بواسیر میں فائدہ دیتا ہے اور بواسیر کے مرض کو ختم کر دیتا ہے۔

چیچک و خسرہ:

مروارید (موتی) کے استعمال سے ننھے اور نوزائدہ بچے چیچک اور خسرہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

اعضائے بدن:

مروارید (موتی) قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے اعضائے بدن کو قوت دیتا ہے۔

امراض خون:

مروارید (موتی) امراض خون کے امراض کو ختم کر دیتا ہے۔

قے و متلی:

مروارید (موتی) قے اور متلی کو دور کر دیتا ہے۔

صفراوی امراض:

مروارید (موتی) صفرا کی زیادتی کو دور کرتا ہے اور تمام صفراوی امراض میں فائدہ دیتا ہے۔

اسقاط حمل:

جن خواتین کو حمل گرنے کا خطرہ ہوتا ہے مروارید (موتی) ان کو حمل گرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

امراض جگر:

مروارید (موتی) خون صاف اور خون کی افزائش کرتا ہے اور جگر کے عوارض کو دور

کر کے تقویت بخشتا ہے۔

لیکوریا کے لئے:

مروارید (موتی) خواتین میں جریان خون کو روکتا ہے اور کثرت حیض کو کم کرتا ہے
لیکوریا (سیلان الرحم) کو ختم کرتا ہے۔

خون کی کمی کا علاج:

مروارید (موتی) انسانی جسم میں خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔

ہڈیوں کی کمزوری:

جن افراد کی ہڈیاں کمزور ہوں ان کی ہڈیوں کو موتی سے طاقت ملتی ہے کیونکہ
مروارید (موتی) کیلشیم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔

امراض مردانہ:

مروارید (موتی) مردوں کے خاص امراض احتلام، سرعت انزال اور جریان کو دور
کرتا ہے اور چہرے پر نکھار لاتا ہے۔

ضعف دل ودماغ:

مروارید (موتی) معدہ کو طاقت دیتا ہے ضعف دل ودماغ کو دور کرتا ہے۔

خونی پیچش:

مروارید (موتی) سنگرہنی اور خونی پیچش کو ختم کرتا ہے اور اسہال کو بند کرتا ہے۔

مروارید (موتی) سے علاج:

حیض کی خرابیوں کا علاج:

لڑکیوں میں بلوغت کی کئی علامات ہیں جن میں سے ایک ہر مہینے اندام نہانی سے خون

کا آنا ہے۔ ہر لڑکی میں حیض کی آمد کی عمر مختلف ہوتی ہے لیکن گرم ممالک کی لڑکیوں میں یہ وقت
ذرا جلد آتا ہے۔ عورتوں میں حیض شروع ہونے کی اوسط عمر 12-14 سال ہے اور یہ سلسلہ
45-50 سال کی عمر تک چلتا ہے۔ ہر بالغ لڑکی کے پیٹ میں بیضہ (Egg) پیدا ہوتا
ہے۔ نظام قدرت کے تحت جسم یہ توقع کرتا ہے کہ اس بیضہ سے بچہ بنے گا اس لئے بیضہ کی
پیدائش سے قبل بیضہ دانی کی اندرونی جھلیاں نئی بنتی ہیں تاکہ استقرار حمل کے بعد بچہ نو ماہ تک رحم
کی دیواروں کی خون کی نالیوں سے غذا حاصل کرتا رہے اور اگر اس ماہ حمل قرار نہ پائے تو یہ خون
اندام نہانی کے راستے خارج ہو جاتا ہے۔ اسی عمل کو حیض یا ماہواری کہتے ہیں۔ ماہواری کے
دوروں کا درمیانی عرصہ ہر عورت میں مختلف ہوتا ہے۔ عام طور پر دو ماہواریوں کا درمیانی عرصہ
28 روز قرار دیا جاتا ہے اور پانچ سات دن خون ایک مخصوص مقدار میں خارج ہوتا رہتا ہے۔
ماہواری کا خون سرخ رنگ اور بے بو ہوتا ہے اور اس میں چھوٹی چھوٹی جھلیاں ہوتی ہے۔ انہی
جھلیوں کے اخراج کے وقت معمولی سا درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ بعض جسمانی تکالیف یا جذباتی
صدمات کی وجہ سے ماہواری میں بے قاعدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں جن میں دنوں اور خون کی کمی بیشی
شامل ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سفید مروارید (موتی) 10-12 رتی کافی ہے۔ زیادہ خون آنے
کی صورت میں سرخ مرجان اضافی طور پر استعمال کریں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اندھاپن کا علاج:

اندھاپن عارضی بھی ہوسکتا ہے اور مستقل بھی۔ اس کی وجوہات میں آنکھوں کے
مختلف امراض اور حادثات شامل ہیں۔ امراض چشم میں کالا موتیا اور دق آنکھوں کے اندھے پن
کا باعث بنتے ہیں۔ ان امراض کا بروقت علاج کر کے اس مرض کا سدباب کیا جائے ورنہ اس کا
کوئی خاص علاج موجود نہیں ہے تاہم بعض اوقات سرجری مفید ثابت ہوتی ہے۔

مضر چشم اشیاء:

گرد وغبار، دھواں، گرم سرد ہوا، غم وفکر، غیض وغضب، نفسیاتی پریشانیاں، برف باری میں گھومنا، بے خوابی، چمکدار اشیاء دیکھنا وغیرہ۔

مفید چشم اشیاء:

صاف پانی میں تیرنا، آنکھوں کو صاف رکھنا نیز کھانے میں شلغم، عرق سونف، بادام، سونف، ملٹھی، مصری، مربہ آملہ وغیرہ استعمال کریں۔

اگرچہ یہ مرض ناقابل علاج ہے لیکن اس کا حل یہ ہے کہ ہم وزن یاقوت اور سفید مروارید 4 رتی استعمال کیا جائے ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

سفید موتیا کے درد کا علاج:

انسان کی عمر کے ساتھ ساتھ آنکھ کا عدسہ آہستہ آہستہ گدلا ہونے لگتا ہے اور پھر وہ دھندلا کر سفید ہو جاتا ہے جس سے نظر بتدریج کمزور ہونے لگتی ہے۔ یہ عمل اطراف سے شروع ہو کر درمیان تک یا پھر درمیان سے اطراف کی طرف جاتا ہے۔ بعض اوقات چھوٹے بچے بھی اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ موتیا کا بہترین علاج آپریشن ہے بشرطیکہ وہ کسی اچھے ہسپتال میں کسی اچھے سرجن کے ہاتھ سے ہو۔ غیر مستند معالج سے آپریشن کرانے سے فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہو سکتا ہے۔ موتیا بند سے بچنے کے لئے خالص سرمہ باقاعدہ استعمال کریں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرد اور سفید مروارید نظر کو بہتر بنانے میں مفید ہے۔ یاقوت آنکھ کے جملہ امراض میں موثر ہے لیکن اسے صرف بیماری کے حملے کے دوران استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یاقوت بہت گرم ہوتا ہے اس لئے گرمیوں کے موسم میں اس سے بالخصوص پرہیز کریں۔

یاقوت کی بجائے سرخ مرجان کا استعمال زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ سرخ مرجان اور سفید مروارید 6 رتی اکٹھے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ شدید بیماری کی صورت میں زمرد کو اضافی طور پر

استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کالا موتیا کے درد کا علاج:

آنکھ کے دو حصے گاڑھی رطوبت سے بھرے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک سامنے کی طرف ہوتا ہے۔ اس کے بعد عدسہ آتا ہے۔ عدسہ کے عقب میں پھر رطوبت والا حصہ ہے۔ یہ رطوبتیں گردش میں رہتی ہیں اور ان کا دباؤ ہوتا ہے۔ پرانے موتیا بند، بڑھاپے اور دیگر وجوہات کی بنا پر اس کی رطوبت کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس سے آنکھ کے اندر دباؤ بڑھ جاتا ہے اور بصارت میں کمی آنے لگتی ہے۔ دیکھنے کے دوران فضا میں تصوراتی اشیاء اڑتی نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد نظر آہستہ آہستہ کم ہو کر اندھا پن پر ختم ہوتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں اندھا پن کا شکار ہونے والوں میں سے ساٹھ فیصد سیاہ موتیا سے اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ آنکھ میں دباؤ کم کرنے کے لئے ایک ہی دوا دنیا کے ہر ملک میں مقبول ہے اس کا نام پیلو کارپائن ہے۔ اس کے آنکھ میں ڈالنے والے محلول ایک فیصدی تک آتے ہیں۔ دباؤ اگر زیادہ ہو تو یہ آنکھوں میں بار بار ڈالی جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور سفید مروارید 2 رتی استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

قریب نظری کے درد کا علاج:

اس مرض میں دور کی اشیاء پر تو آنکھ صحیح جمتی ہے لیکن قریب کی اشیاء کو دیکھتے ہوئے نظر دھندلا جاتی ہے۔ قریب نظری کی شدت کے کئی درجات ہیں۔ اس کی وجوہات کا ابھی تک پتہ نہیں چلایا جا سکا تاہم کئی افراد میں یہ موروثی طور پر بھی پائی جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور سفید مروارید (موتی) 5 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اشیاء مفید چشم:

صاف پانی سے آنکھوں کو دھونا، کھانے میں شلغم، عرق، سونف، بادام، مٹھی مصری، مربہ آملہ مفید ہیں۔ جتنی چیزیں معدہ کو نقصان دیتی ہیں، وہی آنکھ کو بھی تکلیف دیتی ہیں اسی اصول سے منقی ہے اور آنکھوں کے لئے از حد مفید ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور سفید مروارید (موتی) 1 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

نظر کی کمزوری کا علاج:

آنکھ کو بیرونی طرف سے نقصان پہنچنے پر عصب چشم کو نقصان پہنچ سکتا ہے جس کے نتیجے میں نظر جزوی یا مکمل طور پر ختم ہو سکتی ہے۔ ان کے بیرونی عوامل میں آتشک کی انفیکشن، دماغی رسولی کا دباؤ پچوٹیری گلینڈ کی رسولی، ادویات کا کیمیائی زہر وغیرہ شامل ہے۔ کونین کی زیادہ خوراک لینے یا میتھائل الکوحل پینے سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور سفید مروارید (موتی) 7 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں زمرد بطور اضافی پتھر استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

نیلم

(SAPPHIRE)

نیلم کو سنسکرت میں اندر نیلم، انگریزی میں سیفائر اور نیلا، عربی میں یاقوت ازرق، فارسی میں یاقوت کبود کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے سوری رتن، چانک سیاک، زیفرد بھی کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی عمدہ نیلگوں جواہر ہے۔ اس چمک دمک اور آسمانی نیلگوں رنگت دل کو بہت بھاتی ہے۔ پرانی کتابوں میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ اس جواہر کے خواص سحری سب سے زیادہ مانے جاتے ہیں۔ یونانی اپنے دیوتا اور دیویوں کی نذر کیا کرتے تھے۔

- ☆ اس پتھر کو سنسکرت میں سوری تن کہا جاتا ہے۔
- ☆ نیلم کو عربی میں یاقوت اور ازرق کہتے ہیں۔
- ☆ اسے فارسی میں یاقوت کسرو کہا جاتا ہے۔
- ☆ انگریزی میں اسے سفائر Sapphire کا نام دیا گیا ہے۔
- ☆ ہندی اور اردو میں اسے نیلم کے نام سے جانا جاتا ہے۔

یہ نیلے رنگ کا خوبصورت اور چمکدار بیش قیمت پتھر ہے۔ جس کا مزاج سرد و خشک ہے۔ سحری خواص کے لحاظ سے یہ بہت اہم پتھر سمجھا جاتا ہے۔ اس پتھر کے نام پر بچیوں کا نام بھی نیلم رکھا جاتا ہے۔

نیلم کی مشہور اقسام:

- ☆ گورتو
- ☆ سنگرت

☆ وزناڑی

☆ پارشورت

☆ رنج کیتو

☆ مہانیل

☆ اندرنیل

اندرنیل:

اندرنیل بھی ایک بیش قیمت نیلم سمجھا جاتا ہے۔

اندرنیل درجہ ذیل اقسام پر مشتمل ہے۔

☆ سبزرین

☆ لالین

☆ نیل

نیل کو الماس سے کاٹا جاسکتا ہے۔ یہ نویں درجے کا سخت پتھر ہے اسے زیورات کی دلکشی بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ہندو جوہریوں نے نیلم کی درجہ ذیل اقسام میں درجہ بندی کی ہے۔

☆ برہمن نیلم: نیلا سفیدی مائل

☆ چھتری: سرخی مائل نیلا

☆ ویش: زردی مائل نیلا

☆ شودر: سیاہی مائل نیلا

نیلم کی پہچان:

نیلم ہمیشہ پہچان کر اور یہ تسلی کر کے خریدنا چاہیے کہ یہ اصلی ہے۔ کیونکہ آج کل بہت

سے بلوریں نقلی نیلم جعل سازی سے تیار کر لئے جاتے ہیں۔ اس کی پہچان کے لئے جوہری یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ نیلم کو کسی چیز سے پکڑ کر شفاف پانی میں رکھتے ہیں۔ اگر پانی بھی نیلم کے رنگ جیسا نظر آئے تو نیلم اصلی ہوگا۔ اس دوران اس کا مرکزی حصہ نہایت احتیاط اور توجہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ اگر نیلم اصلی نہیں ہوگا تو فی الفور علم ہو جائے گا۔

مہانیل نامی نیلم کو اس سے سو گنا زیادہ دودھ میں رکھا جائے تو اس کی چمک سے تمام دودھ نیلگوں ہو جاتا ہے۔

ناقص یا عیب دار نیلم:

اگر نیلم خالص بھی ہو تو مندرجہ ذیل عیوب سے ناقص اور ناموزوں پتھر سمجھا جاتا ہے۔

☆ سفید یا دودھیا داغ دھبے

☆ مختلف سیاہی مائل دھبے

☆ دھاریاں

☆ کسی مقام پر گہرے رنگ کا دھبہ

☆ دراڑ یا پھوٹ کا نشان

لہٰذا جب بھی آپ نیلم حاصل کریں تو مندرجہ بالا عیوب اور نقائص سے پاک ہونا چاہیے۔ اور اس کا رنگ جھلملاتا ہوا ہونا چاہیے۔

قدیم دور میں آریاؤں نے بھی نیلم پر تحقیق کی اور کئی پتھروں کو منحوس اور ناموافق قرار دیا۔ ان کی یہ تحقیق سنسکرت کی کتابوں میں درج ہے۔ اور یہ ان کے نزدیک درجہ ذیل نیلم کا شمار بداثرات اور نحوست والے پتھروں میں ہوتا ہے۔ نیلم میں ان کے نزدیک درج ذیل عیوب ہوتے ہیں۔

نیلم روکھی:

اس میں چھوٹا سا سفید داغ ہوتا ہے اور اسے پہننے والے کو جلاوطن ہو جانے کا خطرہ ہو

سکتا ہے۔

نیلم ابرق:

اس نیلم کے بالائی حصے میں ایک چمکیلا بادل سا ہوتا ہے اور یہ کاروبار، دولت اور صحت کا دشمن سمجھا جاتا ہے۔

نیلم تراش:

اگر یہ نیلم پاس ہو تو جنگلی درندوں مثلاً ریچھ شیر وغیرہ سے نقصان پہنچنے کا نشان ہوتا ہے۔

نیلم چترک:

یہ ایک قبیلے یا پورے علاقے کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کا رنگ نیلم کے تمام مخصوص رنگوں سے بالکل جدا ہوتا ہے۔

نیلم اشم گریہ:

یہ نہایت خطرناک نیلم سمجھا جاتا ہے جو پہننے والے کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔
اس کے اندر ایک پتھر نما دھبہ نظر آتا ہے۔

نیلم مرت گریہ:

یہ نیلم بھی انسان کو کئی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے یہ میالے رنگ کا ہوتا ہے۔

اس کی پیدائش کے باب میں حکماء کہتے ہیں کہ جس طرح چاروں عناصر نے مل کر انسان کی تربیت کی ہے اسی طرح زمین کے چاروں عناصر کے عمل سے نیلم بنتا ہے۔ نیلم کے چاروں مادوں میں سے کسی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نیلم کے رنگ ڈھنگ پر اثر پڑتا ہے اس لحاظ سے یہاں اس کی چاروں اقسام بیان کی جاتی ہے۔

☆ جس نیلم میں آبی مادہ زیادہ ہو تو وہ سفید مائل نیلا اور شفاف ہوتا ہے۔

جس نیلم میں آبی مادہ زیادہ ہو وہ زردی مائل نیلا ہوتا ہے۔

☆ آتشی مادہ زیادہ ہونے سے نیلم سرخی مائل ہو جاتا ہے۔

☆ جس عنصر میں بادی مادہ ہو وہ سفیدی مائل نیلا اور ہلکے رنگ کا ہوتا ہے اگر نیلم کی کان بہت مدت تک بند رہے تو نیلم میں ہر قسم کی چمک نمودار ہوگی اور اس کا رنگ لاجواب ہی ہوگا۔

نیلم کی اقسام اور خصوصیات:

رنج کیتو:

جس کو برتن میں رکھنے سے اس کی چمک کے باعث برتن نیلا دکھائی دے اس کو پہننے سے اولاد کی ترقی ہوتی ہے۔

پارشودت:

جس سے سنہری اور بلوری کرنیں نکلیں، اس کے پہننے سے ناموری حاصل ہوتی ہے۔

وزناڑوی:

جس کو سورج کے سامنے رکھنے سے نیلے رنگ کی کرنیں نکلیں اس کے پہننے سے مال اور اجناس حاصل ہوتے ہیں۔

سگرت:

جو ہمیشہ چمکتا ہے اس کے پہننے سے دولت اور محبت بڑھتی ہے۔

گورتو:

جو مقدار میں چھوٹا اور تول میں بھاری ہو اس کے پہننے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

ایک مہانیل نامی نیلم ہوتا ہے جسے اس سے 100 حصے زیادہ دودھ میں ڈالیں تو اس کی چمک سے دودھ نیلا دکھائی دیتا ہے ایک اندرنیل نامی نیلم ہوتا ہے آج کل جوہری اس کی دو قسمیں بتاتے

ہیں اول پرانا دوم نیا ہر ایک کی تین قسمیں بتاتے ہیں۔

☆ خوب نیلا یعنی گہرا نیلا۔

☆ سرخی مائل نیلا۔

☆ سنہری مائل نیلا یا نیلم مائل بہ سنہری۔

اہل فارس نیلم کی ایک ہی قسم بیان کرتے ہیں وہ اسے یاقوت ازرق کہتے ہیں لیکن فی الحقیقت یہ یاقوت سے علیحدہ جواہر ہے۔

نیلم کی برقی قوت:

اس کے کیمیاوی مرکبات اور طاقت انعاس و دیگر خواص یاقوت سے ملتے ہیں نیلم اور یاقوت میں رنگ ہی کا فرق ہے۔ نیلم کا رنگ آسمانی نیلگوں اور یاقوت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ نیلم کا رنگ مادہ کروم کی ترکیب کے باعث ہوتا ہے گرمی کی تاب میں سفید اور زردی مائل نیلم سفید ہو جاتے ہیں لیکن مشرقی نیلم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ویسا ہی رہتا ہے۔ کم درجہ حرارت کا رنگ اینٹ کے رنگ کی طرح تاریک ہو جاتا ہے اس کا اصل مقام پیدائش آہن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

نیلم کی صلابت (سختی):

اس سے سخت جوہر کا کٹنا بہت مشکل سمجھتے ہیں اس لیے یہ زیورات میں مستعمل ہے یہ صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے اور 9 درجہ کی سختی رکھتا ہے۔

نیلم کے عیب:

نیلم کی شناخت کرنے سے پہلے اس کے عیب دیکھنے چاہئیں اس کے عیب یہ ہیں۔

☆ ریشہ جیسے دھبے۔

☆ رنگ کا ایک جگہ منجمد ہو جانا۔

☆ سفید شیشہ سی دھاریاں۔

☆ دودھیا رنگ کا داغ۔

☆ چھائیاں۔

☆ جس نیلم کا رنگ ارغوانی ہو اس میں ضرور ریشمی عیب ہوگا اگر اس کا رنگ سنہری مائل ہو تو اس میں دودھیا رنگ کی رنگت ضرور دکھائی دے گی اس قسم کا کوئی بھی نیلم ہو تو اسے قطعی نہ خریدیں نیلم ان عیبوں سے پاک ہونا چاہیے عیبوں کی شناخت کیلئے نیلم کے رنگ کی پہچان کرنی چاہیے کہ آیا شوخ ہے یا ہلکا۔

اس کے علاوہ کتب سنسکرت میں کئی عیب نحس نیلم کے لکھے گئے ہیں جس کے پہننے سے کئی ضرر اور نقصان متصور ہوتے ہیں۔ وہ چھ ہیں۔

روگھی:

جس میں سفید چینی کی طرح داغ ہو اس کے پہننے سے جلاوطنی کا ڈر ہوتا ہے۔

اشم گربھ:

جس میں پتھر کا ٹکڑا موجود ہو اس کے پہننے سے موت کا ڈر ہوتا ہے۔

موتے گربھ:

جس کا میلا سا رنگ ہوتا ہے اس کے پہننے سے بھی موت کا ڈر ہوتا ہے۔

چڑک:

جو مندرجہ بالا رنگوں سے کسی قدر مختلف ہو اس کے پہننے سے قوم کی بربادی ہوتی ہے۔

تراش:

جس میں ٹوٹے پن کا نشان ہو اس سے ریچھ جیسے جانوروں سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

ابراق:

جس کے اوپر کے حصے میں بادل جیسی چمک ہو اس سے عمر و دولت برباد ہوتی ہے۔

نیلم کی شناخت کا طریقہ:

نیلم خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ خالص ہو کیونکہ اکثر لوگ بلور (کانچ) کے نیلم بنا کر فروخت کرتے ہیں اور ایسی کاریگری سے رنگ بھرتے ہیں کہ ایک ناواقف تمیز ہی نہیں کر سکتا اور بعض جعلساز بلور کے دو ٹکڑے لیکر ان میں رنگ بھر دیتے ہیں یا بلور کے ٹکڑے پر اصلی نیلم کے چھوٹے چھوٹے باریک طبقے لگا دیتے ہیں اور اصلی نیلم کی جگہ فروخت کرتے ہیں۔

بعض ماہرین اس کی شناخت کا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں کہ نیلم کو صاف شفاف پانی میں چمٹی سے پکڑ لیں تو پانی میں نیلم کے رنگ دار اور بے رنگ حصے صاف دکھائی دیں گے۔ جس نیلم کا رنگ یکساں ہو گا اس کا پانی بھی ویسا ہی دکھائی دے گا۔ مصنوعی نیلم کی شناخت یہ ہے کہ ان کے رنگ اور میانہ کو خوب غور سے دیکھنا چاہیے کہ اگر نیلم کا پردہ کسی قدر پتھر کا ہو گا تو ظاہر ہو جائے گا یکساں رنگ کا نیلم پانی میں بھی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

نیلم کے طبی افعال:

☆ نیلم مفرح قلب ہے۔

☆ نیلم دل و دماغ کو تازگی اور قوت دیتا ہے۔

☆ نیلم ایک رتی پانی میں حل کر کے پینا صرع خفقان طاعون اور نزف الدم کو فائدہ کرتا ہے۔

☆ نیلم دافع زہر ہے اور خون کو صاف کرتا ہے۔

☆ نیلم کا سرمہ قوی بصر ہے۔

☆ نیلم بخار کی حالت میں مریض کے سینے پر رکھیں تو بخار کم ہو جاتا ہے۔

☆ نکسیر جاری ہو تو پیشانی پر نیلم رکھنے سے خون کے بہاؤ میں کمی ہوتی ہے۔

☆ اگر کسی کی آنکھ میں گرد یا کوئی چھوٹا کیڑا پڑ جائے اور نہ نکلے تو اس نیلم کو پیس کر اور گولی بنا کر آنکھ کے پپوٹے پر رکھیں گرد یا کیڑا نکل جائے گا۔ نیز آنکھوں کا ورم اور سفید چیچک دور ہو جاتی ہے۔

☆ اگر نیلم پیس کر دودھ کے ساتھ کھائیں تو زہر کا اثر بخار اور وبائی امراض دور ہو جاتے ہیں۔

☆ ہندو شاستروں میں نیلم کے پہننے کیلئے خاص ایام مقرر ہیں۔

☆ نیلم کے پہننے سے دشمنوں کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔ جادو کا اثر نہیں ہوتا اور قید سے رہائی ملتی ہے۔

☆ جس گھر میں نیلم ہو وہ آتشزدگی سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ شہوت انگیز خیالات کو کم کرتا ہے۔ پارسا لوگ اسے پاس رکھتے ہیں۔

☆ نیلم سچائی اور وفاداری کی علامت ہے۔

☆ نیلم ہر بدنی تکلیف رفع کرتا ہے۔

☆ امراض چشم میں مبتلا افراد کیلئے نیلم نہایت مفید ہے۔

☆ نیلم سے ہر قسم کے رنج والم دور ہو جاتے ہیں۔

☆ نوجوان لڑکیوں کیلئے نیلم خوش بختی کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

☆ نیلم زہرہ سے متعلق ہے اس کے پہننے سے زیور، ملبوسات اور دولت ملتی ہے۔

☆ شادی کے موقع پر یا منگنی کے موقع پر تحفے کے طور پر نیلم لڑکی کو دیں تو خوش بختی اور دولت مندی کا باعث ہے۔

☆ نیلم پارٹیوں اور مجلسوں میں پہن کر جانے سے عزت ملتی ہے اور شخصیت پرکشش بن جاتی ہے۔

☆ نیلم مقوی دماغ و بصر ہے۔

☆ نیلم پاس رکھنے سے دشمنوں کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔

☆ نیلم صفراوی طبیعت کے لوگوں کو پہننا چاہیے تاکہ مشکلات سے محفوظ رہیں۔

☆ نیلم دل و دماغ کو فرحت اور جلا بخشتا ہے۔

☆ نیلم کا سرمہ بصارت کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

☆ نیلم مہلک بیماریوں مثلاً طاعون وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔

☆ نیلم خون صفا ہوتا ہے اور زہر کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ نیلم سینے پر رکھنے سے بخار کی حرارت کم اور پیشانی پر رکھنے سے نکسیر پھوٹنا بند ہو جاتی ہے۔

☆ اگر آنکھ میں کچھ پڑ جائے تو پپوٹے پر رکھنے سے آنکھ سے وہ چیز باہر نکل جاتی ہے۔

☆ آنکھوں کے دھبوں اور سفیدی کے لئے مفید ہے۔

☆ اگر اس کا کشتہ دودھ کے ساتھ لیا جائے تو کئی امراض سے نجات ملتی ہے۔

☆ دشمن کے قہر و غضب سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ نیلم کی موجودگی میں آتشزدگی کا خطرہ نہیں ہوتا۔

☆ نیلم پاکدامنی اور پارسائی کی علامت ہے۔

☆ اس کا تعلق زہرہ سیارہ سے ہے اور یہ نوجوان دوشیزاؤں کے لئے بہت اچھا ثابت ہوتا ہے۔

☆ منگنی یا شادی کی انگوٹھی میں نیلم جڑانے سے وقار، عزت اور دولت و شہرت حاصل ہوتی ہے۔

☆ صفراوی طبعیات کے مالک اور زحل کے ناموافق لوگوں کے لئے بہت عمدہ

☆ نیلم کے زیورات کے استعمال سے دلکشی اور جاذبیت بڑھ جاتی ہے۔

☆ نیلم امیر بنا دیتا ہے اور اس سے ہر کام میں کامیابی ہوتی ہے۔ لیکن اگر راس نہ آئے تو انسان مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔

☆ گہرے رنگ کا نیلم نر اور ہلکے رنگ کا مادہ سمجھا جاتا ہے۔

☆ نیلم تین رتی کا تیز اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

☆ افلاطون کے مطابق مور کی گردن کے رنگ جیسا نیلگوں نیلم پہننے سے قدر و منزلت بڑھتی ہے۔

☆ یورپ کے لوگوں کا کہنا ہے کہ نیلم سے ایک خاص موکل وابستہ ہوتا ہے۔ جو اس کے پہننے والے کا معاون ثابت ہوتا ہے۔

نیلم کی تاثیر:

نیلم کا مزہ پھیکا، مزاج سرد اور خشک ہے۔ یہ جسم و آنکھ کو طاقت دیتا ہے۔ ملین طبع ہے، اس کی انگوٹھی جسم کو جلدی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کا نیلا رنگ خلق حسنہ پیدا کرتا ہے۔ زردی مائل نیلا اور گہرا رنگ لیکن مثل مور کی گردن کا نیلا رنگ اچھا اور قیمتی ہوتا ہے۔ نیلم ہر شخص کو موافق نہیں آتا، لیکن جس کی موافقت کرتا ہے اس کو مالا مال کر دیتا ہے۔ نیلم اور اوپل کی خاصیت تقریباً ایک جیسی ہے یہ پتھر اگر کسی کو راس نہ آئے تو اسے کسی صورت نہیں پہننا چاہیے کیونکہ راس نہ آنے کی صورت میں پتھر کے پاس سوائے بربادی اور تباہی کے کچھ نہیں۔ یہ پتھر دنوں میں گدا سے شاہ بنا دیتا ہے یہاں تک کہ امراء تک پہنچا دیتا ہے کوئی بھی عیب دار نیلم پہننے سے مندرجہ ذیل نقائص کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ نیالے رنگ کا نیلم دائمی امراض پیدا کرتا ہے۔

☆ ریشہ یا دھبے والا باعث ذلت وخواری ہے۔

☆ نیلم میں کسی جگہ نیلے رنگ کی زیادتی یا دودھیا پن کاروبار میں نقصان کی علامت ہے۔

☆ ایک سے زیادہ رنگوں والا نیلم پہننے سے انسان غصیلا اور جھگڑالو ہو جاتا ہے۔

☆ جس نیلم کے اوپر والے حصے میں بادل کی سی چمک ہو وہ دولت اور عمر کا دشمن ہوتا ہے۔

☆ وہ نیلم جس کا رنگ ایک جگہ سے بالکل شیشے کی مانند سفید اور دوسری جگہ کوئی گہرا رنگ ہو تو باعث مقدمہ بازی ہوتا ہے۔

☆ جھائیوں والا اور چٹخا ہوا نیلم پہننے والا جانوروں و درندوں کی خوراک بن سکتا ہے۔

☆ جس نیلم کے اندر علیحدہ پتھر کا ٹکڑا نظر آئے وہ کسی حادثے میں موت کا سبب بن سکتا ہے۔

☆ سفید داغ والا نیلم جلاوطنی کا موجب بن سکتا ہے۔

نیلم کے فوائد:

حکیم افلاطون نے لکھا ہے کہ نیلگوں نیلم استعمال کرنے سے دوستوں کی نگاہ میں انسان عزیز رہتا ہے۔ یہ ہمت وحوصلہ بڑھاتا ہے۔ آسمانی رنگ کا نیلم کسی فن میں کامل کرتا ہے۔ نیلم پہننے سے ہر مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ عزت شہرت اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ آئیڈیل کے حصول میں معاون ہے۔ یہ پتھر پہننے والے کے علاوہ اس کی اولاد پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور ان کی قدر ومنزلت بڑھاتا ہے۔ تحمل، سکون، بردباری، ثابت قدمی اور بلند حوصلگی پیدا کرتا ہے۔ شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

عام طور پر نیلم تین رتی سے زیادہ وزن کا زود اثر ہوتا ہے۔ اس نگینے کی انگوٹھی پہننے

والے مزاج میں سختی پیدا ہو جاتی ہے کمزور آدمی خود میں قوت اور طاقت محسوس کرتا ہے۔ جفاکشی اور کام کی طرف طبیعت راغب ہوتی ہے صاحب انگشتری کو اپنی شہرت بہت عزیز رہتی ہے۔ یہ پتھر صحت وتندرستی قائم رکھنے میں بڑا معاون خیال کیا جاتا ہے۔ دلی تمناؤں کو پورا کرتا ہے اور رعب بڑھاتا ہے۔

طبی نقطہ نگاہ سے نیلم کا سرمہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں سے نجات دلاتا ہے اور بصارت کو تیز کرتا ہے اس کا سفوف زہر کیلئے تریاق ہے۔ دافع آسیب ہے اور دل ودماغ کو طاقت دیتا ہے اور دل کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خون کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ نکسیر پھوٹنے سے روکتا اور بخار کی شدت کو کم کرتا ہے۔

نیلم کی تاریخی اہمیت:

☆ واٹرلو کی جنگ میں نپولین کی شکست کا باعث نیلم بنا۔

☆ ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی پر اس کے تاج کی زینت نیلم بنا اور ملکہ کو راس آیا۔

☆ امریکی نیشنل میوزیم میں 564 قیراط وزنی نایاب نیلم موجود ہے۔

☆ روس کے عجائب گھر میں 943 قیراط وزنی کنٹھئی رنگ کا نیلم جو برما سے برآمد ہوا تھا موجود ہے۔

☆ برطانیہ کے نیشنل میوزیم میں گوتم بدھ کا ایک مجسمہ موجود ہے جو نیلم سے تراشا ہوا ہے۔

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک تخت نیلم کا تھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو دس احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیے گئے تھے وہ نیلم کی سلوں پر کندہ کیے گئے تھے۔

نیلم کے اثرات معلوم کرنے کا عمل:

جب کوئی شخص کوئی نیلم بازار سے خرید کرلائے تو چونکہ پتھر کے حجم اور رنگ کے لحاظ

سے وزن، قوت کشش، قوت انعکاسی اور قوت برقی میں اضافہ ہوگا۔ اس لیے اس کی کمزوری قوتوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے ان خامیوں کا نہ تو فروخت کرنے والے کو علم ہوتا ہے نہ خریدنے والے کو کچھ پتا ہوتا ہے کہ یہ پتھر کس قسم کی صفات اور برکات کا حامل ہے یا یہ پتھر پہننے والے کے لیے کیسا رہے گا تو اس کے لئے حاضرات الحجر کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک گول دائرہ بنالیں ایک قسم کا علیحدہ کاغذ بڑا سا تیار کرلیں اتنا بڑا کہ اس کے اندرونی دائرہ کا قطر 2.75 انچ ہو اور بیرونی قطر 4.25 انچ ہو۔ اب باوضو ہو کر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھیں۔ پھر سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھ کر پتھر کو دائرے کے درمیان میں رکھ دیں اور پتھر کے اوپر انگشت شہادت کو آہستہ سے رکھیں تاکہ پتھر حرکت کرے تو آپ کی انگلی رکاوٹ کا باعث نہ ہو انگلی صرف مس کرتی رہے اب آہستہ آہستہ بلاتعداد۔ (اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ) پڑھتے جائیں چند منٹوں کے بعد پتھر حرکت پیدا کرے گا جس میں اس کی حیثیت کا اثر لکھا ہوا ہے اب عامل کو چاہیے کہ وہ اس خانہ کی عبادت نوٹ کرے جس میں پتھر نے قرار پکڑا ہے یہ اس کی تاثیر ہوگی اگر وہ نگ حرکت کرتا مختلف خانوں میں جائے تو وہ پتھر اتنا ہی تاثیر کا حامل ہوگا اور اگر پتھر حرکت نہ کرے تو اس میں کوئی تاثیر نہیں ہوگی یا پہننے والے کو فائدہ نہیں دے گا۔ پتھر کا وزن کم از کم بیس رتی ہونا چاہیے۔

اگر بہت سارے پتھر امتحان کیلئے موجود ہوں تو تمام کیلئے ایک ہی نماز کافی ہے اور ایک ہی بار سورۂ یٰسین پڑھ کر اس پر دم کر دیا جائے البتہ ہر پتھر کا امتحان الگ الگ لیا جائے گا کہ اس میں کیا تاثیر ہے تمام نگوں کی برکات جاننے کیلئے ایک ہی جلسہ میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

نیلم کے مقامات:

☆ سیلون

☆ سری لنکا

☆ سیام

☆ آسٹریلیا

☆ برما

☆ کشمیر

نیلم کی قوت برقی:

اس کے کیمیاوی مرکبات اور طاقت انعکاس و دیگر خواص یاقوت سے ملتے ہیں۔ نیلم اور یاقوت میں صرف رنگ ہی کا فرق ہے نیلم کا رنگ آسمانی نیلگوں اور یاقوت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ نیلم کا رنگ مادہ کروم کی ترکیب کی باعث ہوتا ہے۔ گرمی کی تاب سے سفید اور زردی مائل نیلم سفید ہو جاتے ہیں لیکن مشرقی نیلم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ویسا ہی رہتا ہے۔ ہاں کم درجہ عمدہ کا رنگ امیٹ کے رنگ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کا اصل مقام پیدائش آہن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

نیلم اور رنگ:

نیلم میں ایک دو یا تین رنگ ہوتے ہیں۔ اس خصوصیت کو corundum کہتے ہیں۔ تاہم ان کا معروف رنگ نیلا ہی ہوتا ہے۔ یہ گرے اور بلیک شیڈ کے بھی ہو سکتے ہیں۔ ان میں سرخ رنگ نہیں ہوتا۔ سرخ رنگ والے لعل کہلاتے ہیں۔ ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ نیلم بے رنگ بھی ہوتے ہیں۔

نیلم کی شفافیت، رنگ، صفائی، جسامت اور تراش سے اس کی قدر و قیمت متعین کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز جو نیلم کے حوالے سے اہم جانی جاتی ہے یہ ہے کہ اس نیلم کا تعلق کس جغرافیائی خطے سے ہے۔ بہترین قسم کے نیلم مشرقی آسٹریلیا، تھائی لینڈ، سری لنکا، مڈغاسکر، مشرقی افریقہ اور شمالی امریکہ میں ہیلینا کے قریب دریائے Missouri کے

کنارے، ایک پہاڑ Gem Mountain اور مونٹانا Montanat میں پائے جاتے ہیں۔ نیلم اور لعل ایک ہی علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بکثرت ملتا ہے اور دوسرا کم تعداد میں پایا جاتا ہے۔ واشنگٹن کے عجائب گھر میں بڑا نیلم Logan sapphire ہے۔ اس 85 گرام 423 قیراط کے قدرتی نیلم کو ساختی ترکیب کے لحاظ سے تین عناصر میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ رنگ، شوخ پن، ہلکے پن سے گہرا رنگ۔

رنگ کا عمل دخل:

نیلے رنگ کا نیلم شوخ پن (Hue) کی وجہ سے خالص اور پہلے درجے میں ہوتا ہے۔ جامنی، ارغوانی اور سبز رنگ کے شیڈ دینے والے نیلم دوسرے درجے پر ہوتے ہیں۔ سبز رنگ کا نیلم منفی اثرات کا حامل جانا جاتا ہے۔ نیلے رنگ کا نیلم جس میں 15% بنفشی یا ارغوانی رنگ ہو عمدہ کوالٹی میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن وہ نیلم جس میں سبز رنگ کی جھلک ہو زیادہ اچھا نہیں سمجھا جاتا۔

نیلے رنگ کے نیلم میں گہرا شیڈ چمک کو کم کرنے کی وجہ سے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اعلیٰ قسم کے نیلم میں بنفشی رنگ مائل ارغوانی ہوتا ہے جب کہ نیلا شوخ پرائمری رنگ 85% ہوتا ہے اور سیکنڈری میں 15% سے کم نہیں ہوتا۔

نیلم کے طبی افعال:

حکما، نیلم کے پہننے سے کئی ایک کرشمے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ مفرح دل، دماغ ہے۔ ایک خوراک صرع، خفقان، طاعون اور نزلہ کو فائدہ دیتی ہے۔ دفع زہر ہے اور خون کو صاف کرتا ہے۔ اس کے سرمہ سے نظر اچھی ہو جاتی ہے۔ بخار کے مریض کے سینہ پر رکھیں تو بخار کم ہو جاتا ہے۔ نکسیر جاری ہو تو پیشانی پر رکھنے سے خون کے بہاؤ میں کمی ہوتی ہے۔ آنکھ میں گرد یا کوئی چھوٹا کیڑا پڑا ہو تو اسے پیس کر گولی بنا کر آنکھ کے پپوٹے پر رکھنے سے گرد اور کیڑا نکل جائے گا۔ اس سے آنکھوں کی ورم اور سفید چیچک دور ہو جاتی ہے۔ اسے پیس کر دودھ کے

ساتھ کھانے میں تو زہر کا اثر، بخار اور وبائی امراض دور ہو جاتے ہیں۔ ہندو شاستروں میں نیلم کے پہننے کے لئے حسب ذیل خاص ایام و اوقات مقرر ہیں۔

ذات	نام ایام	نام منازل	نام طالع	جو کام پہن کر کرنے چاہئیں
برہمن	جمعرات	دبرین۔ زرع	سرطان	صدقہ خیرات کرنا۔ نفل پڑھنا
	جمعہ	نثرہ۔ قلب	بلع	عقرب۔ حوت
چھتری	منگل	زبرہ۔ صرفہ۔ عوا	اسد۔ میزان	کار حکومت۔ کار شجاعت
	اتوار	اکلیل۔ قلب۔ سعود	قوس	کار شاہی۔ کار شکار
ویش	سوموار	سماک۔ غفرہ۔ ہنعہ	حمل	بیوپار۔ حساب کتاب
	بدھ	انعائم۔ رشا	جوزا۔ دلو	کار صلع۔ کار تشفی۔ کار فوجی
شودر	اتوار	ہقعہ۔ موخر	سنبلہ	حساب کتاب۔ کار عدالت
		بلدہ۔ اخبیہ	ثور	نوکروں کو اپنے ہاتھ سے دینا
		......	جدی	کاربار سکھانا۔ اہل ہنر کیلئے کام کرنا
		طرف۔ شولہ	جدی	دشمن کو زیر کرنے کے لئے کچھ کرنا
		بطین۔ ثریا	دلو۔ حمل	دشمن سے لڑانا۔ دشمن کو گرفتار کرنا
		مقدم	عقرب	چوروں اور دیگر مجرموں کو سزا دینا

پتھر باعث برکت ہیں یا نحس؟

سائنسدانوں کی تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہنے ہوئے پتھروں پر جب سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں تو ان پر نہایت خوشگوار اثر ڈالتی ہیں۔ ان پتھروں میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اثرات رکھے ہیں۔ سب سے زیادہ قوی اور براہ راست اثر آفتابی کرنوں کا ہوتا ہے۔ دیگر

ستارے بھی ان پر اپنے اثرات ڈالتے ہیں۔ چاند کی خوشگوار نورانیت بھی عمدہ اثرات کی حامل ہوتی ہے۔

علم ہیت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بعض جواہرات اپنے اثرات کے باعث ان کے پہننے والوں کو بام رفعت پر پہنچا دیتے ہیں۔

بارھویں صدی عیسوی میں انگلستان کے ایک جوہری نے کہا تھا کہ نیلم قیمتی پتھروں کا سرتاج ہے اور آج بھی اس قول کی صداقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ خواتین کے شباب رنگ سے نیلم کو ایک خاص قسم کی مناسبت حاصل ہے اور اس کے حسن کو کبھی زوال نہیں ہوتا، نیلم آج بھی اس طرح مقبول اور ہر دلعزیز ہے جس طرح صدیوں پہلے تھا۔ ایک حسین و جمیل خاتون کے ساتھ جواہرات کا تصور لازم و ملزوم ہے۔ ایک حسین خاتون کے حسن کو نفیس جواہرات چار چاند لگا دیتے ہیں۔ شعراء نے اس پر بڑی طبع آزمائی کی ہے۔

نیلم پہننا اعلیٰ سوسائٹی میں رواج بن چکا ہے۔ نیلم کو جواہرات میں ممتاز مانا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک متبرک پتھر آسمانی رنگ کے مشابہ ہے۔ یہ اس کی دلکش آسمانی رعنائی ہی تھی کہ یونانی اپنے دیوتا اپالو کو نیلم نذر کیا کرتے تھے۔ مشہور روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر توریت کے دس احکام دیے تو وہ نیلم کے پتھر پر کندہ تھے۔

ہیرا، یاقوت اور زمرد میں نیلم کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔

دنیا کا بڑا نیلم:

دنیا کا ایک بڑا نیلم نیو یارک میوزیم میں رکھا ہوا ہے جس کا وزن 534 قیراط ہے لیکن سب سے عظیم نیلم جو دنیا میں دستیاب ہوا ہے وہ برما سے برآمد ہوا ہے۔ اس کا وزن 956 قیراط ہے۔ اس کی قیمت 35 ہزار پونڈ سے زائد ہے۔ اس میں سے تقریباً 9 عدد شاندار نگینے تراشے جاسکے

ہیں۔ نیلم کے ساتھ ہزارہا داستانیں منسوب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نیلم نے بعض امراض کو اچھا کرنے میں اکثر موقعوں پر کمالات دکھائے ہیں۔ یہ ایک عام عقیدہ ہے کہ مریض چشم کیلئے نیلم کا کارو بہت مفید ہے۔ علاوہ ازیں نیلم کو سعادت، برکت، سچائی، استحکام عشق اور تفکر کی نشانی بھی سمجھا جاتا ہے۔ عوام کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نیلم پہننے والے کو اگر نیلم راس آجائے تو غریب سے امیر اور امیر سے امیر کبیر بنا دیتا ہے اور ہر کام میں کامیابی اس کے قدم چومتی ہے اور اگر راس نہ آئے تو پہننے والا مختلف مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہی وصف ہیرا، بلور، لہسنیا اور دیگر عوامی پتھروں کا ہے۔ جس نیلم کا رنگ گہرا ہوا سے "نر نیلم" کہتے ہیں اور جس نیلم کا رنگ ہلکا ہو اسے "مادہ نیلم" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اصلی نیلم سفید بے رنگ ہوتا ہے۔ نیلاہٹ کی جھلک اس مادے کے فطری امتزاج سے پیدا ہوتی ہے جو نیلم کا جزو لازم ہے مگر یہ جھلک غیر منظم ہونے کی وجہ سے بکھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ نیلم ساز اسے کچھ اس انداز میں کاٹتا ہے کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا رنگ یکساں طور پر پھیل جاتا ہے۔

قلعہ روہتاس پر نصب نیلم:

شیر شاہ سوری کے قلعہ روہتاس (جہلم) میں شیشی دروازے پر ایک بڑا نیلم نصب تھا جے کسی شخص نے اکھاڑ کر چکوال میں ایک بزرگ کو تحفے کے طور پر دیا تھا۔ اکثر مریض اس نیلم کو مستعار لے جاتے۔ اس نیلم کو "روہتاس نیلم" کا نام دیا گیا۔

اجزاء نیلم:

نیلم انہی اجزاء سے بنتا ہے جن سے یاقوت بنتا ہے مگر یاقوت اور نیلم کا رنگ انہیں ایک دوسرے سے ممیز کرتا ہے۔ نیلم کا رنگ تیز روشنی میں وہی رہتا ہے۔ اگر نیلم ہلکا ہو تو اس کا رنگ نیلا سرخی مائل نظر آتا ہے۔

نیلم سے علاج:

نیلم کے طلسمی اثرات:

☆ نیلم کے پہننے سے کم ہمت آدمی اپنے اندر حوصلہ اور دلیری محسوس کرتا ہے اُس کی طبیعت کام کاج کی طرف راغب ہوتی ہے۔اس کے پہننے والے پر جادو ٹونہ اثر نہیں کرتا۔

☆ نیلم پہننے والا اپنے دوستوں اور عزیزوں کی نظر میں محبوب ہو جاتا ہے۔اس کے پہننے والے کو شیطانی خیالات اور وسوسے نہیں آتے۔دشمنوں کا کوئی بھی وار اس پر اثر نہیں کرتا۔

☆ نیلم خوش بختی کی علامت ہے۔

☆ نیلم پہننے والے کو اگر راس آ جائے تو فقیر سے شہنشاہ بنا دیتا ہے۔جن افراد کی نظر کمزور ہو نیلم کو دیکھنے سے اُن کی بینائی بڑھ جاتی ہے۔

نیلم کے کرشمے:

نیلم دل اور دماغ کے لیے مفرح اور تقویت کا باعث ہے۔ریڑھ کی ہڈی کے لیے مفید ہے ریڑھ کی ہڈی کے درد ختم کرتا ہے۔مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔یہ امراض چشم میں فائدہ دیتا ہے اس کا سرمہ بینائی کو تیز کرتا ہے۔مصفی خون ہے۔خون کی جملہ خرابیوں کو درست کرتا ہے۔امراض میں فائدہ دیتا ہے۔ماہواری کی خرابی کو ٹھیک کرتا ہے طاعون اور خفقان کے امراض میں فائدہ دیتا ہے۔چیچک کی سفیدی کو دور کرتا ہے۔خون کی گرمی کو اعتدال پر لاتا ہے۔پھوڑے پھنسی کو ختم کرتا ہے جسم میں قوت اور تیزی پیدا کرتا ہے۔لیکوریا کے مرض کے لیے بہترین دوا ہے۔بدہضمی کی کیفیت میں مفید ہے خناف، کالی کھانسی، خسرہ، گردن توڑ بخار اور پولیو کے امراض میں انتہائی فائدہ مند ہے۔

جوڑوں کے درد کا علاج:

اس مرض میں جوڑوں کی اندرونی جھلیاں سوج جاتی ہیں۔جوڑوں میں پانی بھر جاتا

ہے اور آس پاس کا گوشت سوکھ جاتا ہے۔ایک روز محسوس ہوتا ہے کہ جوڑوں میں، اکڑن ہے۔صبح بیدار ہونے پر انہیں ہلانا مشکل لگتا ہے۔بتدریج جوڑ بے حرکت ہو جاتے ہیں۔اعضاء شکل بدل کر ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔آنکھوں میں سوزش اور سفیدی آ جاتی ہے۔دل پھیلتا ہے اور جسم کے تمام عضلات اپنی ہیئت بدل کر بے کار ہو جاتے ہیں وجع المفاصل کی طرح اس بیماری کا بھی یہ خاصہ ہے کہ مریض کے جسم میں یورک ایسڈ زیادہ مقدار میں پیدا ہونے لگتا ہے۔اب تک یہ خیال تھا کہ پیٹ کی خرابی کی وجہ سے جب غذا ہضم ہونے لگتی ہے تو لحمیات سے ایمونیاتی زہروں کی بجائے یورک ایسڈ اور آکسلیٹ بننے لگتے ہیں اور خون میں نظر آنے لگتے ہیں۔پھر یہ پیشاب میں آتے ہیں اور گردوں میں پتھری بنانے کے علاوہ جوڑوں میں ورم اور سوزش کا باعث بنتے ہیں جب کہ جدید نظریات میں معدہ کی خرابی کی بجائے یورک ایسڈ کی پیدائش کو جسم میں حساسیت اور کیمیائی نظام میں گڑبڑ کا باعث قرار دیا گیا ہے۔تاہم اس حساسیت کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 9 رتی اور نیلم 5 رتی استعمال کریں۔انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ضعف باہ کا علاج:

جماع کرنے کی صلاحیت میں کمی یا ناکامی کو نامردی یا ضعف باہ کہتے ہیں۔اس کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

پیدائشی نامردی:

یہ نوزائیدہ بچوں میں بھی محسوس کی جا سکتی ہے جن کے اعضائے تناسل کا کوئی حصہ غائب یا نامکمل ہوتا ہے اس لئے یہ بچہ مردانہ صلاحیتوں سے محروم ہوتا ہے۔اگر عضو تناسل اپنی درست ساخت کے ساتھ موجود ہو تو نامردی کے دیگر اسباب قابل علاج ہیں مثلاً فوطے اگر

موجود نہ ہوں تو ان کا کام ادویہ یا آپریشن کے ذریعہ درست کیا جا سکتا ہے۔

عضوی نامردی:

جسم کے غدودی نظام کی خرابیوں، گلا، گردہ کی بیماری، ذیابیطس، آتشک کی وجہ سے اعصابی تخریب، منشیات اور سیسہ کے مرکبات کا استعمال عضوی نامردی کا باعث ہوتا ہے۔ بازاری سرمہ اور قلعی میں سیسہ ملا ہوتا ہے اس لئے کشتہ قلعی کھانے والوں میں نامردی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

نفسیاتی نامردی:

جنسی خواہشات دماغ کے تابع ہیں۔ اگر دماغ پر کسی چیز کے اثرات ہوں تو خواہش اور عمل متاثر ہوتے ہیں۔ حد سے زیادہ نفرت، پیار، خوف، احساس گناہ، تفکرات، اعصابی کمزوری اور دماغی امراض نفسیاتی نامردی کی اہم وجوہات ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ نیلم 5 رتی استعمال کریں، انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

کمر کے درد کا علاج:

کمر کا درد ایک تکلیف دہ مرض ہے۔ یہ انسان کو چلنے پھرنے اور روزمرہ کے فرائض سرانجام دینے سے روک دیتا ہے۔ موجودہ سائنس کے دور میں اس مرض کا تسلی بخش علاج سامنے نہیں آیا۔ مریض کو زیادہ تر آرام کرنے اور مخصوص ورزشیں کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ کمر درد کی وجہ سے اردگرد کے عضلات، جھلی دار بند اور ڈسک پوری طرح پھیلنے اور سکڑنے کے قابل نہیں رہتے۔ جس کی وجہ سے مریض کے لئے سیدھا کھڑا ہونا اور دائیں بائیں حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ بعض مریض تو چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ اکثر مریض شروع میں اس کے بارے میں زیادہ تردد نہیں کرتے اور کبھی کبھار دافع درد گولی کھا کر پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جب مرض پوری شدت سے حملہ آور ہوتا ہے تو پھر جان کے لالے

پڑ جاتے ہیں کیونکہ روز بروز قوت مدافعت کمزور ہوتی جاتی ہے اور علاج بھی دشوار ہوتا جاتا ہے۔ اس مرض کا زہر نازک ریشوں، اعصاب اور نالیوں میں پھیلتا جاتا ہے اور کبھی معمولی ورزش کرنے سے اور کبھی نزلہ زکام یا سخت قسم کا بخار ہونے سے درد شدت اختیار کرتا ہے۔ ریڑھ کے ستون پر دباؤ بڑھتے بڑھتے کمر کے مقام پر آ کر شدت درد کا احساس ہوتا ہے اور جب اس کا دباؤ کولہے کی بڑی خونی رگ پر ٹھہرنے لگے تو ٹانگیں اکڑ کر چلنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ عموماً تیس سے پچاس سال تک کی عمر میں اس مرض کے حملہ کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ مردوں میں کمر درد کے ساتھ عرق النساء کی شکایت بھی لاحق ہو جاتی ہے۔ عورتوں میں عموماً پینتیس چالیس سال کی عمر میں کمر درد شروع ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ نیلم 9 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

ہیپاٹائٹس کا علاج:

مریض کے چہرے کی رنگت کا بدلنا، چت لیٹنے پر دائیں طرف پسلیوں کے نیچے بوجھ اور درد، سانس میں دقت، پیٹ میں بھاری پن، کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ، آنکھوں میں بے جان کیفیت، حد سے زیادہ کمزوری، قے، متلی اور بھوک کی کمی جگر کے ورم کی اہم علامات ہیں۔ اس کا باعث ایک وائرس ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کو صبح 4 بجے سے شام 6 بجے کے درمیان قے اور متلی ہو تو وہ ورم جگر کا شکار ہوگا۔ اس مرض میں چکنائی، منشیات، اور تیز ادویہ سے پرہیز کریں۔ پانی اور شربت کافی مقدار میں لیں۔ سنگترہ، مالٹا اور اونٹنی کا دودھ مفید ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ نیلم 7 رتی استعمال کریں۔ اضافی طور پر حجر القمر 3 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

اوپل

(OPAL)

یہ ایک دلفریب اور خوش رنگ پتھر ہے اس پتھر کی بہت سی اقسام ہیں۔ جن میں چند نمایاں ہیں۔

اوپل سیاہ:

یہ نہایت قیمتی جواہرات میں شمار ہوتا ہے اور اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے۔

آتشی اوپل:

اس میں سے سرخ رنگ کی جھلملاتی روشنی منعکس ہوتی ہے۔

سیمی اوپل:

یہ دودھیا رنگ کا جوہر ہوتا ہے۔

ہائیڈروفین:

یہ سیاہ رنگ کا خوبصورت اوپل ہوتا ہے۔

کیچولانگ اوپل:

یہ کالسڈونی سے مشابہ ایک اوپل ہے۔

ہائی لائٹ اوپل:

یہ شفاف اور منور اوپل ہوتا ہے۔

منی لائیٹ اوپل:

یہ براؤن رنگ کا خوبصورت نگینہ ہوتا ہے۔

چوبی اوپل:

Wooden Opal یہ خاکی براؤن یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

پیبریہ اوپل:

یہ رنگ ریشم جیسے خدوخال کا حامل ہوتا ہے۔

ان کے علاوہ پلیش سنٹر اور معدنی اوپل بھی کافی معروف ہیں۔

اوپل میں اندرونی درزیں ہوتی ہیں۔ یہ پتھر نہایت چمک دمک کا مالک ہوتا ہے۔ اکثر سنبل میں رہ کر یہ دھندلا جاتا ہے۔ مگر پانی میں رکھنے سے اس کا رنگ اور بلوریں چمک لوٹ آتی ہے۔

اسے اوپلو بھی کہا جاتا ہے۔ جبکہ اہل عرب اسے حجر الابیض کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ آسٹریلیا، بلجیم، میکسیکو، لیبیا، برازیل اور چیکوسلواکیہ میں پایا جاتا ہے۔

اوپل کی خصوصیات:

☆ یہ روشن ستاروں جیسا نگینہ ازدواجی مسرتوں اور باہمی الفت کا ضامن ہوتا ہے۔

☆ یہ انسان کے اندر وقار، متانت اور سنجیدگی پیدا کرتا ہے۔

☆ اسے بدقسمت کا باعث پتھر سمجھا جاتا ہے جو بالکل غلط بات ہے۔

☆ یہ جاذبیت اور تاثر انگیزی کی صلاحیت رکھتا ہے لہٰذا اوپل ہمیشہ نیا خرید کر استعمال کرنا چاہیے۔

اوپل کے خواص:

☆ دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریاں: دانتوں میں خون آنا وغیرہ میں اس کا منجن استعمال کریں۔ نظری مرض کے لئے مفید ہے اس کا سرمہ لگانے سے آنکھوں کی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

دودھیا اوپل:

یہ قیمتی اور پرانا جواہر ہے۔ اس جواہر کی آب و تاب کارنیلین کی مانند ہے۔ اس کا رنگ زعفرانی رنگ ایمتھسٹ کے مشابہہ ہے اور زرد رنگ زمرد سے ملتا ہے اکثر نے تسلیم کیا ہے کہ خوش رنگی کے لحاظ سے تمام جواہرات پر فوقیت رکھتا ہے۔

اوپل کی اقسام:

☆ سیاہ اوپل یہ سب سے قیمتی ہے۔
☆ اعلیٰ قسم کا اوپل۔
☆ آتشی اوپل اس کے اندر چمکیلی سرخ رنگ کی دمکیں نکلتی ہیں۔
☆ عام اوپل یا سیمی اوپل اس میں عمدہ دودھی رنگ ہوتا ہے شیشہ سے چھیلا جا سکتا ہے۔
☆ ھائیڈروفین کا رنگ تاریک اور خوش رنگ ہوتا ہے۔
☆ کیچولان یہ کالسڈونی کے مشابہ ہے۔
☆ ھایالائیٹ۔ بلورین۔ چمک۔ شفاف۔
☆ مِنی لائیٹ کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔
☆ وڈ اوپل یعنی چوبی اوپل اس کا رنگ خاکی، بھورا یا سیاہ ہوتا ہے۔
☆ اوپل جیسپر یہ سنگ یشم کے مشابہ ہے۔
☆ سپلیش سنٹر، یہ آتش فشاں و چشمہ ہائے گرم کے قریب ملتا ہے۔

اوپل کی ماہیت:

چمک بلورین، مرواریدی روغنی۔ رنگ سفید، زرد، بھورا، سبز اور خاکی ہے۔ اس میں اندرونی درزیں ہوتی ہیں۔ جن میں ہوا بھری رہتی ہے۔ دھونکنی سے نہیں پگھلتا۔ اگر تیز گرم

پہنچ جائے تو پانی دور ہو جانے کے باعث تاریک ہو جاتا ہے۔ جن اقسام میں لوہے کا عنصر زیادہ ہوتا ہے وہ گرمی سے سرخ ہو جاتے ہیں۔ اوپل جو کثرت استعمال سے خراب ہو جاتا ہے اگر پانی یا روغن میں کچھ وقت رکھا جائے تو پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ ہنگری کا اوپل دودھیا رنگ کا ہوتا ہے۔ کثرت استعمال سے خراب نہیں ہوتا۔ آئرلینڈ کا اوپل عمدہ نہیں ہوتا۔ جنوبی آسٹریلیا کا اوپل عمدہ اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ میکسیکو کا اوپل خوشنما ہوتا ہے۔ لیکن سوراخ دار ہوتا ہے۔ اور کثرت استعمال سے اس کا رنگ اڑ جاتا ہے۔

اوپل کی ساخت:

اوپل کی کرسٹل ساخت Amorphous ہے یہ وہ گلاس کا پتھر ہے جو اتنی جلدی لہٰذا وہ کرسٹل کی شکل اختیار نہیں کر سکا، اس کی کیمیکل کمپوزیشن بالکل کرسٹل کی حالت اختیار نہیں کر سکی، اس میں ایک سے پانچ فیصد پانی بھی موجود ہوتا ہے، اس لیے نان کرسٹل کہلاتا ہے، اس کا کیمیکل فارمولا دراصل سیلیکون ڈائی آکسائیڈ اور پانی کا مرکب ہے اس لیے یہ ان چند پتھروں میں شمار ہوتا ہے جو بالآخر چٹک جاتے اور رنگ تبدیل کر لیتے ہیں۔ اگر اس کا رنگ تبدیل ہو جائے تو سمجھ لیں کہ لیبارٹری میں تیار شدہ نقلی اوپل ہے، اس لیے اوپل جیسے پتھروں کیلئے ضروری ہے کہ روزانہ اسے کچھ دیر سادہ پانی میں یا نباتاتی پانی میں چھوڑ دیا جائے اور خشک کر کے استعمال کیا جائے۔

اوپل کی سختی عام طور پر 6 درجہ لکھی جاتی ہے مگر چونکہ یہ مختلف چیزوں (عناصر) کا مجموعہ یعنی مرکب ہے اس لیے یہ سختی 6.5 درجہ سے لے کر 5.5 درجہ تک تبدیل ہو سکتی ہے، اس کی کثافت بہت کم ہوتی ہے اس کی دو بنیادی اقسام ہیں نایاب پتھر جو کہ بلوری کی طرح رنگ بکھیرتا ہے دوسری عام قسم جو ''سنگ دودھیا'' کے نام سے مشہور ہے، اس کے علاوہ شیشہ اور ایک خاص مسالے سے نقلی پتھر اوپل کے نام سے دنیا میں فروخت ہوتے ہیں۔

latex Opel بھی لیبارٹری میں تیار ہوتا ہے جو نہ صرف قیمت کے لحاظ سے سستا ہوتا ہے بلکہ ظاہری وجوہات کی بنا پر اور بہترین اوپل کی مشابہت رکھنے کی وجہ سے تمام ملکوں میں اوپل کے ساتھ ہی فروخت ہوتا ہے، چونکہ اوپل کو لیبارٹری میں تیار کرنا اصل اوپل کی کان کنی سے سستا پڑتا ہے اس لیے تمام دنیا میں بڑی تعداد میں نقلی اوپل مارکیٹ میں موجود ہوتا ہے۔

اوپل کے بے شمار شیڈ:

اوپل کو قدیم تاریخ میں ''حوا کا چہرہ'' قرار دیا جاتا ہے کیونکہ حوا کی طرح اس کی بھی بے شمار قسمیں اور رنگ ہیں، حوا (عورت) کے موڈ کی طرح اس کی اکثر قسمیں رنگت اور چمک تبدیل کرتی ہیں اوپل کے بے شمار رنگ ہیں تقریباً قوس قزح کے تمام رنگوں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار شیڈ میں پایا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سفید دودھیا سے ہلکے گرے تک، سفید سے کالے رنگ تک، زردی مائل سبز، اورنج، اسکائی بلیو، دھواں جیسا گرے، مکمل سیاہ، لال، گلابی، پیلا، بے رنگ ہوسکتا ہے، اوپل ٹرانسپیرنٹ، نان ٹرانسپیرنٹ اور سیمی ٹرانسپیرنٹ میں پایا جاتا ہے حتیٰ کہ بلور کی طرح آب و تاب چمک دمک والا بھی مل جاتا ہے، سب سے قیمتی مکمل سیاہ اوپل ہوتا ہے جبکہ نایاب اوپل بے رنگ ہوتا ہے۔

اوپل کے طبی افعال:

یہ ایک خوبصورت پتھر ہے۔ جو ناحق غلط شہرت پا گیا ہے کہ بدقسمتی لاتا ہے حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔

☆ اوپل کو تمام امراض کا دافع قرار دیا گیا ہے، اسے تمام بیماریوں کے حملوں کو روکنے والا پتھر کہا جاتا ہے، یہ آنکھ کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے اور زخموں کو بھرتا ہے۔

☆ یہ عام صحت کا ضامن پتھر ہے، خاص طور پر معدہ، تلی اور پیٹ کی تمام بیماریوں سے شفا بخش ہے۔

اوپل پہننے کے اندرونی اعضاء، تلی معدہ اور پیٹ کو طاقتور بناتا ہے۔

☆ یہ مردانہ اور زنانہ تمام جنسی اعضاء کے امراض میں اکسیری اثر رکھتا ہے۔

☆ امراض خبیثہ کو دور کرنے میں بے حد مفید ہے۔

☆ یہ مردانہ خصیہ اور زنانہ خصیۃ الرحم اور بیضہ دانی کی کمزوری اور نقائص کو دور کرتا ہے۔

☆ سیاہ اوپل طحال، لبلبہ اور تلی کے امراض کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے اور مکمل شفا دیتا ہے۔

☆ ریڈ فائر اوپل ذہن کو شفاف کرتا ہے اور ذہنی ابتری و کشمکش کو دور کرتا ہے۔

☆ یہ خون نہ پیدا ہونے والے امراض میں خون کی دیگر بیماریوں کیلئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

☆ یہ وجدان کی قوت اور دیگر روحانی قوتوں کو ابھرنے میں مدد دیتا ہے۔

☆ یہ خون کے سرخ ذرات اور عضلات کی نشوونما کیلئے مفید ہے۔

☆ ریڈ فائر اوپل، اضطراب، ڈپریشن کو دور کر کے اعصاب کو سکون دیتا ہے۔

☆ یہ طبیعت میں بشاشت، جولانی اور خوشی پیدا کرتا ہے۔

☆ یہ خوف و مایوسی کو دور کر کے تروتازہ اور توانا رکھتا ہے۔

☆ ریڈ فائر اوپل ہیرے کی طرح تمام قوت جذب کرنے کی صلاحیت رکھنے والا پتھر ہے چنانچہ یہ اپنے پہننے والے کے تمام منفی و مثبت خواص خاص طور پر منفی قوت جذب کر لیتا ہے، چنانچہ سیکنڈ ہینڈ اوپل پہننے سے حکماء نے منع کیا ہے۔

☆ جنسی طور پر کم حرارت والی عورتوں اور مردوں کیلئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

☆ سیاہ اوپل آفاقی جذبہ محبت کو مستحکم کرتا ہے۔

☆ چونکہ اوپل خیال کی قوت کو استعمال کرتا ہے اس لیے اسے پہننے والے کیلئے نہایت

ضروری ہے کہ اپنی تمام سوچ کو مثبت بنائے تو لازمی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

☆ سیاہ اوپل سے فائدہ اٹھانے کیلئے اسے انگوٹھی میں یا گردن کے مقام پر پہننا چاہیے۔

☆ یہ انصاف لاتا ہے، اگر آپ انصاف پسند نہ ہوں تو یہ آپ کو نقصان بھی دے سکتا ہے اسی لئے اوپل کو برج میزان والوں کا لکی اسٹون (خوش قسمتی کا پتھر) کہا جاتا ہے۔

☆ اگر آپ مثبت خیالات رکھنے والے نہیں ہیں اور فطری طور پر حاسد ہیں تو اوپل پہننے سے گریز کریں اسے بیماری کے دوران پہن سکتے ہیں۔

☆ قدیم رومن عقیدے کے مطابق اوپل آنکھوں کے تمام امراض کو دُور کرنے کے علاوہ نظر بد کو بھی دُور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

☆ یورپین لوگوں کے قول کے مطابق اوپل انسان کو دولت مند بناتا ہے اور عقل و دانش میں اضافہ کرتا ہے۔

اوپل جواہر کی رانی:

☆ اوپل کا محبت کے معاملات سے گہرا تعلق ہے، یہ زندگی میں محبت کا عنصر داخل کرنے والا پتھر کہلاتا ہے۔

☆ اوپل کو جواہر کی رانی بھی کہا جاتا ہے اس لیے یہ نہ صرف انسان کو محبت سے آشنا کرتا ہے بلکہ طمانیت اور خوشی کے احساس بھی اُبھارتا ہے۔

☆ اوپل اشتعال انگیز طبیعت کو کنٹرول کرتا ہے اور غصے کو دُور کرتا ہے۔

☆ چینی و جاپانی اقوام کے مطابق اوپل پاکیزگی کا نشان ہے۔

☆ اوپل اُمیدیں دلاتا ہے اور تمام امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

اوپل کے روحانی خواص:

نیلم اور ہیرے کے بعد سب سے زیادہ کہانیاں اوپل سے ہی منسوب ہیں۔

1829 میں سر والٹر اسکاٹ نے ایک ناول میں اوپل کی برائی بیان کی تھی، مصنف کی زبردست سماجی شخصیت کے سبب لوگوں نے اس کہانی کو حقیقت سمجھ لیا اور اوپل کی حیثیت درجہ اول سے گر کر درجہ سوم میں پہنچ گئی، پورے یورپ میں اس کا کوئی خریدار نہ رہا، تقریباً 20 برس تک اس پتھر کو منحوس سمجھا جاتا رہا، آخر جب انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ نے اپنے تاج میں سیاہ اوپل لگایا تب جا کر اوپل کی قیمت بحال ہونا شروع ہوئی۔

روحانی اعتبار سے اوپل موڈی افراد کے موڈ میں استحکام پیدا کرتا ہے، اس لئے یہ ان افراد کیلئے خصوصی طور پر مفید ہے جن کا خوش قسمتی کا عدد 2 ہے۔ یہ پتھر سوچ بچار کی قوت پیدا کرتا ہے اور یکسوئی عطا کرتا ہے، اس لئے مراقبے کے دوران اس کا پہننا نہایت مفید ہے۔

دودھیا رنگ:

اس عام اوپل کی بیک گراؤنڈ سفید، دودھیا، زرد گلابی ہوتی ہے اس کی خصوصیات یہ ہیں کہ یہ آنکھوں کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ یہ جسمانی نقص اور ضعف بدن کی وجہ سے بولنے میں دشواری دُور کرتا ہے، یہ مرض صرع یعنی مرگی کے مرض میں شفا دیتا ہے۔

یہ افرادی حرکت میں غیر ہم آہنگی کو دُور کرتا ہے۔ مردوں میں پائی جانے والی نسوانیت یعنی نسوانی پن کو دُور کرنے کیلئے مفید ہے۔ یہ پتھر دماغ کے گلینڈز کی کارکردگی میں اضافہ کرتا ہے۔ عام اوپل کو ہمیشہ گلے میں لٹکانا چاہیے لیکن طبی استعمال کیلئے یہ ہاتھوں میں بھی پہنا جا سکتا ہے۔

سیاہ اوپل:

سیاہ اوپل خاص اوپل ہے، یہ گولڈن راؤنڈ سے لے کر سیاہ بیک گراؤنڈ تک کے

رنگوں میں ملتا ہے۔

اوپل اور خواب:

☆ اگر خواب میں آپ سے اوپل گم ہو جائے تو کوئی دوست یا عزیز عارضی طور پر دور ہو جائے گا۔

☆ اگر خواب میں اوپل میں چمک نظر آئے تو خوشیاں حاصل ہوں گی۔

☆ اگر اوپل خواب میں دور نظر آئے یعنی اپنے جسم پر نظر نہ آئے تو خوش بختی آتی ہے۔

☆ خواب میں اگر خود کو اوپل پہنے دیکھے تو کسی معاملے میں جزوی طور پر غلط فہمی کا شکار ہو گا۔

☆ اگر آسمان میں اوپل دیکھیں یا آسمان اوپل کی رنگت کی طرح دکھائی دے تو آپ اپنے پسندیدہ شخص کو پانے میں کامیاب ہوں گے۔

☆ اگر اپنے پاس بہت سارے اوپل دیکھیں تو آپ دوسروں کے مشورے یا خیالات کا بالکل دھیان دیے بغیر اپنا کام کرنے والے افراد ہیں اور لاشعور آپ کو تبدیل ہونے کا اشارہ دے رہا ہے۔

☆ اگر آپ تین اوپل اکٹھے دیکھیں تو یہ جسمانی، جذباتی اور ذہنی ہم آہنگی کی نشانی ہے۔

سرخ اوپل:

یہ اوپل صرف اورنج اور سرخ رنگ کے مختلف شیڈز میں ملتا ہے، یہ زرقون اور بلور کی طرح چمک دمک رکھنے والا پتھر ریڈ فائر اوپل کہلاتا ہے، یہ کئی طرح سے یاقوت کی کوالٹی اور خواص کا حامل ہے۔

اوپل سے علاج:

درد سر کا علاج:

سر کے کسی بھی حصہ میں کسی بھی وجہ سے درد ہو، اسے عرف عام میں درد سری کہتے ہیں۔ یہ ایک عام سی بیماری ہے۔ اور اکثر اس کی تشخیص نہایت مشکل امر ہوتی ہے کیونکہ کبھی تو یہ نہایت معمولی قسم کا ہوتا ہے اور محض تھکاوٹ رفع ہونے پر ختم ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ روز مرہ کا مسئلہ بن جائے گا اور یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہوگا۔ آنکھ، ناک، کان، گلا، چہرہ اور سر کے اعصاب میں کوئی تکلیف بھی دردسر کو جنم دے سکتی ہے اس لئے درد کے بیان کی نسبت سے ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

بالواسطہ سر درد:

آنکھ میں دباؤ کی زیادتی، سوزش، کالا موتیا، ناک کی جھلیوں میں پیپ، انجماد، مسوڑھوں کی سوزش، دانت درد، منہ میں بہت زیادہ ٹھنڈک، گردن میں بل یا گردن کے مہروں کی سوزش درد کے بالواسطہ باعث ہوتے ہیں۔

دوران سر:

کھوپڑی اور چہرے کے اردگرد اور حلق کے اندر کے اعصاب میں سوزش سر درد کا باعث ہوتی ہے۔ نوعیت کے لحاظ سے یہ درد کبھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے بھاری پن ہو اور کبھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سر کٹ رہا ہو۔

دماغ کی جھلیوں کا درد:

گردن توڑ بخار، تپ دق اور جھلیوں کی سوزش میں جب درد ہوتا ہے تو مریض کو چکر آتے ہیں، روشنی بری لگتی ہے اور چال میں میں لڑکھڑاہٹ ہوتی ہے نیز درد یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دماغ میں ہتھوڑے بج رہے ہوں۔

خون کی نالیوں کا سر درد:

خون کا دباؤ یا بلڈ پریشر بڑھنے یا نالیوں میں تنگی آجانے سے سر میں شدید درد ہوتا ہے۔ یہ درد صبح کے وقت زیادہ ہوتا ہے اور اگر آکسیجن کی کمی سے ہو تو سانس کی رفتار متاثر ہوتی ہے۔

دباؤ کا درد:

جب سر کے اندر کوئی چیز بڑھنے لگے اور دباؤ میں اضافہ ہو تو سر میں درد ہوتا ہے۔ درد مسلسل ہوتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے سر پر کوئی مار رہا ہو۔

نفسیاتی درد:

اعصابی کھچاؤ، پریشانیاں، احساس محرومی، محبت میں ناکامی اور جدائی نیز موت کے صدمات سر درد کا باعث بنتے ہیں۔ یہ درد دن ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور کبھی کبھی مریض درد کی وجہ سے نیند سے بیدار ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اوپل 5 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

زرقون

(ZIRCON)

زرقون کو گومیدک، جارگون، جاپا منثو، زرگن، جنجتھ، ہایا سنتھ، پسی، رتن اور گومیدہ کہا جاتا ہے۔

زمردی، سیندوری یا آتشی رنگ کے زرقون جینتھ لابیلی کہلاتے ہیں۔

زرقون کے مختلف رنگ ہوتے ہیں جن میں زردی مائل سرخ رنگ اور کہربا جیسے رنگ بھی شامل ہیں۔ جو زرقون سفید کہربا کی مانند ہوتا ہے وہ انتہائی شاندار ہوتا ہے۔

زرقون کی پہچان:

شناخت کے لئے اسے حرارت دے کر خوردبین سے رنگ دیکھا جاتا ہے۔ یہ شعاعیں منعکس کرنے کی دگنی طاقت رکھتا ہے۔ اس کو رگڑا جائے تو برقی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ خوردبین سے دیکھیں کہ اس کا خاص رنگ جسے فرانسسی رتائن کہتے ہیں دکھائی دیتا ہے یا نہیں۔ اس رنگ پر اگر سپرٹ وائن ڈالیں تو آبی رنگ سا ہو جاتا ہے۔

زرقون کی خصوصیات:

☆ زرقون ایک متبرک نگینہ سمجھا جاتا ہے۔

☆ نارنجی اور شربتی رنگ کا زرقون عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

☆ سفید رنگ کا زرقون جس سے سات رنگ جھلملاتے ہیں بیشتر افراد کے لئے موزوں سمجھا جاتا ہے۔

☆ زرقون کی موجودگی سے دولت و شہرت ملتی ہے۔

☆ زرقون مختلف وباؤں سے بچاتا ہے اور کاروباری ترقی کا ضامن سمجھا جاتا ہے۔

☆ بادی و بلغمی مزاج کے افراد کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ زرقون مطلوبہ بدن میں حدت و حرارت پیدا کرتا ہے۔ اس کا کشتہ بھی فالج والے مریض کے لئے اکسیر ہوتا ہے۔

☆ اس کی چند قسمیں کہربا اور پلک کے مشابہ ہوتی ہیں۔

آج کل مصنوعی طریقے سے بھی زرقون تیار کئے جا رہے ہیں اور اسے مصنوعی جواہرات کی دنیا کا بے تاج بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ جس خوبصورتی اور بے مثل انداز سے اسے ڈھالا اور تراشا جاسکتا ہے۔ اس طرح دوسرے پتھروں کو نہیں تراشا جاتا۔ یہ تراش و خراش کے لحاظ سے نہایت منفرد ہوتا ہے۔

زرقون کا شمار قدیم پتھروں میں ہوتا ہے، یہ حجم اور وزن میں الماس سے زیادہ ہوتا ہے اور ظاہری شکل و شباہت میں الماس سے اس قدر مماثلت رکھتا ہے کہ دونوں پتھروں میں امتیاز کرنا دشوار ہو جاتا ہے، صرف وزن کے فرق اور حجم کے لحاظ سے ہی اس کی شناخت کی جاسکتی ہے، یہ کافی چمکدار پتھر ہے۔

مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

☆ انگریزی میں اس کا نام زرقون (Zircon) ہے۔

☆ ہندی زبان میں اس کو گومیدہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

☆ اردو میں یہ پتھر زرقون کہلاتا ہے (اسے گومیدہ بھی کہا جاتا ہے لیکن اکثر انگریزی کا نام لیا جاتا ہے)

☆ عربی زبان میں اس پتھر کا نام لعل ہے۔

☆ سنسکرت میں اس پتھر کو گومیدک کہتے ہیں۔

اقسام اور رنگت:

زرقون کی رنگوں کے لحاظ سے کئی اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

☆ سبز زرقون

☆ نیلا زرقون

☆ نارنجی زرقون

☆ پیلا زرقون

☆ سرخ زرقون

☆ بلوری زرقون

☆ پیلا خاکستری زرقون

زرقون کی مشہور دو اقسام:

جرگون:

یہ ہلکے زرد رنگ کا زرقون ہے، یہی زرقون کی اعلیٰ قسم ہے، اس کے علاوہ زرقون کی ایک قسم وہ ہے جس میں داغ، شگاف یا چیر کا نشان ہوتا ہے، اسے عیب دار زرقون کہا جاتا ہے۔

ہائی سنتھ:

یہ زیتون رنگت میں سرخی مائل خاکستری اور نارنجی سرخ ہوتا ہے، اس کے بڑے ذخائر سری لنکا میں ہیں۔

زرقون کی صلابت:

زرقون دھونکنی میں نہیں پگھلتا حالانکہ ایسونائیٹ پگھل جاتا ہے اس میں 7.5 درجہ کی سختی ہے۔ طاقت الکاس اعلیٰ درجہ کی دوچند ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔

زرقون کے سحری خواص:

☆ اہل روما زرقون کو متبرک سمجھتے تھے۔

☆ لوگوں کا خیال تھا کہ زرقون دولت وعزت بڑھاتا ہے۔

☆ زرقون وبا اور بھوتوں کے آسیب سے نجات دیتا ہے۔

☆ زرقون زمانہ قدیم میں زیورات کے طور پر بھی مستعمل ہوتا تھا۔

☆ زرقون شربتی رنگ کا بہتر رہتا ہے۔

☆ جسمانی روزگار کی بہتری اور دشمنوں پر فتح مندی کیلئے زرقون کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

☆ جس شخص کا مزاج بادی یا بلغمی ہو یا اس کے برج میں ناقص واقع ہو اس کو زرقون پاس رکھنا مفید ہے۔

زرقون کا رنگ:

زرقون زرد، بھورے، خاکی، سفید، سرخ اور نارنجی رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ چمک دمک میں یہ ایک بے مثل جوہر ہے۔ عموماً نارنجی صاف وشفاف ہونا چاہیے۔

زرقون کی خامیاں:

☆ چیر یعنی شگاف، داغ یا ابرق زرقون کے عیوب سمجھے جاتے ہیں۔

☆ پہلے پہل یہ زیورات میں کثرت سے استعمال کیا جاتا تھا۔ مگر بعد میں اس کا استعمال قدرے کم ہو گیا۔ تاہم اسے اب بھی انگوٹھیوں میں وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ زرقون پاکستان، فرانس، امریکہ، ناروے اور سیلون میں پایا جاتا ہے۔

زرقون کے کیمیاوی مرکبات:

اس میں 66.8 حصہ زرقونیا 33.1 سلیکا اور 0.1 حصہ آکسائڈ آہن مرکب ہے۔ آگ میں تیز آنچ دینے سے اس کی چمک بڑھتی ہے لیکن رنگ دور ہو جاتا ہے۔ سوہاگہ کی مدد سے پگھل کر صاف شیشہ کی صورت کا ہو جاتا ہے۔ گرمی سے اس میں فاسفورس پیدا ہوتی ہے کوئی

تیزاب اس پر موثر نہیں۔

کیمیائی ترکیب:

زرقون میں درجہ ذیل کیمیائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

☆ سیلیکا

☆ زرکونیم

☆ مینگنیز

☆ پلاٹینم

☆ کیلشیم

زرقون کے مثبت اثرات:

☆ زرقون انسان کا حوصلہ بلند کرتا ہے، سمندری طوفان اور حادثات میں معاونت کرتا ہے۔

☆ زرقون روزگار میں اضافہ کرتا ہے، رزق میں برکت ہوتی ہے۔

☆ زرقون انسان کو ناگہانی آفات سے محفوظ رکھتا ہے، یہ پتھر دافع بلیات ہے۔

☆ زرقون محبت میں کامیاب کرتا ہے، شادی کرنے میں بھی بابرکت اور معاون ثابت ہوتا ہے۔

☆ زرقون صحت اور علم کے حصول میں مدد کرتا ہے۔

☆ زرقون انسانی ذہن پر خوشگوار اثرات ڈالتا ہے اور پر سکون نیند لاتا ہے۔

☆ اس گھر میں برکت ہوتی ہے جس میں زرقون موجود ہوتا ہے۔

☆ زرقون کے استعمال سے انسان کے عزت ووقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ زرقون تخلیقی صلاحیتوں کی آبیاری کرتا ہے۔

اٹامک ری ایکٹر:

زرقون سے ایٹمی ٹیکنالوجی میں بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، یہ ایٹمی بجلی گھروں کے ری ایکٹروں میں استعمال ہوتا ہے۔

لکی پتھر یا برتھ اسٹون:

زرقون کا تعلق سیارہ عطارد سے ہے اور سیارہ عطارد برج سنبلہ اور جوزا پر حکمران ہے چنانچہ یہ جوزا اور سنبلہ کا لکی اسٹون یا موافق پتھر ہے، یہ ماہ اگست میں پیدا ہونے والے افراد کا برتھ اسٹون اور ان ہی لوگوں کو راس آتا ہے جن کا لکی نمبر 5 ہے۔

زرقون کی تاریخی حیثیت:

تاریخی لحاظ سے زرقون کا شمار بے حد قدیم پتھروں میں ہوتا ہے، یہ قبل از تاریخ پتھر ہے اور ابتدائی زمانے یعنی پتھر کے زمانے سے انسانی استعمال میں ہے، اس کا واضح مطلب ہے کہ یہ پتھر کے زمانے سے دریافت ہوا ہے گویا ایک کروڑ سال پہلے دریافت کیا گیا تھا۔

زرقون سے علاج:

دانت کے درد کا علاج:

دانت میں درد ہونا، بذات خود کوئی مرض نہیں بلکہ یہ دانتوں اور مسوڑوں کے ساتھ ساتھ اعصاب کی بیماریوں کی ایک اہم علامت ہوتا ہے۔ دانتوں کے درمیان غذا پھنس کر سڑاند پیدا ہونے سے سوزش، دانتوں کو کیڑا لگنا، مسوڑھوں میں سوزش، دانت کی جڑ کا ننگا ہونا، دانت کی جڑ میں سوزش یا پیپ، گلے کی سوزش، پرانے زکام کے علاوہ چوٹ، زیادہ گرم اور ٹھنڈی خوراک اور میٹھی چیزیں اس مرض کا باعث ہوتی ہیں۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے۔ کھانا کھانے کے دوران چبانے کے عمل میں غذا کے ذرات دانتوں کی درزوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اگر انہیں فوراً نہ نکالا جائے تو وہاں سوزش

پیدا ہو جاتی ہے جو کہ دانت درد اور دیگر امراض کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اس لئے دن میں کم از کم دو بار دانتوں کی صفائی کرنی چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرقون 3 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ان موقعوں پر بھی دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

☆ صبح ناشتے سے پہلے دانت صاف کریں۔

☆ کھانے کے بعد کسی تلخ درخت کی لکڑی سے دانتوں کا خلال کریں۔

☆ میٹھی اور چکنی خوراکوں کے بعد مثلاً، دودھ، ملائی اور مٹھائی کے بعد دانت صاف کریں۔

☆ رات کو سونے سے پہلے دانت ضرور صاف کریں۔

کمزوری حافظہ کا علاج:

اس مرض میں مریض کو اکثر یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کی یادداشت کمزور ہو رہی ہے اور وہ اکثر باتیں بھول جاتا ہے۔ یہ کیفیت بھی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بیماری نہ ہو بلکہ مریض بعض اشیاء میں دلچسپی ہی نہ رکھتا ہو اور اس طرح وہ چیزیں یادداشت میں محفوظ نہ ہو سکیں۔ چیزوں کو یاد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس وقت ذہن تر و تازہ ہو، اس چیز سے دلچسپی ہو، مقصد رکھتی ہو اور اسے یاد کرنے میں کسی دباؤ یا مداخلت کا سامنا نہ ہو۔ یادداشت کی کمزوری کی نفسیاتی وجوہات کے علاوہ اہم ترین وجہ دماغ میں دوران خون کی کمی یا دماغی خلیوں کا انحطاط ہے۔ مسلسل شراب نوشی سے دماغ کے خلیے تلف ہو جاتے ہیں اور دوبارہ پیدا نہیں ہوتے اس لئے منشیات سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے اور یہی وجہ ہے کہ تقریباً ہر مذہب نے منشیات کو حرام قرار دیا ہے۔ ضرورت سے زیادہ کھانا، دل اور گردہ کی بیماریاں، خون کی نالیوں کی موٹائی اور ذیابیطس کی شکایت میں دماغ کو جانے والے خون کی مقدار بتدریج کم ہونے لگتی ہے جس کی

وجہ سے قوت حافظہ متاثر ہوتی ہے۔ سنکھیا، شنگرف اور سیسہ کے مرکبات کا استعمال بھی اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔ مسلسل پریشانی کی صورت میں ہونے والی حافظہ کی کمزوری میں ادویات کارگر نہیں ہوتیں بلکہ پریشانی کو دور کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرقون 7 تا 9 رتی اور زمرد 6 رتی دونوں کو مشترکہ طور پر استعمال کریں۔ ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔

آتشک کا علاج:

یہ بھی سوزاک کی طرح امراض خبیثہ سے تعلق رکھتا ہے۔

درجہ اول:

بدچلنی کے جرم میں خدا کا قہر بن کر نازل ہوتا ہے۔ جب کوئی تندرست مرد کسی آتشک زدہ عورت سے جنسی تعلقات قائم کرتا ہے تو اس کے 9 تا 90 دن کے اندر عضو تناسل پر ایک گلابی رنگ کی پھنسی ظاہر ہوتی ہے جس میں درد اور خارش بالکل نہیں ہوتی اور کنج ران کے غدود پھول جاتے ہیں۔ اس طرح اگر آتشک زدہ مرد کسی تندرست عورت کے پاس جائے تو اسی قسم کی پھنسی عورت کے اندام نہانی کے اندر یا باہر نمودار ہوتی ہے۔ اس قسم کی پھنسی معمولی علاج سے غائب ہو جاتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ خطرہ ٹل گیا بلکہ پھنسی نکلنے سے پہلے ہی بیماری نے جسم میں اپنی جڑیں مضبوط کر لی ہوتی ہیں۔ آتشک کی پہلی پھنسی مقعد یا ہونٹوں پر بھی نمودار ہو سکتی ہے۔

درجہ دوم:

پھنسی نمودار ہونے کے 2 ماہ سے 2 سال کے اندر بیماری دوسرے درجہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس درجہ کی اہم علامات گلے کی خرابی، جسم پر رنگ دار دھبے، پھنسیاں، منہ کے اندر سفید گریاں یا مقعد کے اردگرد سفید ابھار ہوتے ہیں۔ ان داغوں میں خارش یا درد کی بجائے

بیماری ہوتی ہے۔ اس مرحلے پر بیماری کے جراثیم دماغ اور نظام اعصاب میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ ہڈیوں میں بیماری جانے سے گودا متورم اور ہڈی میں سوراخ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے راتوں میں شدید درد ہوتا ہے اور معمولی مشقت سے ہڈی ٹوٹنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس مرحلے تک بیماری قابل علاج ہوتی ہے لیکن اگر اس مرحلے پر علاج نہ کیا جا سکے تو بیماری جان لیوا مرحلے میں داخل ہو جاتی ہے۔

درجہ سوم:

بیماری شروع ہونے کے 2 یا 3 سال کے اندر اس کا تیسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی ابتدا اسے کے بھی ایک سخت گلٹی سے ہوتی ہے جو کہ مسور کے دانے سے لے کر اخروٹ کے برابر تک ہو سکتی ہے۔ جس جگہ یہ گلٹی نکلتی ہے وہ جگہ اور آگے نیچے کے اعضاء یوں ختم ہو جاتے ہیں جیسے انہیں تیزاب سے گلایا گیا ہو۔ آتشک کا زخم جہاں پر بھی ہو، جسم کا وہ حصہ ہمیشہ کے لئے گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے۔ تیسرے درجہ میں پاگل پن، دل کی بیماریاں، گلے میں سوراخ، ہڈیوں اور جوڑوں کا درد اور اندھا پن وغیرہ عام پائے جاتے ہیں۔

ملیریا کا علاج:

یہ بخار مچھر کی مادہ کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ یہ مچھر صاف کھڑے پانیوں میں انڈے دیتا ہے اور نباتات پر گزارا کرتا ہے جب کہ مادہ جانوروں اور انسانوں کے خون پر پلتی ہے۔ مچھر کے کاٹنے سے تین قسم کا ملیریا بخار ہوتا ہے۔

☆ تیسرے روز ہونے والا بخار۔

☆ چوتھے روز ہونے والا بخار۔

☆ روزانہ ہونے والا بخار۔

مچھر کے کاٹنے کے دس روز بعد مریض کو سردی لگ کر بخار آتا ہے جو کہ 107 ڈگری

تک ہو سکتا ہے۔ مریض کو بخار کے دوران ہذیان کا دورہ بھی پڑتا ہے۔ چھ گھنٹے بعد بخار خود بخود اتر جاتا ہے اور اس کے بعد تھکن کی وجہ سے نیند آجاتی ہے اور پھر اگلے روز یا تیسرے روز دوبارہ بخار ہو جاتا ہے۔ ملیریا کے جراثیم انسانی خون میں داخل ہونے کے بعد خون کے سرخ ذرات کو ہو کر خون کی شدید کمی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ خون کی کمی کے ساتھ تلی بڑھ جاتی ہے اور چہرے پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ اس بخار کے دوران خاص پرہیز کی ضرورت نہیں۔ تاہم بخار کے بعد کی کمزوری کو مقویات سے پورا کریں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرقون اور حجر القمر 8 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

سرطان خون کا علاج:

یہ خون کا سرطان ہے۔ اس میں خون بنانے والی بافتوں میں موجود خلیات اپنی تعداد بڑھا لیتے ہیں اور ہڈیوں کے گودے میں ہائپر پلیزیا پیدا کر دیتے ہیں اور تلی، جگر اور لمف گلینڈز کو بڑھا دیتے ہیں۔ خلیات کے اتنی زیادہ تعداد میں بننے کی وجہ سے دورہ کرنے والے خون میں سفید خلیات کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ لیوکیمیا حاد اور مزمن دونوں طرح کا ہو سکتا ہے۔ یہ مرض مریض کو موت کی وادی میں پہنچا کر چھوڑتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرقون، سرخ مرجان اور گومیدک 2 رتی استعمال کریں یا نیلم اور گومیدک استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

الماس، ہیرا

(DIAMOND,ALMAS)

الماس، ہیرا کی پہچان

اگر آپ اصل الماس کی پہچان کرنا چاہتے ہیں تو ایک سفید کاغذ پر سوراخ کر کے الماس اس کے نیچے رکھ کر عکس ملاحظہ کریں۔ اس کا عکس دھنک نما ہوگا اگر سرخ، زرد اور نیلا رنگ اس میں نمایاں نظر آئے تو یہ عمدہ الماس ہوگا۔

اس ہیرے کے کناروں پر اگر موم لگایا جائے اور اسے سورج کے سامنے کیا جائے تب بھی اس سے روشنی کی شعاعیں قوس وقزح کے انداز میں پھوٹتی ہیں۔

الماس کو آگ والا پتھر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس سے تیز روشنی خارج ہوتی ہے۔

اصل یہ روشنی اس سے ٹکرا کر منعکس ہوتی ہے۔ اگر الماس کافی بڑا ہو تو اس میں چہرہ الٹا نظر آتا ہے۔

الماس کو سختی کی بنا پر ڈائمنڈ کے علاوہ ایڈمی مس الماہین، بجرم، چونیساک، اور الماست بھی کہا جاتا ہے۔ یہ خشک اور سرد مزاج کا حامل ہوتا ہے۔

الماس کی چھ مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

یمانی الماس:

یہ سیماب پارے جیسا چمکدار ہوتا ہے۔

بلوری الماس:

یہ بلور شیشے کی طرح شفاف اور چمکیلا ہوتا ہے۔

زاغی الماس:

اس میں کوے کے رنگ جیسی سیاہ برق ہوتی ہے۔

حبشی الماس:

جیسا کے نام سے ظاہر ہے اس ہیرے میں سیاہ رنگ کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔

نباتی الماس:

یہ ہیرا معمولی شربتی رنگ کا حامل ہوتا ہے۔

رنگ دار الماس:

یہ ہیرے مختلف جھلملاتے رنگوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔ اور بیش قیمت ہوتے ہیں۔

ہندی جواہر تراش اور ہیرا:

ہندوؤں نے الماس کی اقسام اپنے نسلی امتیازات کے مطابق بیان کی ہیں۔ شفاف اور جھلملاتے الماس کو برہمن کا نام دیا گیا۔ شہد رنگ الماس کو کھتری سے منسوب کیا گیا۔ چمکیلے اور پیازی رنگ کے الماس کا نام ویش تھا اور سب سے کم تر یعنی بھورے الماس کو "شودر" کا نام دیا گیا۔

الماس کی خصوصیات:

الماس (ہیرے) کی بیشمار طبی اور سحری خصوصیات ہیں۔

☆ الماس کا لاکٹ سینے پر آویزاں کرنے سے دل کو تقویت پہنچتی ہے۔

☆ الماس کی موجودگی سے مرگی کا دورہ نہیں پڑتا۔

☆ اگر یہ الماس حاملہ خاتون کے پاس ہو تو اسے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔

☆ ہیرے کی موجودگی میں انسان آسمانی بجلی سے محفوظ رہتا ہے اگر یہ ہیرا پاس ہو تو تھکاوٹ اور سستی پاس نہیں پھٹکتی اور قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے۔

☆ اس ہیرے کی موجودگی میں انسان خوف و ہراس کا شکار نہیں ہوتا۔ اگر یہ ہیرا انگوٹھی

نگینے کے طور پر استعمال کیا جائے تو سانپ حملہ نہیں کر سکتا۔ اگر چشمہ الماس کے پانی سے یرقان کا مریض غسل کرے تو اسے صحت حاصل ہوتی ہے۔

☆ یہ ہیرا عزت و وقار اور عقل و دانش کی علامت ہے۔ اگر یہ ہیرا انگوٹھی میں پہنا جائے تو بیوی اور شوہر کی باہمی محبت بڑھتی ہے۔ طبیب و حکیم اسے کشتہ کیمیا میں استعمال کرتے ہیں اور تریاق بھی بناتے ہیں اگرچہ یہ زہر قاتل ہے۔ اس ہیرے سے پارہ بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ اگر یہ ہیرا پاس ہو تو جادو کے اثرات سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ اگر شکم پر باندھا جائے تو معدہ طاقتور ہو جاتا ہے اور صحت شاندار رہتی ہے۔

☆ اگر یہ ہیرا داغدار ہو تو اسے منحوس سمجھا جاتا ہے جبکہ سرخ داغ والا ہیرا خونی سمجھا جاتا ہے۔

☆ الماس منہ میں ڈالا جائے تو دانت کمزور ہو جاتے ہیں اور اگر اسے نگل لیا جائے تو جگر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور چند لمحوں میں یہ مہلک ہیرا جیتے جاگتے انسان کو موت کی تاریک وادی میں دھکیل دیتا ہے بہت سے لوگ ہیرے سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ اور ازمنہ قدیم میں خطرناک مہموں پر روانہ ہونے والے افراد یہ ہیرا پاس رکھتے تھے تاکہ خطرناک صورت حال میں اسے نگل کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر سکیں۔ آج بھی کئی مقامات پر اگر غریب شہر فاقوں سے ہلاک ہو جاتا ہے تو امیر شہر ہیرے کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔

☆ جس علاقے میں ہیرے کی کانیں ہوں وہاں اکثر و بیشتر آسمانی بجلی گرتی ہے۔

☆ یہ ہیرا جہاں زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے وہیں اسے بادشاہ اپنے تاج شاہی کی زینت بھی بناتے ہیں۔

☆ الماس کو تراشنے کے لئے مہارت اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس دوران ہاتھوں پر چمڑے کے مضبوط دستانے پہنے جاتے ہیں۔ اس کو تراشنے کا عمل بصارت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

☆ گولکنڈہ اور برازیل میں بے شمار ہیرے پائے گئے یہ ہیرا کنکروں اور پتھروں کے درمیان اور عام طور پر کوئلے کی کانوں میں کھردری شکل میں دستیاب ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کی تراش خراش کی جاتی ہے تو اس کی جھلملاہٹ اور روشن شعاعیں بے مثل ہوتی ہے۔

☆ ۱۹۵۶ء میں ایک جوہر تراش مسٹر برک نے ہیرے پر کندہ کاری اور نقوش بنانے کا فن متعارف کرایا۔

☆ سیاہ رنگ کا الماس شیشہ کاٹنے کے قلم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ ایک سخت ترین ہیرا ہے اس لئے چٹانوں میں سوراخ کرنے کے لئے اس کی نوک والے برے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ یونانی حکماء کے نزدیک اس کا مزاج گرم خشک ہے جبکہ یہ چوتھے درجہ کا سرد خشک پتھر ہے۔

☆ اگر کوئی نادانستگی میں یہ ہیرا یا اس کی کنی نگل لے تو اس کو گائے کا تازہ دودھ پلا کر قے کرائیں۔ یا چند عدد کھٹمل پیس کر دودھ میں پلائیں۔

☆ اس الماس کو مختلف ادویات کے ساتھ جب دانتوں پہ ملا جاتا ہے تو دانت چمکیلے اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔

☆ کشتہ الماس قوت باہ کے لئے نہایت موزوں ہے۔

☆ الماس برج حمل، برج اسد اور برج میزان کے حامل افراد کو راس ہے اور یہ ان کے لئے مبارک مانا جاتا ہے۔

☆ بہت سے لوگ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے نام بھی الماس رکھتے ہیں۔

☆ الماس پر آگ اور لوہا بے اثر ہیں اور اس کی موجودگی خیالات فاسدہ اور باطل چیزوں سے بچاتی ہے۔

یہ بہت خوبصورت، خوش رنگ اور آب و تاب والا نگینہ ہوتا ہے۔ یہ دس اقسام میں بھی

پایا جاتا ہے۔

☆ گلابی

☆ سبز

☆ بسنتی

☆ نیلگوں

☆ داغدار

☆ سفید

☆ ہلکا پیلا

☆ بھورا

☆ پیلا

☆ سیاہ

ان کے رنگوں کی بناء پر الماس کی درجہ ذیل اقسام بھی مشہور ہیں۔

شربتی الماس:

یہ شربتی رنگ کا خوبصورت ہیرا ہوتا ہے۔

نیلا الماس:

اس ہیرے کا رنگ نیلا اور نہایت چمکدار ہوتا ہے۔

سفید الماس:

اس ہیرے کا رنگ شفاف سفید اور نہایت چمکدار ہوتا ہے۔

سیاہ الماس:

یہ کالے رنگ کا چمکدار ہیرا ہوتا ہے۔

سوم درجہ: سبز

چہارم درجہ: سفید

پنجم درجہ: زیتونی

نیلگوں الماس نایاب اور قیمتی ہوتا ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کے الماس کامیاب نہیں ہوتے لیکن ان میں یہ عیب ہوتا ہے کہ تھوڑے بہت دودھیا مائل رنگ کے ہوتے ہیں اس لئے کم قیمت جواہرات میں گنے جاتے ہیں۔

الماس کی برقی قوت:

الماس میں طاقت انعکاس زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ دوربینوں میں استعمال ہوتا ہے تاہم اس میں برقی طاقت زیادہ نہیں ہوتی اگر اسے رگڑیں تو تھوڑی سی برقی قوت پیدا ہوتی ہے جو صرف 30 منٹ تک رہتی ہے۔ اس میں فاسفورس کی قوت صرف گرمی سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ روشنی سے بھی ظاہر ہوتی ہے چنانچہ سورج کی شعاعوں کے سامنے رکھنے سے یہ طاقت ظاہر کرتا ہے اور دور لے جانے پر بھی یہ کچھ دیر تک قائم رہتی ہے جو کسی چیز کے ڈھانپنے سے بھی زائل نہیں ہوتی۔ یہ نان کنڈکٹر آف الیکٹریسٹی ہے۔

الماس کے کیمیائی مرکبات:

الماس خالص کاربن سے بنتا ہے۔

استعمال:

یہ دوربینوں میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں شعاعوں کو منعکس کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر اس کو افقی انداز میں رگڑا جائے تو برقی قوت پیدا ہو جاتی ہے تاہم اس پتھر کا شمار غیر موصل کے طور پر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پتھر نہایت خالص قسم کی کاربن سے بنا ہوتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ زمین کی اندرونی تہہ ابھی تک بہت زیادہ گرم ہے اور اس کے اندر کئی

طبقات پر چٹانیں پگھلی ہوئی شکل میں ملتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ کوئلے پر شدید دباؤ سے ہیرا وجود میں آتا ہے۔ اگرچہ ہیرے کی کانیں الگ ہوتی ہیں مگر بعض اوقات یہ کوئلے کی کانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

الماس کے طبی افعال:

زمانہ قدیم سے ہی اس کے کئی ایک خواص مانے جاتے ہیں۔ یونانی حکیم کہتے ہیں اس کا مزاج گرم وخشک اور چوتھے درجہ میں سرد خشک ہے۔ تعلیق مقوی قلب ہے یعنی گلے میں لٹکانا دل کو تقویت دیتا ہے۔ مخزن الادویہ میں ہے کہ پیٹ پر باندھنے سے فساد ہضم کو رفع کرتا اور معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ الماس کے پانی سے غسل کرنا فالج، لقوہ رعشہ، جذام اور جذر کو مفید ہے۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مثلث شکل بنوا کر ایک بازو پر باندھا جائے تو صرع کو دور کرتا ہے۔ اگر ادویات کے ساتھ بطور مسی دانتوں پر ملا جائے تو انہیں سخت کرتا ہے لیکن اس مقصد کیلئے استعمال کرنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ ایک ذرہ بھی معدہ میں جا کر مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ جس فرد کے پیٹ میں الماس کا ذرہ چلا جائے اسے گائے کا تازہ دودھ پلا کر قے کرائیں یہاں تک کہ یہ ذرہ باہر نکل جائے اور پھر مچھلی کا صابن دیں جس سے متاثرہ فرد تندرست ہو جائے گا۔ دیسی ٹوٹکے کے طور پر حنظل پانی میں پیس کر دودھ ملا کر پلانا بھی تریاق الماس ہے۔

ناخالص ہیروں سے جذام، ذات الجنب اور یرقان کی طرح کے مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ الماس جس میں یبوست درجہ چہارم ہو اس کا کشتہ انسان کی قوت باہ، عمر اور آرام میں ترقی دیتا ہے۔

الماس کے سحری خواص:

مخزن اکسیر میں ہے کہ الماس پہننے سے جسم صحت مند رہتا ہے اور ہر قسم کا خوف دور

ہوتا ہے۔

☆ الماس کو حاملہ عورت کے زانو سے باندھیں جو دردِ زہ میں مبتلا ہو اس کو ولادت [illegible] ہو گی۔

☆ اگر الماس بازو پر باندھا جائے تو دشمنوں سے حفاظت کرتا ہے۔ میاں بیوی میں محبت بڑھاتا ہے۔

☆ الماس پر سورج کا خاص اثر ہوتا ہے۔ وہ لوگ جن کا برج حمل ہو ان کیلئے خوش بختی کا پتھر ہے۔ یہ وقار اور عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ الماس قوت ارادی کو بلند کرتا ہے۔

☆ الماس طبیعت میں تیزی پیدا کرتا ہے۔

☆ الماس ذہانت کو بڑھاتا ہے۔

☆ الماس سوچ بچار کرنے والوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

☆ الماس روشنی پھیلاتا ہے کیونکہ اس پر سورج کی حکمرانی ہے۔ خوشیاں بڑھاتا ہے۔ مصروف لوگ پہنیں تو انہیں طمانیت اور خوشی دیتا ہے جس سے وہ زیادہ عرصہ کام کرتے ہیں۔

☆ الماس کی برقی شعاعیں قوت حیات اور قوت کارکردگی کو بڑھاتی ہیں۔

☆ سیاروں کے لحاظ سے الماس کا تعلق سورج سے ہے جو قوت بھروسہ اور صحت کا مالک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آگ اور لوہا اس پر اثر نہیں کرتے اس لئے پہننے والا برق سے محفوظ رہے گا۔

☆ الماس پیٹ پر باندھنے سے آدمی پیچش اور درد سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ الماس مقوی قلب، دافع خوف و ہراس ہے۔

☆ الماس سوتے وقت سر پر باندھا جائے تو برے خیالات نہیں آتے۔

☆ الماس آدمی کو موذی جانور مثلاً سانپ اور بچھو سے محفوظ رکھتا ہے۔

اگر الماس بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنے تو آفات سے محفوظ رہیں گے۔

☆ الماس امیر ہونے کی نشانی ہے۔

☆ الماس بچوں کو مرگی سے بچاتا ہے۔

☆ الماس پہننا خوش بختی، دولت مندی، عقل و دانش اور قوت دیتا ہے۔

الماس کے تاریخی واقعات:

اس پتھر سے بیشمار واقعات منسوب ہیں ایک نوجوان ڈاکٹر کامیلس بونارڈس بڑے وثوق سے کہتا ہے کہ ہیرا خوف و ہراس دور کرتا ہے اور جھگڑوں کو مٹاتا ہے۔ اگر ہیرا بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنا یا کلائی پر باندھا جائے تو پہننے والا اپنے دشمنوں اور تمام برائیوں سے محفوظ رہے گا نیز لوگوں میں ہردلعزیز ہوگا۔ لوگوں کا یقین ہے کہ ہیرا ''لکی اسٹون'' ہے جو پہننے والے کو راس آتا ہے لیکن بعض اوقات اس کا نتیجہ مختلف بھی ہوسکتا ہے۔

ایک فرانسیسی سپاہی سیلون کے بدھ مندر سے ''بودھ کی آنکھ'' نامی ہیرا جب چرا کر لے جانے لگا تو ایک آدمی نے دیکھ کر اسے روکنے کی کوشش لیکن اس کی ضرب کاری سے اسے موت کی آغوش میں سونا پڑا۔ اس نے مرتے ہوئے اس منحوس پتھر کو جی بھر کے کوسا۔ آخر یہ منحوس ہیرا سلطان ترکی کے پاس فروخت کیا گیا اس کیلئے بھی یہ ہیرا منحوس ثابت ہوا اور وہ اس کے خریدنے کے تھوڑے ہی عرصے بعد اپنی محبوب بیوی کے ہاتھوں مارا گیا جو اس ہیرے کی آب و تاب دیکھ کر مدہوش ہوگئی تھی۔

اس کے بعد اس ہیرے کی نحوست ساری دنیا میں مشہور ہوگئی۔ پھر یہ ہیرا ترکی سے [illegible] پہنچا جہاں سے پھر اسے چرالیا گیا اور مختلف ہاتھوں سے ہوتا ہوا 1983ء میں ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت ہوا۔

ملکہ ازابیلا دوم آف ہسپانیہ تعویز کے ساتھ ایک خوبصورت ہیرا بھی اپنے گلے میں

پیدا کرتی تھی جو اسے بے حد راس آیا۔ وہ جب بھی عوام میں نمودار ہوتی تو اس ہیرے کی چمک دمک سے لوگوں کی نظریں خیرہ ہو جاتیں۔ ایک مرتبہ اس ہیرے نے اس کی یوں جان بچائی کہ ایک بار اس کا ایک دشمن چاقو سے اس پر حملہ آور ہوا اور چاقو کا وار اس کے سینے پر کیا۔ چاقو ہیرے پر لگا اور ملکہ بچ گئی۔

ہیرے کے متعلق بے شمار روایات بیان کی جاتی ہیں کہ بعض ہیرا پہننے والوں کو ہیرا ایسا راس آیا کہ اس کے مالک نہ صرف امیر بن گئے۔ بلکہ ہیرے کے باعث ان کی شخصیتوں کو چار چاند لگ گئے۔ لیکن اس کے ساتھ اس کی نحوست کی بھی متعدد داستانیں شہرت پذیر ہیں بعض آدمیوں نے زمانہ قدیم میں ہیرے کو نگل کر اپنی جانوں کا خاتمہ کر لیا اور بعض اس کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے۔ عورتیں دلآویزی اور امارت کیلئے ہیرا پہنتی ہیں اور مرد اس لئے کہ شاید ہیرا ان کی امارت کا سبب بن جائے۔ یاد رکھیں ہر چیز ہر شخص کیلئے نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بھی پتھر پہننے سے پہلے مشورہ کر لیا جائے کہ کونسا پتھر موافق ہے تاکہ ممکنہ نقصان سے بچا جا سکے۔

آج کل ہیرا مصنوعی طور پر بھی بنایا جا سکتا ہے اسی تناظر میں ''کیا ہیرا ہار گیا؟'' کے عنوان سے نعیم ابرار نے ایک انگریزی تحقیقی مضمون کا ترجمہ و تلخیص کرتے ہوئے بیان کیا ہے:

ہماری نظروں سے دور زمین کی گہرائی میں جو ہنگامہ مچا رہتا ہے اس کے نتیجے میں ہمیں سیال سونا یعنی تیل بھی حاصل ہوتا ہے اور ان گنت مفید معدنیات بھی، قدرت کا اپنا انتخاب ہوتا ہے وہ مختلف چیزوں کو نعمتوں میں ڈھالنے کیلئے چنتی رہتی ہے، برس ہا برس کے تغیرات کس چیز کو کیا بنا سکتے ہیں اس کی مثال ہیرا بھی ہے۔

سخت ناقابل بیان دباؤ، آگ کی حدت، پے در پے رگڑے اور اتھاہ خم سے کوئی ٹوٹ بھی سکتا ہے لیکن جسے قدرت منتخب کر لیتی ہے وہ ہیرا بن جاتا ہے۔ ہیرا بننے والے کاربن کو قدرت منتخب کرتی ہے اور جب ہیرا بن جاتا ہے تو اس کے دن بدل جاتے ہیں، وہ حسین گلے اور نازک انگلی کی زینت بنتا ہے اسے خوبصورت قیمتی نرم و گداز بستر مل جاتا ہے، بھاؤ بڑھ جاتے ہیں۔

زمین سے نکلنے کے بعد ہیرے کی قسمت تو بدلتی ہی ہے (ویسے ہیرا کیچڑ میں بھی ہیرا ہی ہوتا ہے) لیکن ہزاروں برس سے انسان کا یقین چلا آ رہا ہے کہ ہیرا جن کو راس آ جائے ان کی قسمت یکسر بدل دیتا ہے، یہ صرف انہی کو راس آتا ہے جنہیں قدرت اس کا مستحق بناتی ہے اور جو مستحق ہی ہوتے ہیں جن میں اسے پرکھنے کی ''نظر'' ہوتی ہے۔ آج ہیرے جواہرات کو پرکھنے کیلئے مشینیں موجود ہیں، لیکن اس کے باوجود آخری فیصلہ ''نظر'' ہی کرتی ہے اور ''نظر'' کی اہمیت کو ہم مشرق والوں سے زیادہ کون جانتا ہے شاعر مشرق نے کہا تھا:

''تیرا علاج نظر کے سوا کچھ نہیں''

کہا جاتا ہے ''ہیرے کی قدر جوہری جانتا ہے'' ایک زمانہ تھا کہ بادشاہ اور امراء خود جوہری ہوا کرتے تھے اور اعلیٰ ترین تجارت ہیرے جوہرات ہی کی ہوتی تھی۔

ہیرا سطح زمین سے 150 کلومیٹر کی گہرائی میں بڑی مشکل سے بنتا ہے چنانچہ نادر و نایاب ہوتا ہے اس بنا پر مرکز توجہ رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ تاریخ ہیروں کے تذکروں سے بھری ہوئی ہے۔ انسانی خزانے میں موجود سیکڑوں برس پرانے ہیرے آج بھی اپنی پوری آب و تاب سے دمک رہے ہیں۔ ان سے دیومالائی داستانیں بھی وابستہ ہیں کیونکہ ان کی چمک میں دیکھنے والوں کو کور کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

انسان زمانہ قدیم سے ہیرے کو اس کی ''تاثیر'' کی بناء پر استعمال کرتا چلا آ رہا ہے، ایک زمانہ تھا کہ یہ صرف امراء ہی کے حصہ میں آتا تھا، لیکن کھوج، کھدائی اور کٹنگ کے جدید طریقوں نے ہیرے کو بھی کی دسترس میں پہنچا دیا ہے۔ بے حد سخت ہونے کی بنا پر دیگر جواہرات کی طرح اس کی باریک تراش خراش ممکن نہیں تھی، چنانچہ قدیم ادوار میں اسے تراش خراش کے بغیر ہی ''تاثیر'' کیلئے استعمال کیا جاتا تھا، آج جدید ٹیکنالوجی سے اس کو باریکی سے تراش کر اس کے حسن میں اضافہ کیا جاتا ہے اور اس کے چھوٹے سے ذرے کو بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ جب کھدائی اور کھوج کے جدید طریقے نہیں تھے، اس کے ذخائر کا سراغ

لگانا مشکل ہوتا تھا، لیکن اب اس کی موجودگی کا سراغ لگا کر اسے تلاش کر لیا جاتا ہے، چنانچہ اب یہ عام فرد کی دسترس میں بھی آ گیا ہے، اس کے چھوٹے ٹکڑے اب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ہیرا زیرِ زمین اتنی سختیاں جھیل چکا ہوتا ہے کہ اس کا حسن اور اس کی چمک دمک رائج ہو چکی ہوتی ہے، چنانچہ انسانی ہاتھوں تک پہنچنے کے بعد زمان و مکان کی تبدیلیاں اس کا حسن ماند نہیں کر پاتیں۔ اسی لئے کہتے ہیں "ہیرا ہمیشہ کیلئے ہوتا ہے"۔

علم النجوم کی رو سے الماس حسن اور فنون لطیفہ کے سیارے زہرہ سے منسوب ہے۔

کہتے ہیں یہ جن کو راس آتا ہے انہیں سخت، مضبوط، طاقتور اور پرکشش بنا دیتا ہے۔ مقبول اور ہر دلعزیز بنانا اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس نعمت کی اہم تاثیر سمجھی جاتی ہے، ماہرین علم النجوم یا جوتشی سمجھتے ہیں کہ پہننے والے کے زائچے میں زہرہ کی جو پوزیشن ہوگی اسی کے پیش نظر اس کے اثرات دیکھے جائیں گے۔ لیکن محبت کرنے والے نجومیوں کو خاطر میں لائے بغیر ایک دوسرے کو ہیرے کا تحفہ دیتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کی محبت کی طرح دمکتا ہے اور اس سے محبت میں بھی چمک آ جاتی ہے، لیکن ہر چمکنے والی چیز سونا اور ہیرا نہیں ہوتی۔ ہیرے سے مشابہ بہت سے دیگر "پتھر" بھی پہچان جاتے تھے کہ یہ ہیرا نہیں ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا انسان ہیرا بنانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ کیا اب یہ کہنا درست ہوگا کہ قدرت کا تخلیق کردہ یہ عظیم اور عجیب تحفہ جسے ہیرا کہتے ہیں، انسان کے ہاتھوں ہار گیا ہے اور اپنی قدر و قیمت کھو بیٹھا ہے؟

لیکن ابھی کچھ باتیں طے ہونا باقی ہیں، مثلاً کیا اسٹیٹس سمبل کے طور پر ڈائمنڈ کی اہمیت ختم ہو جائے گی؟ ممکن ہے قدرتی یا نیچرل ڈائمنڈ کی اصطلاح متعارف کرانا پڑے اور شوقین افراد صرف نیچرل ڈائمنڈ استعمال کریں، لیکن ان کی پہچان کیسے ہوگی؟ یہ کام تو ڈائمنڈ کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیاں ہی کر سکتی ہیں، اس طرح ان کی اجارہ داری مزید بڑھے گی، کیونکہ پرکھنے والی "نظر" کو تو مات ہو چکی ہے۔

قدرتی ہیرا جن پراسرار حالات میں جنم لیتا ہے وہ حالات انسان میں اس کیلئے کشش

پیدا کر دیتے ہیں، کیونکہ پراسراریت میں انسانی دلچسپی مسلمہ ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ "معلوم" حالات میں بننے والا ہیرا "نامعلوم" قوتوں کے ہاتھوں بننے والے ہیرے کی جگہ لے سکے گا؟ دنیا بھر میں نجوم یا ستاروں کے علم کی بنیاد پر بھی ہیرے پہنے جاتے ہیں، اگر نجومیوں نے اعلان کر دیا کہ "جادوئی اثرات" صرف قدرتی ہیرے ہی کے ہوں گے تو عین ممکن ہے قدرتی ہیرا اپنی قدر و قیمت برقرار رکھے۔ فی الحال تو تمام تر انسانی کوششوں اور محاذ آرائی کے باوجود قدرت کی بالادستی برقرار ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کی اس کامیابی پر ہونے والے مطالعے کی تلخیص و ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

نیویارک میں ہیروں کی تجارت:

نیویارک میں ہیروں کی تجارت کا مرکز ڈائمنڈ ڈسٹرکٹ ہے، یہاں جواہرات کی سینکڑوں دکانیں ہیں ان میں سے ایک جوہر شناس "لیو" ہیروں کی پرکھ میں مصروف تھا اس کا ذریعہ معاش ہی ہیروں کی پرکھ، اصل و نقل کی شناخت، ان کے معیار اور قیمت کا تعین کرنا ہے۔ وہ تین چھوٹے ہیرے دیکھ رہا تھا، ہر ایک نصف قیراط سے بھی کم تھا، ان میں سے ایک گلابی دوسرا بے رنگ تیسرا ہلکا سبز تھا، اس نے گلابی ہیرے کو اٹھایا اور آئی گلاس سے اسکا معائنہ شروع کیا، اس طرح وہ پتھر سے روشنی کے انعکاس، چمک، صفائی، شفافیت، شکل اور تراش کا معیار جانچ رہا تھا۔ اس نے اسی طرح سے دو پتھروں کو بھی دیکھا اور پھر فیصلہ دیا کہ اصلی ہیرے ہیں اور بہت عمدہ ہیں۔

لیکن لیو ناکام ہو گیا۔ ہیرے بیچنے اور خریدنے کیلئے اس نے برسہا برس جو محنت کی تھی وہ اکارت گئی، اس نے جن پتھروں کا مشاہدہ کیا تھا وہ لاکھوں برس کی ارضیاتی "ریاضتوں" کے اثرات سے پیدا ہونے والے قدرتی ہیرے نہیں تھے بلکہ انہیں لیبارٹری میں بنایا گیا تھا جو

بوسٹن میں واقع ہے۔ لیو ہیروں کا واحد جوہری نہیں ہے جو دھوکہ کھا گیا، بلکہ جس جوہری کو بھی مصنوعی طور پر بنائے گئے اصل ہیرے دکھائے گئے اس نے ان کے اصلی ہونے کی تصدیق کی، دراصل ان ہیروں میں ہیروں والی ہر بات ہے، بس یہ ویسے نہیں بنے جیسے قدرت بناتی ہے۔

ہیروں کی تجارت کو خطرات:

ہیروں کے زیورات کی عالمی صنعت 60 ارب ڈالر کی ہے اور مصنوعی ہیروں نے اس کو ہلا کر رکھ دیا، سنتھیٹک ڈائمنڈ کیوں کہ بالکل اصلی لیکن قدرتی کے مقابلے میں سستے ہیں، اس لیے اصل ہیرے بیچنے والوں اور انہیں رکھنے والوں کا دیوالیہ ہو سکتا ہے۔

ہیرے بنانے کیلئے دو ٹیکنالوجیز استعمال ہو رہی ہیں، دونوں امریکی کمپنیاں ہیں اپالو نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسی سال اپنے رنگین اور بے رنگ ہیروں کی فروخت شروع کر دے گی جبکہ GEMESIS نے اپنے رنگین اور بے رنگ ہیروں کی فروخت کا آغاز کر دیا ہے ان میں نیلے اور زرد ہیرے بھی شامل ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کی قیمت قدرتی ہیروں سے 75 فیصد کم ہو گی۔ کم از کم مزید تین کمپنیاں مصنوعی ہیرے بنانے کی کوشش کر رہی ہیں، یوں ہیروں پر سے مادر ارضی کی اجارہ داری ختم کر دی گئی ہے۔ ہیروں کی مارکیٹ زیادہ تر فریب نظر پر ہے، بڑے سائز کے ہیرے تو واقعی نایاب ہوتے ہیں، البتہ چھوٹے ہیرے نیلم اور یاقوت کے مقابلے میں عام پائے جاتے ہیں، لیکن انہیں دیگر جواہرات کی نسبت نایاب سمجھا جاتا ہے ان تمام وجوہ کی بنا پر تمام جواہرات کی قیمت ہیرے سے کم رکھی جاتی ہے، حالانکہ یاقوت اور نیلم ہیرے کے مقابلے میں ہزاروں گنا زیادہ نادر نایاب ہوتے ہیں۔

ہیروں کو بے حد مہنگا بنانے میں مارکیٹنگ کی شعبدے بازی اور اس کی تجارت پر چند کمپنیوں کی اجارہ داری ہے۔ ہیروں کی کان کنی کرنے والی پانچ کمپنیوں کا ۹۰ فیصد مارکیٹ پر کنٹرول ہے۔

DE BEERS نے مارکیٹنگ اور اشتہارات کے ذریعے ہیرے کو مزید قیمتی بنا دیا۔ ہیرے کی کان کنی کرنے والی سب سے بڑی کمپنی ہے، اس نے شاید تاریخ کا سب سے موثر سلوگن دیا A Diamond is forever اس کمپنی نے تن تنہا اپنی اشتہار بازی کے ذریعے ہیرے کو محبت اور کمٹمنٹ کی عالمی علامت بنا دیا، چنانچہ آج یہ صورتحال ہے کہ امریکہ میں خریدے جانے والے 85 فیصد ہیروں کا تعلق تحائف سے ہوتا ہے۔ یعنی کسی کو دینے کیلئے ہیرے خریدے جاتے ہیں۔ لیکن اگر مصنوعی ہیرے سستے داموں مارکیٹ میں بھر دیئے گئے تو کیا ہوگا؟ ہیرے کرسٹل کی طرح عام ہو جائیں گے۔ کارنیگی انسٹیٹیوٹ کے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ اگر مصنوعی ہیرے مارکیٹ میں بڑی مقدار میں آ گئے تو ہیروں کی مارکیٹ کریش ہو جائیں گی۔

De BEERS ایک خاندان کی کمپنی ہے یہ 1888ء میں قائم کی گئی اور 20 ویں صدی میں ہیروں پر اس کی اجارہ داری رہی، اس کی خواہش اور کوشش ہے کہ ہر اس ٹیکنالوجی کو روک دیا جائے جس میں جواہرات کے اس کے کاروبار کو متاثر کرنے کی ذرا سی صلاحیت ہو چنانچہ ڈی بیئرز نے اپنی ڈائمنڈ مشین بنا ڈالی، یہ اوریجنل مشین جیسی ہی تھی جس کا موجد ٹریسی ہال تھا، چنانچہ ڈی بیئرز پر اس کی کمپنی نے پیٹنٹ قانون کے تحت مقدمہ دائر کر دیا، چھ سال تک قانونی جنگ جاری رہی، بالآخر ڈی بیئرز کو 25 ملین ڈالر ہرجانے کے طور پر دینا پڑے۔

امریکی جنرل الیکٹرک کے سائنسدانوں نے جواہرات کے معیار کے ہیرے 1960ء کی دہائی میں بنا لیے، لیکن ناقابل بیان دباؤ اور حرارت کو سہارنے والا ساز و سامان ناقابل برداشت حد تک مہنگا تھا، پھر ایک کیرٹ کا محض ایک ہیرا بنانے میں اس مشین کو پورا ایک ہفتہ لگ جاتا تھا، جیسے جیسے میٹریل سستا اور مشین بہتر ہوتی گئی سائنسدان کم وقت اور کم قیمت میں ہیرے بنانے کی صلاحیت بڑھاتے چلے گئے۔ سائبیریا میں روسی سائنسدانوں نے امریکی سائنسدانوں کے مقابلے میں زیادہ کم وقت میں ہیرے بنا لئے، چنانچہ سوویت یونین ٹوٹا تو روسی سائنسدانوں نے نئی مارکیٹ تلاش کرنے کی کوشش کی اور ڈی بیئرز نے ان کی خدمات حاصل کر لیں۔ ایک

سائنسدان نے بتایا کہ کمپنی نے ہمیں مشیر کے طور پر مقرر کیا، ہم نے کچھ عرصہ اس کیلئے کام کیا لیکن میرا خیال ہے کہ وہ صرف ہم پر نظر رکھنا چاہتے تھے۔

1996ء میں ایک امریکی صنعت کار کارٹر کلارک روس کے تجارتی دورے پر تھا تو اسے خیال آیا کہ کیوں نہ ہیرے سازی کی صنعت لگائے، چنانچہ اس نے وہاں سے 57 ہزار ڈالر میں ڈائمنڈ گروتھ چیمبر خرید لیا، یہ واشنگ مشین کے سائز کا آلہ تھا، امریکا آکر اس نے GEMESIS بنائی جو آج سو کیرٹ فی ہفتہ کے حساب سے ہیرے بنا رہی ہے۔

دوسری جانب اپالو ڈائمنڈ لیبارٹری کا بانی رابرٹ لائینارلیس خفیہ طور سے ایک نئی ٹیکنالوجی پر کام کر رہا تھا، چنانچہ اس کی کمپنی نے سیمی کنڈکٹرز میں سلیکون کی جگہ نصب کرنے کیلئے ڈائمنڈ کے ٹکڑے تیار کرلئے، یہ سب کچھ تکنیک میں ردوبدل کے ذریعے کیا گیا، جس میں ہیرے کے ننھے بیجوں سے مزید ہیرے اگائے جاتے تھے، یہ عمل انتہائی حرارت اور دباؤ والے چیمبر میں ہوتا تھا، جہاں ہائیڈروجن اور قدرتی گیس کا آمیزہ بھی ملایا جاتا تھا، اس کے نتیجے میں کاربن کے ایٹم بنتے تھے، جو "بیجوں" پر گرد و غبار کی طرح جمع ہو جاتے تھے، یوں تہ بہ تہ ہیرے کی قلمیں بنتی جاتیں۔

سائنسدان یہ دیکھ کر مبہوت ہو گئے کہ کیمیکل ویپور ڈپوزیشن یا سی وی ڈی سے اعلیٰ درجے کے اصلی شفاف ہیرے بن رہے ہیں جن میں بے رنگ ہیرے بھی شامل ہیں، ہائی پریشر کے طریقے سے یہ ناممکن نہ تھا۔

اپالو لیبارٹری ابھی تک ایک کیرٹ سائز سے بڑے ہیرے بنانے میں زیادہ کامیاب نہیں ہوئی۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ 2006ء تک دو کیرٹ ہیرے بنا لے گی۔ اس لیبارٹری نے آئندہ چھ ماہ میں لگژری جیولری ڈیزائنرز کی شراکت سے اپنے ہیرے مارکیٹ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، یہ ہیرے قدرتی ہیروں کے مقابلے میں تیس فیصد کم قیمت پر دستیاب ہونگے، فی الوقت اصلی مصنوعی ہیروں پر لاگت زیادہ ہے، جس کی وجہ سے ان کی قیمت گی

قدرتی ہیروں کے قریب ہے، لیکن اب تیزی کے ساتھ مصنوعی ہیروں کی قیمت کم ہو جائے گی۔

GEMESIS اپنے رنگا رنگ فینسی ہیرے قدرتی کے مقابلے میں معمولی فرق سے بیچ رہی ہے، وہ ایک کیرٹ کا زرد ہیرا 4800 ڈالر میں دیتی ہے جو ریٹیل میں 18 ہزار ڈالر میں بک سکتا ہے، اگرچہ مصنوعی ہیرے بنانے کا کام مہنگا ہے لیکن ماہرین کہتے ہیں کہ ہیروں کی ایک کان کھودنے اور اس سے ہیرے نکالنے کے مقابلے میں یہ سستا ہے، یہی نہیں بلکہ کان سے دکان تک ہیرے پہنچانے میں جو اخراجات ہوتے ہیں، وہ بھی ختم ہو گئے ہیں۔

اس صنعت میں آنے والے افراد قیمت کو کس قدر کم کر سکتے ہیں، یہ واضح نہیں لیکن وہ بڑے اداروں کی طرح اس میں دلچسپی نہیں رکھتے کہ ہیرے کو روزمرہ استعمال کی سستی چیز بنا دیا جائے، وہ ڈائمنڈ اسٹیبلشمینٹ کو مشتعل بھی نہیں کرنا چاہتے، کیونکہ ڈائمنڈ اسٹیبلشمینٹ نے پہلے ہی اپالو اور GEMESIS کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ وہ لوگوں کو جعلی چیزیں دے رہے ہیں، لیکن ان دونوں کمپنیوں کا کہنا ہے کہ وہ نئے گاہکوں کیلئے کلچرڈ ہیرے بنا رہے ہیں وہ لوگ جو ہیرے پہننا چاہتے ہیں لیکن قدرتی ہیروں کے متحمل نہیں ہو سکتے اور ایسے لوگوں کی مارکیٹ کا تخمینہ اپالو نے 2 ارب ڈالر سالانہ لگایا ہے۔ معاملات کو شفاف رکھنے کیلئے GEMESIS اپنے ہیروں پر لیزر کے ذریعے لیبل لگا رہا ہے کہ یہ قدرتی ہیرے نہیں ہیں، جبکہ اپالو کا کہنا ہے کہ ہر مصنوعی ہیرے کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ دینا چاہیے۔

قدرتی ہیروں پر اجارہ داری رکھنے والی کمپنیاں پروپیگنڈے کی جنگ میں آگے ہیں، انہوں نے لیبارٹری ڈائمنڈ کو سنتھیٹک کا نام دیا ہے، جبکہ مصنوعی ہیرے بنانے والے ان کیلئے کلچرڈ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ یہ اصطلاح انسانی مداخلت سے بننے والے سچے موتیوں کیلئے مستعمل ہے، لیکن اس اصطلاح کو استعمال کرنے کا کم از کم ایک مقدمہ جرمنی کی عدالت میں دو بار ہار چکے ہیں۔

ڈی بیئرز کی تحقیق بتاتی ہے کہ 94 فیصد عورتیں قدرتی ہیرا ہی چاہتی ہیں، سائنسدان

دلیل دے سکتے کہ ان کا بنایا ہوا ہیرا کیمیائی اور طبعی اعتبار سے قدرتی جیسا ہی ہے لیکن سائنسدان اس بات کی اہمیت نہیں سمجھتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہے جو ایک ہیرے کو خریدنے والے اور وصول کرنے والی عورت کیلئے قیمتی اور اہم بناتی ہے۔ اب ڈی بیئرز نے یہ اشتہاری مہم شروع کی ہے۔ مادر ارضی سے حاصل ہونے والے ہیرے اصلی اور قدرتی ہیں۔

ایک سوال یہ بھی ہے کہ اب انسانی ساختہ اور مصنوعی ہیروں میں تمیز مٹ جائے گی یا اس کیلئے ڈی بیئرز کو ستا طریقہ وضع کرنا ہوگا، کیونکہ فی الوقت نیویارک کے انٹرنیشنل جیمولوجیکل انسٹیوٹ کے پاس ہی ایسی قیمتی اور جدید ترین خوردبین ہے جو زیر زمین بننے والے ہیرے میں قدرتی طور پر موجود اجزاء اور عیبوں کا سراغ لگا سکتی ہے یہ اپالو نے فراہم کی ہے۔ دراصل جب زیر زمین کوئی ہیرا بن رہا ہوتا ہے تو اس عمل کے دوران اس میں ایسے ذرات شامل ہو جاتے ہیں جو انسانی ساختہ ہیرے میں نہیں ہوتے، جو ہیرا بالکل بے عیب یا بہت صاف ہو اس کے بارے میں شبہ ہوتا ہے کہ یہ انسان کی کارستانی ہے، لیکن یہ بے عیب ہیرا قدرتی بھی ہوسکتا ہے۔

دوسرا انہایت مشکل، پیچیدہ اور مہنگا طریقہ بھی ہے، 40 ہزار ڈالر مالیت کی مشین، ہیرے سے ہلکی انفرا ریڈ لائٹ گزارتی ہے اور کئی مراحل پر ہیرے کی جانچ پڑتال ہوتی ہے لیکن اس طریقے کو بھی اپالو کے بنائے ہوئے ہیروں نے شکست دے دی، اس کے بعد تیسرا زیادہ مہنگا طریقہ اختیار کیا گیا، یہ ایک لاکھ ڈالر کی مشین ہے، اس میں قدرتی اور کلچرڈ ہیرے کی ویولینتھ دکھائی گئی، قدرتی ہیرے کی ویولینتھ 741 نینو میٹر اور اپالو کے ڈائمنڈ کی ویولینتھ 737 نینو میٹر تھی۔

گویا فی الوقت قدرتی اور کلچرڈ ڈائمنڈ میں تفریق کا کوئی مصدقہ اور ستا طریقہ نہیں ہے، ہیرے بنانے والے جلد ہی اپنے ہیروں میں قدرتی عیب ڈال کر ہر مشین کو دھوکہ دیں گے، سیمی کنڈکٹر بنانے والی کمپنیاں سی وی ڈی حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہیں، پھر بڑے پیمانے پر کلچرڈ ہیرے بننے لگیں گے اور وہ مہنگی سے مہنگی مشین کے معیار پر پورے اتریں گے۔ یہ طے

ہے کہ ہیرا ہمیشہ کیلئے رہے گا، لیکن قدرتی یا کلچرڈ....؟

مصنوعی ہیرے بھی محبت کیلئے موثر رہیں گے؟

انسانی ثقافت پر ہیروں کے اثرات بہت گہرے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ مصنوعی ہیرے اس پر کس طرح اثر انداز ہوں گے۔ رومن سے لے کر مغل تہذیب تک سبھی نے ہیروں کو ان کا جائز اور بلند و بالا مقام دیا ہے۔ قرون وسطیٰ کے یورپی بادشاہ اسے عفت و عصمت کی علامت کے طور پر پہنا کرتے تھے۔ اس کی قیمت اور اہمیت یوں بھی زیادہ تھی کہ یہ کرہ ارض کی پراسرار گہرائیوں میں جنم لیتا اور اربوں سال کی آتش فشانی کے دوران سطح زمین پر آتا تھا، اسے اللہ تعالیٰ کی صناعی کا شاہکار سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب جب کہ انسان اسے لیبارٹری میں بنانے لگا ہے کیا اس کی قدر و قیمت برقرار رہے گی؟ یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا مصنوعی ہیرے بھی قدرتی ہیروں کی طرح محبت کیلئے موثر رہیں گے؟ کیا پراسراریت کا متلاشی انسان پراسرار حالات میں جنم لینے والے قدرتی ہیرے کی جگہ مصنوعی ہیرے کو دے سکے گا؟

ہیرا کی تیاری کا عمل:

سطح زمین سے 150 کلومیٹر سے بھی زیادہ گہرائی میں 1200 ڈگری کے درجہ حرارت اور دباؤ 50 کلو بارز سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حرارت اور دباؤ کاربن کی بھاری مقدار کو کمپریس کر کے نرم سیاہ گریفائیٹ بنا کر سخت شفاف قلموں میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ ہیرے کی قلمیں ہوتی ہیں جو بعد ازاں میگما یا آتش فشاں سیال مادے کے پھٹ پڑنے سے سطح زمین کے قریب آجاتی ہیں، آتش فشانی مادے میں ٹھنڈی ہو کر یہ قلمیں نرم نیلی چٹانوں کی شکل میں پائی جاتی ہیں جنہیں کمبرلائٹ کہا جاتا ہے۔

مصنوعی طریقے:

اسے GEMESIS لیبارٹری کا طریقہ کہا جاتا ہے، یہاں بھی حرارت اور دباؤ کا

بنیادی کردار ہے لیکن اس کا استعمال زیر زمین نہیں بلکہ سرامک کے ایک کنٹینر میں کیا جاتا ہے۔ برقیاتی حرارت اور ہائیڈرالک پریشر سے کام چلایا جاتا ہے، ایک ملی میٹر کے اصلی ہیرے کو "بیج" کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ حرارت اور دباؤ سے اس کے گرد موجود کاربن قلموں کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

اپالو لیبارٹری کے سائنسدانوں نے کیمیکل ویپورڈیپوزیشن کے طریقے سے قدرتی گیس اور ہائیڈروجن کو ڈش واشر سائز کے چیمبر میں حرارت پہنچائی، چنانچہ کاربن کا پلازما بن گیا، چیمبر کی تہہ میں موجو کاربن کی تہہ پر اس پلازما کو بارش کی طرح برسایا گیا، رفتہ رفتہ پلازما جم کر سخت ہونے لگا اور ہیرے کی شیٹ بن گئی، جسے جواہرات کی شکل میں تراش لیا گیا۔

اصلی جیسا ہیرا تیار کرنا:

آج انسان نے بالکل اصلی جیسا ہیرا خود تیار کر لیا ہے، لیکن 50 سال سے سائنسی ذرائع استعمال کر کے ہیرے بنانے کی کوشش جاری تھی۔ 1954ء میں اس وقت کچھ کامیابی حاصل ہوئی جب نیویارک میں ٹریسی ہال نامی سائنسدان نے ایسی مشین ایجاد کی جو کسی چیز پر بے حد دباؤ اور حرارت کا اطلاق کر سکتی تھی۔ 16 دسمبر کو اس کی مشین نے آئرن سلفائیڈ اور ہیرے کے دو "بیجوں" پر دباؤ اور حرارت کا اطلاق 38 منٹ تک کیا اس سے کچھ بہت چھوٹے چھوٹے پتھر وجود میں آئے جن کی سختی اصلی ہیروں جیسی تھی لیکن ہیرے کی طرح ان میں آنکھیں خیرہ کرنے والی چمک نہیں تھی۔ ان کا قلمی ڈھانچہ ناقص تھا چنانچہ یہ ہیرے صنعتی استعمال کیلئے موزوں سمجھے گئے لیکن جیسے ہی اس کامیابی کا اعلان ہوا ڈی بیرز کے ہیروں کی قیمت گر گئی۔

گھڑیوں میں ہیرا کا استعمال:

الماس، ہیرا نہایت قیمتی پتھر ہوتا ہے اور چونکہ یہ انعکاس کی بہت زیادہ صلاحیت رکھتا ہے اس لئے اسے دوربینوں میں استعمال کیا جاتا ہے تاکہ امیج واضح نظر آئے۔ وہ دوربینیں جن

میں الماس والے عدسے استعمال ہوتے ہیں وہ کافی مہنگی ہوتی ہیں مگر ان سے دور کی اشیاء پوری طرح صاف نظر آتی ہیں۔ یہ صرف اس لئے ہوتا ہے کہ الماس کی انعکاسی طاقت عام آئینوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ جب اسے کان سے نکالا جاتا ہے تو یہ دھندلا اور بے رنگ ہوتا ہے گو یہ پتھر کسی رنگ کی معمولی سی جھلک دیتے ہیں۔ ہیروں کے ذخائر 1725ء میں برازیل اور 1767ء میں افریقہ سے دریافت ہوئے اس سے قبل ہیروں کی تجارت میں ہندوستان سرفہرست تھا۔ مصنوعی طور پر سفید کاربن سے ایک عیب جتنا ہیرا بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اس کی اقسام بالا، بورٹ اور کاربن کہلاتی ہیں۔ اسے صنعتی مشینوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور یہ گھڑیوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ متحرک مشینی آلات میں نہیں گھستا اور اسے کاٹنے کیلئے اسی کا برادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مصنوعی طور پر ہیرا تیار کرنے کیلئے گریفائیٹ اور کوئلہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اصلی ہیرا پہچاننے کا طریقہ:

ہیرے کو پرکھنے کے لئے چار "k" استعمال ہوتے ہیں پہلا "K" کٹ ہے دیکھا جاتا ہے کہ ہیرے کو کس خوبی سے تراشا گیا ہے دوسرا کلیر ہے یعنی اس میں کوئی عیب تو نظر نہیں آرہا اس میں داغ دھبے تو نہیں ہیں، عیبوں کی مزید تشریح بھی کی جاتی ہے یعنی عیب کتنا زیادہ ہے، کیرٹ، یہ ہیرے کا وزن ہوتا ہے ایک کیرٹ 200 ملی گرام کے مساوی ہے۔ آخر میں کلر یعنی اس کی رنگت دیکھی جاتی ہے۔ ہیرا مصنوعی یا اصلی اس کی سختی کا درجہ دس ہوتا ہے۔

ہیرے کے طلسمی اثرات:

ہیرا پہننے سے جسمانی تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ ہیرا آسیب کے اثر کو ختم کرتا ہے۔ قوت ارادی میں پختگی پیدا کرتا ہے۔ حافظے کو تیز کرتا ہے۔ ذہنی پریشانی کو ختم کرتا ہے۔ ہیرا بچے کو پہنایا جائے تو بچہ جادو اور جن سے محفوظ رہتا ہے۔ ہیرا دردزہ میں مبتلا عورت کے زانو سے

باندھنے پر عورت کو جلد اولاد ہو جاتی ہے۔ اُس کے درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ خوف جاتا رہتا
ہے اور حیرت انگیز طور پر اُسے سکون محسوس ہوتا ہے۔

ہیرا پہننے والے کو تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کو ہاتھ میں پہننے سے دل کو سکون
ملتا ہے۔ ہیرا پیٹ پر باندھنے سے نظام ہضم درست رہتا ہے۔ اس کو پہننے والا خوش و خرم
رہتا ہے۔ یہ خوش بختی کی علامت ہے۔ سوتے وقت سر پر باندھ لیا جائے تو نیند میں بُرے خواب
نہیں آتے اور سونے والا سانپ بچھو سے محفوظ رہتا ہے۔ ہیرا پہننے والا مرضِ نسیان سے محفوظ
رہتا ہے۔ بازو پر باندھنے سے دشمنوں کے وار سے بچا رہتا ہے۔ بیوی اور شوہر کے مابین پیار
میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہیرا پہننے والے کی بینائی تیز رہتی ہے۔

ہیرے کے کرشمے:

ہیرا مقوی قلب ہے۔ برص کے مرض میں فائدہ دیتا ہے۔ مثانے کی پتھری کو ختم کرتا
ہے۔ اس کا کشتہ انسان کو قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ موجودہ دور کی بہت سی لاعلاج بیماریوں
مثلاً کینسر وغیرہ کے لیے بہترین دوائی ہے۔ معدے کے امراض میں مفید ہے۔ عورتوں کے
بانجھ پن میں اس کے کشتہ کا استعمال فائدہ دیتا ہے۔ شوگر کے مریضوں کے لیے اس کا کشتہ بنا کر
کھانا مرض کو دور کر دیتا ہے۔ پُرانے نزلہ اور بلغم میں مبتلا افراد کے لیے اکسیر کا کام کرتا ہے۔
جذام کے لیے بہترین دوائی ہے۔ خون کی خرابیوں کو ٹھیک رکھتا ہے، ہیرے کو حکیم اور اطباء کے
مشورے کے بغیر ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ اگر اس کا ایک معمولی ذرہ بھی معدہ
میں چلا جائے تو فوری طور پر موت واقع ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لیے کسی قابل حکیم سے ہی
اس کا کشتہ لے کر استعمال میں لانا چاہیے غلط استعمال سے یرقان اور جذام جیسے امراض بھی پیدا
ہو سکتے ہیں۔

ہیرا لقوہ اور رعشہ کے امراض میں بھی فائدہ دیتا ہے۔ دق، سل اور گنٹھیا کی بیماریوں

کے لیے اچھی دوا ہے۔

ہیرے کا ذکر تین ہزار سال قبل مسیح کی کتابوں میں موجود ہے۔ ہیرا زیادہ تر کوئلے
کے ساتھ کانوں سے نکلتا ہے۔ ہیرا کافی مراحل طے کرنے کے بعد سینکڑوں برس میں تیار ہوتا
ہے۔

برص کا علاج:

ہماری جلد میں قدرتی طور پر ہلکا سا سفید رنگ شامل ہوتا ہے جو جلد کو ملائم رکھتا
ہے۔ یہ کم و بیش ہر شخص میں پایا جاتا ہے۔ لیکن بعض افراد میں یہ پیدائشی طور پر مفقود ہوتا ہے
چنانچہ نہ صرف ان کی پوری جلد سفید ہوتی ہے بلکہ بال بھی سفید اور آنکھیں گلابی ہوتی ہیں اور
انہیں تیز روشنی میں دیکھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے تاہم بعض افراد میں جلد کا رنگ بعض مقامات
سے چھوٹے چھوٹے دھبوں کی صورت میں اڑ جاتا ہے تو یہ برص کہلاتا ہے۔

برص کے صحیح اسباب ابھی تک دریافت نہیں کیے جا سکے۔ بعض حکماء اس کا باعث
مخصوص نسل کی مچھلی کا استعمال کہتے ہیں جو برص کا باعث بنتی ہے۔ جسم پر اس قسم کے دھبے
آتشک کی بیماری میں بھی بالخصوص عورتوں کو پڑتے ہیں جن کے لیے آتشک کے اصولِ علاج کو
اپنایا جا سکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ:

ہلکا نیلا لاجورد 5 رتی اور الماس (ہیرا) نصف رتی درمیانی انگلی میں پہنیں۔ انشاء اللہ
فائدہ ہوگا۔

زبرجد

(BERYL)

زبرجد کو انگریزی میں بیرل کہا جاتا ہے۔ حکیم ارسطو لکھتا ہے کہ زمرد اور زبرجد ایک ہی کان سے نکلتے ہیں یا اس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ شمس و قمر و زحل ایک ہی برج میں ہوں۔

زبرجد کی خصوصیات:

☆ زبرجد مثانہ کے لئے مفید ہے۔

☆ زبرجد کا منجن دانتوں کو مضبوط اور چمکدار بناتا ہے۔

☆ زبرجد کا سرمہ آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ زبرجد حاملہ عورت کی ران پر باندھنے سے دردِ زہ نہیں ہوتا ہے۔

☆ زبرجد ہلکے نیلے اور ہلکے سبز رنگ کا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

☆ زبرجد مصائب اور مشکلات سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ زبرجد کی چمک دمک بلور کی طرح ہوتی ہیں۔

☆ زبرجد کے سامنے سانپ بصارت سے محروم ہو جاتا ہے۔

☆ دمہ، کھانسی کے لئے طبی طریقے سے زبرجد کا کشتہ تیار کیا جاتا ہے۔

☆ زبرجد کا لاکٹ گلے میں ڈالنے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔

☆ زبرجد کی موجودگی میں دماغی الجھنیں دور ہو جاتی ہیں۔

☆ زبرجد اسکاٹ لینڈ، پاکستان، مصر، امریکہ اور برازیل میں پایا جاتا ہے۔

زبرجد کی مشہور اقسام:

زبرجد کی بارہ مشہور اقسام ہیں، لیکن چار اقسام زیادہ مشہور ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

زمرد زبرجد:

یہ سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

مارگونائٹ:

اس پتھر کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔

ایکوامرائن:

اس کا رنگ زمرد جیسا ہوتا ہے۔

گولڈن بیرل:

یہ سنہری رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

☆ عربی میں اس کو زبرجد کہا جاتا ہے۔

☆ سنسکرت میں اس پاری بھدر کہتے ہیں۔

☆ انگریزی میں بیرل کہتے ہیں۔

☆ مختلف زبانوں میں اسے پاری ارینا کہتے ہیں۔

زبرجد کے دیگر نام:

یہ سبز زرد نیلے رنگوں میں ہوتا ہے۔ سبز رنگ کا جوہر نہایت عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

☆ پاری بھدر، ہلکا آسمانی رنگ کا ہوتا ہے۔

☆ بھاری بھدر، اسے سائبیریا کا پاری بھدر کہتے ہیں۔ یہ ہلکے سبزی مائل نیلے رنگ کا شفاف اور چمکدار ہوتا ہے۔

☆ امریتا۔

☆ ایکوامرائن چرائسولٹ، یہ کارکینگ کی قسم کا ہوتا ہے یہ سبزی مائل زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں زردی مائل سبز رنگ والے کو شرقی بھاری بھدر کہا جاتا ہے۔

اقسام کے لحاظ سے اسے درجہ ذیل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

زبرجد مصری:

یہ سرخی مائل رنگت کے ہوتے ہیں۔

زبرجد کبراسی:

یہ زردی مائل سبز رنگت کے ہوتے ہیں۔

زبرجد ہندی:

یہ زرد اور سرخ رنگوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔

عام طور زبرجد اور زمرد دونوں تانبے کی کان سے نکالے جاتے ہیں۔
انگریز اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں:

☆ بیرل یعنی زبرجد

☆ اکوامرائن جسے سنسکرت میں پاری بھدر کہتے ہیں۔ان دونوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ بیرل کا رنگ زردی مائل اور پاری بھدر کا سبز نیلگوں ہوتا ہے۔

اکوامرائن:

یہ بھی زبرجد کی ایک قسم ہے۔اس میں یہ اقسام بھی پائی جاتی ہیں۔

☆ بھاری بھدر:

☆ پاری بھدر:

زبرجد کے طبی افعال:

☆ زبرجد انسان کو سانپ کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ اس پر نظر پڑتے ہی سانپ اندھا ہو جاتا ہے۔

☆ جذام جیسے موذی مرض کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے زبردست اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

☆ زبرجد کو استعمال کرنے سے مرض عسر البول سے نجات ملتی ہے اس کے علاوہ پتھری
…کرتا ہے۔

☆ زبرجد پرانی سے پرانی کھانسی کو ختم کر دیتا ہے اس کے علاوہ سر کے میں گھس کر دردکی
…نے سے شفا ہوتی ہے۔

☆ بصارت چشم و تقویت نگاہ میں اضافے کیلئے زبرجد بہت شافی ثابت ہوتا ہے۔

☆ زبرجد کا تعویذ بنا کر گلے میں پہننے سے مرگی کے مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔
…سے شفا دیتا ہے۔

☆ زبرجد انسان کو ناگہانی اموات آفات اور حادثات میں تحفظ دیتا ہے برے اثرات
…محفوظ رکھتا ہے۔

☆ زبرجد کا منجن دانتوں کی تمام بیماریوں میں بطور دوا اثر کرتا ہے۔

☆ زبرجد خواتین میں وضع حمل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

☆ زبرجد کے خواص زمرد جیسے ہیں اگر دانتوں پر بطور منجن ملا جائے تو انہیں صاف رکھتا
ہے۔

☆ زبرجد جسم کو صحت بخشتا ہے۔

☆ زبرجد پتھری میں مفید ہے۔

☆ زبرجد پیشاب کی زیادتی یا کمی کو درست کرتا ہے۔

☆ زبرجد آنکھوں میں بطور سرمہ ڈالا جائے تو ان کی بصارت کو بڑھاتا ہے۔

زبرجد کی تاریخی اہمیت:

زبرجد کی مختلف حکماء، علمائے دین اکابرین اور ماہرین نے بہت تعریف کی ہے یہ ایک معتبر اور متبرک پتھر مانا جاتا ہے جس کی اپنی ایک تاریخ ہے شہنشاہ ہمایوں نے اپنی طویل جلاوطنی

کے دوران زبرجد کی انگوٹھی استعمال کی تھی مشہور سیاح ابن بطوطہ سفر کے دوران ہمیشہ زبرجد کی انگوٹھی پہنا کرتا تھا اور اس نے اپنے سفرنامے میں زبرجد کا خصوصی تذکرہ کیا ہے کیونکہ یہ سفر میں بہترین مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے جنت کے محل مکان اور حوض وغیرہ بھی زبرجد کے بنے ہوئے ہیں۔

زبرجد کے سحری خواص:

☆ زبرجد کے پہننے سے صرع دور ہوتا ہے۔

☆ اگر عورت کے زانو پر زبرجد باندھا جائے تو دردزہ سے جلد آرام آتا ہے۔

☆ جن ایام میں قمر برج حوت میں ہو اور کوئی شخص زبرجد کو کشتی کی شکل میں کاٹ کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی انگشتری میں جڑوا کر پہنے تو وہ تمام مصیبتوں اور بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

☆ جب قمر برج سرطان میں تو مچھلی کی شکل کا بنا کر سیسہ کے ساتھ کنڈے سے باندھا جائے تو ماہی گیر کو بڑی مچھلیاں ہاتھ آئیں گی۔

☆ زبرجد ہلکے نیلے رنگ یا ہلکے سبز رنگ کا پہننا بہتر ہے۔

☆ زبرجد ان لوگوں کیلئے باعث برکت ہوتا ہے جو سفری کاموں میں ہوں۔ مثلاً سفری ایجنٹ، گارڈ، ڈرائیور، ریل اور جہازوں کے ملازم وغیرہ کیونکہ یہ حادثات سے بچاتا ہے برج جوزا والوں کو خصوصاً اس کا پہننا مفید ہے۔

☆ زبرجد مثل زمرد کے سنہری مائل ہے ایک قسم اس کی زردی مائل بھی ہوتی ہے یہ ہلکی چمک کا بھی ہوتا ہے اور زمرد کی کان کا ادنیٰ پتھر ہے اس کا مزاج سرد اور خشک ہے مزد [illegible] میں تانبے کے اجزاء بھی شامل ہیں اس کے متعلق سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ جب [illegible] حرارت اور زمین کے بخارات تانبے کو اس کی کان میں پکاتے ہیں تو تانبے سے بھی بخارات [illegible]

[illegible] یہ بخارات گندھک سے متاثر ہو کر اور موسم کی تبدیلی سے ایک جگہ جمع ہو کر زبرجد بنتے ہیں ہوا کی صفائی سے یہ پتھر مصفیٰ ہو کر سبزی کی جھلک دکھاتا ہے۔

زبرجد کے دستیابی مقامات:

زبرجد پتھر اسکاٹ لینڈ، مصر، امریکہ، برازیل اور پاکستان میں پایا جاتا ہے۔

زبرجد کے کیمیائی عناصر:

یہ پتھر انسان کیلئے بڑی اہمیت کا حامل ہے اس کی اہمیت کی سب سے بڑی وجہ اس میں پائی جانے والی دھات ہے جس کا کیمیائی نام بیریلیم ہے اس کو جب ریڈیم کے ساتھ ملایا جاتا ہے تو اس میں نیوٹران اور الیکٹران متحرک ہوتے ہیں۔ یہ دھات دو ہزار پچاس ڈگری فارن ہائٹ تک نہیں پگھلتی اور لاکھوں برس تک اصل شکل میں رہتی ہے۔ یعنی اس پر وقت اور موسم کا اثر نہیں ہوتا۔ سائنسدانوں کو اس سے بہت دلچسپی ہے کیونکہ ایٹمی ہتھیار (ایٹم بم وغیرہ) کی تیاری میں الیکٹران نیوٹران کا استعمال ہوتا ہے۔ جو اس دھات کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں اس کے علاوہ تمام دھاتوں میں یہ سب سے زیادہ مستحکم اور ہلکی دھات ہے جو زبرجد میں پائی جاتی ہے۔ زبرجد کے کیمیائی اجزاء میں ایکوناٹ، ہیلیم، سلیکا، بیریلیم، مینگنیز ریڈیم اور ایلومینیم پائے جاتے ہیں۔

زبرجد سے علاج:

اسقاط حمل کے لئے:

بعض جوڑوں کے خلیوں میں تخلیقی خرابیاں ہوتی ہیں اور ان کا حمل ٹھیک طرح سے قرار نہیں ہوتا اور اگر قرار پا بھی جائے تو بچے جسمانی یا ذہنی طور پر معذور پیدا ہوتے ہیں۔ مزید ان حمل کے دوران سوزش، بخار، ملیریا یا مخصوص وائرس سے ہونے والی سوزش اسقاط کا باعث ہو سکتی ہے۔ کونین اور سیسہ کے مرکبات جنین کے اخراج یا موت کی وجہ سے بن سکتے

پیشاب کے راستے ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زبرجد 5 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں
انقر یا زرولا جورد بطور اضافی پتھر استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بے خوابی کا علاج:

ایک تندرست شخص کو روزانہ کم و بیش آٹھ گھنٹے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کو اس سے زیادہ اور بوڑھوں کو اس سے کم ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ایک آدھ رات نیند پوری نہ ہو تو اگلے روز اس کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ ہر شخص ایک معقول عرصہ میں نیند میں جانے کا عادی ہوتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بے خوابی کا شکار ہے۔ بے خوابی تین قسم کی ہو سکتی ہے۔ مکمل، نامکمل اور انتہائی مختصر۔ چنانچہ علامات کو مدنظر رکھ کر علاج کرنا چاہیے۔ بے خوابی کے اسباب مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں۔

طبعی:

بستر کی خرابیاں، کمرے میں ضرورت سے زیادہ سردی یا گرمی، شور، بھوک یا بسیار خوری، بدبو، کمرے میں مچھر، کھٹمل یا جوئیں وغیرہ۔

نفسیاتی:

پریشانیاں، ذہنی دباؤ، خواہشات، دہشت، انتظار، نفرت، احساس کمتری، جنسی مسائل، بستر میں کسی اور کی موجودگی وغیرہ۔

جسمانی:

بخار، دردیں، کان کی بیماریاں، دوران خون بالخصوص دل کی بیماریاں، دمہ، قبض، تبخیر معدہ، اعصابی بیماریاں، دماغی بیماریاں، جگر اور گردوں کی بیماریاں، کھانسی، نزلہ زکام وغیرہ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زبرجد 7 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کالسیڈونی

(CHALCEDONY)

یہ دراصل عقیق ہی کی ایک قسم ہے۔ اس میں سنگ ستارہ (پریس PRASE) اور کیا OCCIA، یا سارد ولا کو، سنگ سلیمانی اور ہارن سٹون HORN STONE شامل ہیں۔

یہ زرد، بھورے، دودھیا، سفید، خاکی، نیلے اور سبز رنگ میں پایا جاتا ہے۔ کالسیڈونی سے برتن اوزار اور دیگر اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

کالسیڈونی کی ماہیت اور رنگ:

اس کی ماہیت عقیق جیسی ہے صرف رنگ کا فرق ہے۔ اس کا رنگ زرد، بھورا، دودھیا، سفید، خاکی، سبز اور نیلا ہوتا ہے۔ اس کی چمک مرواریدی ہے۔ شفاف براق ہوتا ہے۔ اس کا وجود سوراخدار ہے۔ یہ زیورات میں جڑا جاتا ہے اور اس سے نازک قسم کے ظروف بھی بنتے ہیں۔ اس کا رنگ عموماً بھورا ہوتا ہے یورپ میں اس سے چاقو کے دستے، علم کیمیا کے اوزار، دستے اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔

کالسیڈونی اور عقیق کو رنگنے یا عقیق کی خراب دھاریں ٹھیک کر کے عمدہ رنگ دینے کے طریقے موجود ہیں۔

زرداکو:

یہ بھی عقیق کے گھرے سے تعلق رکھتا ہے اور سارہ یعنی زرد کہلاتا ہے۔ اس کی سات اقسام ہیں۔

- ☆ جگر رنگ
- ☆ گلابی

☆ زرد

☆ سفید

☆ سیاہ

☆ نیلگوں

☆ ہلکا نیلا رنگ

یہ انگوٹھیوں میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ پرانے زمانے میں اس کی مہر بھی بنائی جاتی تھی۔ یہ پتھر آسیب اور کئی بیماریوں سے بچاتا ہے اس کا شمار اچھے پتھروں میں ہوتا ہے۔ یہ عقیق کی ایک قسم ہے زمانہ سلف میں اسے سارو کہتے تھے۔ سارو عربی لفظ ہے جس کے معنی زرد کے ہیں۔

☆ اس پتھر کو عربی میں سارہ کہا جاتا ہے۔

☆ انگریزی میں اس کا نام نیلائن ہے۔

☆ اُردو میں اس پتھر کو رودراکھ کا نام دیا جاتا ہے۔

☆ سنسکرت میں بھی اس پتھر کو رودراکھ کہا جاتا ہے۔

کالسیڈونی اور رنگ:

یہ پتھر عقیق کی طرح کا ہوتا ہے اور مختلف رنگوں میں ملتا ہے۔ یعنی سرخ، براؤن اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے بعض علاقوں میں سیاہ، سفید، نیلے اور گلابی رنگ میں بھی پایا جاتا ہے خاص بات یہ ہے کہ ہر رنگ کے پتھر میں پیلا رنگ ملا ہوا ہوتا ہے۔

کالسیڈونی کے کیمیائی عناصر:

☆ ایلومینیم

☆ میگنیز

☆ آئرن آکسائیڈ

☆ سیلیکا

مصنف محمد بن منصور نے اس کی سات قسمیں لکھی ہیں۔

جن کا رنگ جگر کی طرح ہو۔

☆ گلابی رنگ

☆ زرد

☆ سفید

☆ سیاہ

☆ نیلگوں

☆ ہلکا نیلا رنگ

بڑے بڑے جوہری کالسیڈونی پتھر کی مندرجہ ذیل قسمیں بتاتے ہیں۔

مونث رودراکھ:

اس کا رنگ زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔

سارو:

اس کا رنگ بھورا زرد ہوتا ہے۔

سنگ سلیمانی رودراکھ:

اس پر سرخ و سبز رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

رودراکھ زبرجد:

اس کا رنگ سفیدی مائل زرد ہوتا ہے۔

رودراکھ کی ماہیت عقیق سی ہے بس فرق یہ ہے کہ اس کا رنگ زرد، بھورا، سفید، خون سا

سرخ، موم ساز زرد اور سرخی مائل بھورا ہوتا ہے۔ گرمی پہنچانے سے اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔ اگر اسے دوبارہ آگ دی جائے۔ تو اس کا رنگ سفید یا زرد ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ دھوپ میں رکھنے سے بھی اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔

اس سے انگشتریاں، نگینے، گھڑیوں کی چابیاں، انگشتریوں کی مہریں اور کی چین بنتے ہیں۔ جب اس کی مہر کو گرم کر کے گرم راکھ سے نکالتے ہیں تو بآسانی نکل آتی ہے اور نقش کو ضرب نہیں پہنچاتی۔ اس پتھر پر آج تک مختلف ملکوں میں عجیب و غریب نقش اور تصویریں کندہ کی گئی ہیں۔

کالسیڈونی کے طبّی افعال:

نکسیر پھوٹنا:

رودراکھ پتھر کے استعمال سے نکسیر پھوٹنا (ناک سے خون بہنا) بند ہو جاتا ہے۔

مردانہ طاقت:

رودراکھ پتھر سے طاقت مردمی (قوت باہ) میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔

پھوڑے پھنسیاں:

رودراکھ کے استعمال سے انسانی جسم کے تمام فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں اور پھوڑے پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ہسٹیریا:

رودراکھ عورتوں کے خاص مرض ہسٹریا میں بہت مفید و موثر ہے۔

پھلبہری:

برص یعنی پھلبہری کیلئے رودراکھ کا پتھر بہت مفید ہے۔

صحت و عمر:

رودراکھ کے استعمال سے انسان کو صحت و تندرستی اور طویل عمری حاصل ہوتی ہے۔

اقسام:

رودراکھ کے پتھر کی اقسام اس کے رنگوں کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہیں ان میں مذکر اور مونث پتھر بھی ہیں۔ عربی زبان میں زردی مائل بھورے پتھر کو سارہ کہا جاتا ہے جبکہ سرخ اور سبز رنگ کے دھاری دار پتھر کو سلیمانی کہتے ہیں۔ مذکر پتھر کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے جبکہ مونث زردی مائل سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

کالسیڈونی کے سحری خواص:

بطور تعویذ:

اسے بطور تعویذ گلے میں ڈالنے سے مرگی کے مرض سے شفا حاصل ہوتی ہے اور یہ مرگی کے دورے سے بچاتا ہے۔

دافع آسیب:

یہ پتھر دافع آسیب و بلیات ہے یہ انسان کو بھوتوں اور چڑیلوں سے محفوظ رکھتا ہے مقدمات میں کامیابی دلاتا ہے۔

دشمن پر غلبہ:

اس پتھر کو استعمال کرنے والا اپنے دشمن پر غلبہ پالیتا ہے یعنی دشمن مغلوب ہو جاتا ہے یا دشمن کو زیر کرنے میں مدد دیتا ہے۔

کالسیڈونی کے عام خواص:

☆ یہ جن بھوتوں کو نکال دیتا ہے۔

لاجورد، زمرد 3,5 رتی کے استعمال کرنا مفید و موثر ہیں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

صفراپن کا علاج:

یہ جگر کی بیماری ہے۔ اس کی وجہ صفراء کی کثرت ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ کالسیڈونی 5 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

اعصاب کی سوزش کا علاج:

اس مرض میں اعصاب کے متعلقہ جسمانی حصوں میں کمزوری اور درد محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات متعلقہ حصہ میں حس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات عمل معکوس میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ نیز فالج اور پٹھوں کا ضیاع بھی ہو سکتا ہے یہ ذیابیطس وجع المفاصل بیری بیری، ملیریا، کوڑھ اور خناق کے بعد ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ کالسیڈونی 6 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں حجر القمر اضافی طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سنگِ سلیمانی

(ONYSE)

یہ انسان کے ناخن کی طرح کا پتھر ہے۔ اسے آنکس، شوہام اور کاربنکل بھی کہا جاتا ہے۔ عرب میں پائے جانے والے اس عقیق کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ نیلگوں پردوں والا بھورا [illegible] کہلاتا ہے۔

پہلے پہل خیال کیا جاتا تھا کہ اس نگینے کے ساتھ ایک جن منسلک رہتا ہے۔ مگر بعد میں اس خیال کی تردید ہوگئی۔ یہ مشہور جواہر از قسم عقیق ہے۔

سنگِ سلیمانی کی اقسام:

عرب کے سنگِ سلیمانی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ سنگِ سلیمانی دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک عام اور دوسرا مشرقی۔ مشرقی سنگ سلیمانی بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ سنگ سلیمانی کی ایک اور قسم ہے جسے سارڈ آنکس کہتے ہیں۔ یہ رودراکھ اور سنگ سلیمانی کا مرکب ہے۔ اس میں طبقے بھی انہی کے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخی مائل بھورا یا زیتونی ہوتا ہے۔ اس کے طبقے سفید یا بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ جس سے یہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ سنگ سلیمانی کی ایک قسم نکولو (NICOLO) ہے۔ اس کے گہرے بھورے رنگ کی زمین پر نیلگوں نشان پڑے ہوتے ہیں۔

اس پتھر کی مندرجہ ذیل اقسام مشہور ہیں جن کی پہچان اس کے خاص رنگ ہیں۔

☆ بلیک اونکس (Biack onyx)

☆ بلیو اونکس (Blue onyx)

☆ وائٹ اونکس (White onyx)

☆ ریڈ اونیکس (Red onyx)

سنگِ سلیمانی کی ماہیت:

اس کے خواص و ماہیت بھی عقیق جیسی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کا رنگ سیاہی
مائل یا بھورا ہوتا ہے اور اس پر سفید یا سبز یا بھورے اور سیاہ رنگ کے طبقات ہوتے ہیں۔ اس کو
مصنوعی رنگ بآسانی دیے جاسکتے ہیں۔ اس پر نقش و نگار اور کتبے بھی کندہ کیے جاتے ہیں۔ اس
پتھر میں جلد کے رطوبات جذب کرنے کی زبردست خاصیت ہے مزاج کے اعتبار سے یہ پتھر گرم
اور خشک ہوتا ہے۔

☆ اس پتھر کو عربی میں حجر سلیمانی کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں اسے سنگ سلیمانی کہتے ہیں۔

☆ سنسکرت میں اسے پالنگ کہتے ہیں۔

☆ انگریزی میں اس پتھر کا نام اونکس ہے۔

سنگِ سلیمانی کے رنگ:

یہ سرخ سفید پیلے اور سیاہ رنگ میں ملتا ہے اور اس پر دوسرے رنگوں کی لکیریں اور
دھاریاں دکھائی دیتی ہیں جو بھورے سفید اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں۔

سنگِ سلیمانی کے سحری خواص:

زمانہ قدیم میں یہ جواہر باعث نزاع وفساد اور صرع کا علاج سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کا
خیال تھا کہ اس کے اندر ایک جن مقید ہوتا ہے جو رات کے وقت بیدار ہو کر پہننے والے کو
مضطرب کرتا ہے۔

بلند خیالی:

اس پتھر کے اثرات انسان میں بلند خیال پیدا کرتے ہیں اور وہ جھوٹ سے نفرت

رنگ لگتا ہے۔

اوصاف:

اس پتھر کے استعمال سے انصاف ملتا ہے محفل میں عزت ملتی ہے کاروبار میں اضافہ
ہے۔

کاروباری شعور اور عزت:

سنگ سلیمانی (سیاہ و سفید رنگ) کے استعمال سے انسان میں کاروباری شعور بیدار
ہے۔

ڈراونے خواب:

سنگ سلیمانی کی منفی خصوصیات یہ ہیں کہ اسے استعمال کرنے اور پاس رکھنے سے
ڈراونے خواب آتے ہیں۔

غصہ اور اشتعال:

سنگ سلیمانی (سرخ یا زرد رنگ) انسانی مزاج میں غصہ اور برہمی واشتعال پیدا کرتا
ہے۔

استون:

سنگ سلیمانی کا تعلق سیارہ زحل سے ہے۔ زحل برج جدی کا حکمران ہے۔ چنانچہ
برج جدی کے افراد کا موافق پتھر یا لکی استون ہے۔ یہ پتھر ان افراد کو راس آتا ہے جن کے نام
کے ابتدائی حروف ج ح ژ ذ ط غ اور ص سے شروع ہوتے ہیں۔ سنگ سلیمانی 22 دسمبر تا
19 جنوری کے دوران پیدا ہونے والے افراد کا برتھ استون ہے۔

سنگ سلیمانی کے کیمیائی اجزاء:

سنگ سلیمانی میں بھی دوسرے پتھروں کی طرح چند کیمیائی عناصر کے اجزاء موجود

ہوتے ہیں جو درجہ ذیل ہیں۔

☆ کروم
☆ زرکونیم
☆ کیکسائٹ
☆ آکسیجن
☆ سلیکا
☆ ایلومینیم
☆ کیلشیم

سنگِ سلیمانی کے طبی افعال:

دفع حمل اور درد:

اس پتھر کو استعمال کرنے سے حاملہ عورت کی زچگی میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور درد کم ہو جاتا ہے۔

درد مثانہ:

مثانے میں درد ہو تو سنگِ سلیمانی کے استعمال سے درد دور ہو جاتا ہے۔

سوزاک:

یہ پتھر پیشاب کی نالی میں انفیکشن اور سوزاک جیسے موذی مرض کا خاتمہ کرتا ہے۔

امراض چشم:

سنگ سلیمانی سرمہ بنا کر استعمال کرنے سے موتیا بند، ناخونہ جیسے امراض چشم کو دور کرتا ہے۔

بستر پر پیشاب کرنا:

سنگ سلیمانی کے استعمال سے بچوں کے بستر پر پیشاب کرنے کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

یرقان:

سنگ سلیمانی جسم میں خون کی کمی ہونے سے محفوظ رکھتا ہے اور یرقان سے بچاتا ہے۔

پیشاب کی جلن:

پیشاب میں جلن کو دور کرنے کیلئے سنگ سلیمانی بہت اکسیر ہے۔

زخم و چوٹ:

سنگ سلیمانی زخموں کو جلدی بھرتا ہے اس کا باریک سفوف بنا کر زخم پر ڈالنے سے زخم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

فالج و لقوہ:

سنگ سلیمانی فالج اور لقوہ کے مریض کیلئے بہت شفا بخش ہے۔

ذیابیطس کا علاج:

ذیابیطس کی دو اقسام ہیں۔ اول الذکر میں پیشاب بار بار آتا ہے۔ لیکن اس میں شکر پائی جاتی ہے اور یہ گاڑھا ہوتا ہے جب کہ موخر الذکر میں پیشاب بالکل پانی کی طرح نظر آتا ہے۔ وہ لوگ جو آرام طلب، سست اور بسیار خور ہوتے ہیں۔ وہ اس موذی مرض کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں۔ خوراک میں چاول، میٹھی چیزیں اور چکنائیوں والا کھانا بھی ذیابیطس کا باعث بن سکتا ہے۔ ذیابیطس کے شکار افراد کے بچے بھی اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں چنانچہ ذیابیطس میں مبتلا والدین اپنے بچوں کو خوراک میں ہمیشہ احتیاط کروائیں۔ یہ بیماری عموماً چالیس

سال کی عمر کے بعد ہوتی ہے۔ لیکن استثنائی صورتیں بھی ملتی ہیں اس لئے عمر کے ہر دور میں خوراک اور ورزش کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ ابتداء میں مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے جسم میں روز بروز کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اگر کوئی زخم لگ جائے تو وہ آسانی سے ٹھیک نہیں آتا۔ اکثر جسم پر جا بجا پھنسیاں نکلتی ہیں جو ادویات سے وقتی طور پر ٹھیک ہو جاتی ہیں لیکن پھر دوبارہ نمودار ہو جاتی ہیں۔ کھانسی اور بخار تیزی سے ہونے لگتے ہیں۔ پیشاب اور پیاس کی بار بار شکایت ہوتی ہے۔ ذیابیطس میں دل کا فعل متاثر ہوتا ہے۔ خون کی نالیاں موٹی ہونے لگتی ہیں اور خون کی گردش سست ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کے ہاتھ پاؤں سن رہتے ہیں۔ قوت مدافعت کی کمی دیگر امراض کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ خالص چاندی کی انگوٹھی میں سنگ سلیمانی پہنیں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پیشاب کے قطرے نکلنے کا علاج:

اس مرض میں انسان کو پیشاب پر کنٹرول نہیں رہتا۔ یہ مثانہ یا گردوں کی خرابی کی علامت ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سنگ سلیمانی [illegible] استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

سنگ یشب

(JASPER)

[illegible] Jasper [illegible]

[illegible]

[illegible] (AERIRUSA) [illegible]

[illegible]

☆ سفیدی مائل سبز یا انگوری رنگ

☆ زردی مائل سبز رنگ

☆ کافوری یعنی سفید رنگ

کتب انگریزی میں اس کے مندرجہ ذیل اوصاف ہیں۔

کافوری پتھر:

اس پتھر کا رنگ سفید کافوری ہوتا ہے۔

انگوری پتھر:

یہ پتھر سفید انگوری ہوتا ہے اس لیے اسے انگوری پتھر کہا جاتا ہے۔

بلوری پتھر:

اس پتھر کا رنگ بلوری چمک دار ہوتا ہے۔

لیمونی پتھر:

یہ پتھر پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

کیمیائی عناصر:

سیلیکا بریلیم زرد کورنیم پائراٹ میکا۔

سنگِ یشم کے رنگ:

سلیٹی، سبز، سرخی مائل سرخ، نیلا، پیلا۔ یہ پتھر خواہ کسی رنگ میں بھی ہو اس میں بنفشی رنگ کی آمیزش ضرور ہوتی ہے۔

مصری سنگ یشم

(JASPER)

کروی شکل، رنگ گہرا سرخ، زرد نیلگوں بھورے رنگ نگوں کے مختلف الالوان طبقے ہوتے ہیں۔

دھاری دار سنگ یشم:

رنگ بھورا، نیلا، زرد۔ یہ عموماً یک رنگ ہوتا ہے۔ اس پر سبز، سرخ، بھورے یا خاکی رنگ کی دھاریں ہوتی ہیں۔

چینی سنگ یشم:

یہ ایک قسم کی سلیٹ ہے۔

سنگ یشم:

اس میں بہت شفاف اور گیس ہوتی ہے۔

عام سنگ یشم:

یہ سرخ و بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔

حقیقی سنگ یشم:

زردی یا سرخی مائل سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

مصری سنگ یشم کی ماہیت:

رنگ سبز، زرد، سرخ، بھورا یا سیاہ اور انہی رنگوں سے دھاریاں اور طبقے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ باقی ماہیت حقیقی سی ہے۔ اس کے بھی ظروف بنتے ہیں۔ جڑت اور گلکاری ہوتی ہے۔

مصری سنگ یشم کے سحری خواص:

☆ مصری سنگ یشم گردن میں لٹکائیں تو خناق کو فائدہ دیتا ہے اور درد گلو دور ہو جاتا ہے۔

☆ مصری سنگ یشم سے خوف دور ہو جاتا ہے۔

☆ مصری سنگ یشم جنون اور امراض وہم میں فائدہ پہنچاتا ہے۔

☆ بعض لوگوں کو ایک قسم کا جنون ہو جاتا ہے۔ جس سے اُسے وہم ہو جاتا ہے کہ لوگ مجھے مار رہے ہیں۔ اور اس طرح یہ بھی لوگوں کو پیٹنے لگتا ہے۔ مصری سنگ یشم کے استعمال سے یہ مرض جاتا رہتا ہے۔

☆ مصری سنگ یشم کے پہننے سے تشنج اور سینہ سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔

☆ مصری سنگ یشم گلے میں پہننے سے کھانسی کے وقت خون آنا بند ہو جاتا ہے

☆ مصری سنگ یشم عورت کے زانو میں باندھیں تو عورت دردِ زہ سے خلاصی پائے گی۔

☆ جس وقت قمر برج جوزا میں ہو۔ اگر اس وقت اس پر انسانی شکل کھود کر بنائیں تو تمام جسم کے درد دور ہوں گے۔

☆ مصری سنگ یشم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہیے اور یبوست درجہ دوم کی ہو۔

☆ مصری سنگ یشم خفقان والا دل پر لٹکائے تو گھبراہٹ اور خفقانی کیفیت دور ہوگی۔

☆ مصری سنگ یشم کم نظر کیلئے مفید ہے۔

☆ بائیں ہاتھ میں مصری سنگ یشم کی انگشتری پہننا چشم بد، جادو سے بچاتا ہے۔

کالے جادو کا توڑ:

مصری سنگ یشم انسان کو جادو، سحر، سفلی اور شیطانی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

قوت فیصلہ:

مصری سنگ یشم انسان کا حوصلہ بلند کرتا ہے اور قوت فیصلہ میں اضافہ کرتا ہے۔

حصول دولت:

مصری سنگ یشم انسان کو دولت کے حصول میں مدد دیتا ہے۔

بحری حوادث:

مصری سنگ یشم غوطہ خوروں کو سمندری بلاؤں اور آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

کردار سازی:

مصری سنگ یشم کے استعمال سے انسان عیاشی، بدکلامی، غرور، تکبر، فضول خرچی اور دوسری برائیوں سے بچا رہتا ہے۔

نفس پرستی:

مصری سنگ یشم انسان میں تشدد پسندی کے رجحان کو ختم کرتا ہے اور نفس پرستی اور خود غرضی سے بچاتا ہے۔

لکی اسٹون:

مصری سنگ یشم کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے مشتری برج حوت اور برج قوس پر حکمرانی کرتا ہے چنانچہ سنگ یشم کا برج بھی قوس اور حوت ہے اس لحاظ سے یہ پتھر قوس اور حوتی افراد کا موافق اور لکی اسٹون ہے یہ پتھر ان قوس افراد کا برج اسٹون ہے جو 23 نومبر سے 22 دسمبر کے دوران پیدا ہوئے یا وہ حوت افراد جو 20 فروری سے 20 مارچ تک کی مدت کے اندر پیدا ہوئے۔

مصری سنگ یشم کے طبی افعال:

کتب فارسی میں لکھا ہے کہ سنگ یشم کی خوراک طاقت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ دل کو طاقت دیتی ہے اندرونی زخموں، پیچش اور سوزش پیشاب میں اس کا پلانا فائدہ مند ہے۔ اس کی خوراک ایک دانگ یا بارہ جو ہے۔

وہم اور وسواس:

سنگ یشب انسان کو وہم اور وسوسہ میں مبتلا ہونے سے بچاتا ہے۔

بواسیر:

اس پتھر کے استعمال سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے۔

جنون ونسیان:

اس پتھر کے استعمال سے مراق ونسیان اور جنون سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

تریاق زہر:

یہ پتھر زہر کے اثر کو زائل کرتا ہے یہ سانپ کے زہر کیلئے بھی تریاق ہے۔

جگر اور معدہ:

سنگ یشب جگر اور معدہ کی بیماریوں میں مفید ہے اور نظام انہضام کو بھی درست کرتا ہے، بدہضمی سے بچاتا ہے۔

سیلان الرحم:

یہ پتھر عورتوں کے موذی مرض لیکوریا (سیلان الرحم) کو ختم کرتا ہے۔

بلڈ پریشر وتپ دق:

یہ پتھر بلڈ پریشر اور تپ دق کو ختم کرتا ہے اس کے علاوہ پیاس میں تسکین دیتا ہے اور دل ودماغ کو طاقت دیتا ہے۔

مصری سنگ یشم سے علاج:

مسوڑوں کی سوزش کا علاج:

دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی غذا میں جب سڑانڈ پیدا ہوتی ہے تو مسوڑوں میں

سوزش ہو جاتی ہے۔ چونکہ دانت مسوڑوں میں نصب ہوتے ہیں۔ اس لئے سوزش دانت کے اردگرد کو لپیٹ میں لے کر پیپ کا مرکز بنا دیتی ہے۔ مسوڑھے پلپلے ہو جاتے ہیں، دانت کا بیرونی حصہ چھل جاتا ہے اور دانت ہلنے لگتے ہیں۔ منہ میں لعاب زیادہ پیدا ہوتا ہے جو کہ حلق میں گرتا ہے۔ بار بار ڈکار آتے ہیں اور منہ سے بدبو آتی ہے نیز دانت میں درد ہوتا ہے اس کا سب سے اہم علاج دانتوں کی صحت کے بارے میں پوری توجہ ہے۔ کھانا کھانے کے بعد خلال کرنا اور منہ صاف کرنا مفید ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم 6 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بھگندر کا علاج:

فسٹولا کی عام اقسام حسب ذیل ہیں۔

☆ یہ کسی شریان اور ورید کے درمیان غیر معمولی قسم کے رابطے کی وجہ سے ہوتا ہے جس کا سبب ورید کا زخم ہو سکتا ہے۔

☆ اس میں تھوک منہ کے اندر جانے کی بجائے منہ سے باہر نکل آتا ہے۔

☆ یہ مثانے اور اندام نہانی کے درمیان ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کی وجہ بچے کی پیدائش کے مابعد اثرات بھی ہوتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم 4 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ہچکی کا علاج:

یہ ڈائیافرام کے یکا یک بھنچنے کے عمل سے ہوتی ہے جو کہ گلے سے آنے والی گلاٹس کی ٹیوب کو بند کرتا ہے جب کہ انسان سانس اندر لے جا رہا ہو۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم 3 رتی اور سرخ دھاگہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

گلا بیٹھنے کا علاج:

گلا بیٹھنے کی وجہ سے بولنے میں دقت پیش آتی ہے۔ اس کی وجوہات دو قسم کی ہو سکتی ہیں۔

☆ مقامی بیماریاں، پرانی کھانسی، گلے کی خرابیوں اور بولنے والے غدودوں پر ورم آنے۔ اکثر دو چار روز کے آرام اور سوزش دفع کرنے والی دواؤں کے استعمال سے ورم جاتا رہتا ہے اور آواز کھل جاتی ہے۔

☆ پھیپھڑوں کی خطرناک بیماریاں گلے اور سانس کی نالیوں کا سرطان، رسولیاں اور پھوڑے جن کی وجہ سے آواز یا تو بالکل ختم ہو جاتی ہے یا اتنی مدھم ہو جاتی ہے کہ اسے سننا دشوار ہوتا ہے۔ پہلے تشخیص کر لینی چاہیے کہ آواز میں خرابی کسی رسولی یا سرطان کی وجہ سے تو نہیں۔ مریض کو کم بولنے اور زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کی ہدایت کی جائے جب کہ جسمانی کمزوری دور کرنے کے لئے فولاد کا شربت یا گولیاں دی جا سکتی ہیں۔ نیز اچھی صحت کے لئے مچھلی کا تیل یا اس کی گولیاں دیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم 2 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

ہسٹیریا کا علاج:

یہ عورتوں کی بیماری ہے۔ یہ دماغی امراض کی مختلف اقسام میں سے ایک ہے۔ اس میں مریضہ کو دورے پڑتے ہیں جن کے دوران وہ چیختی چلاتی ہے اور بے ہوش بھی ہو جاتی ہے۔ یہ مرض دوشیزاؤں کو زیادہ ہوتا ہے۔ شادی کے بعد اس مرض میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اکثر اطباء ہسٹیریا کا علاج شادی قرار دیتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

موروثی کا علاج:

آتشک میں مبتلا والدین کے بچے پیدائشی طور پر آتشک کے دوسرے درجے میں مبتلا

ہوتے ہیں۔ آتشک زدہ بچے کی ناک بیٹھی ہوتی ہے۔ نیز ہونٹ کٹے پھٹے، ماتھا باہر کو نکلا ہوا، ہڈیاں ٹیڑھی اور دانت چوڑے چوڑے اور زیادہ فاصلہ پر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ بچہ بھی آتشک کے دوسرے مریضوں کی طرح بتدریج تیسرے درجے میں داخل ہو جاتا ہے۔ آتشک کے علاج میں پنسلین کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

کالی کھانسی کا علاج:

پانچ سال تک کی عمر کے بچوں میں شدید ترین متعدی بیماری کالی کھانسی ہے۔ جب یہ بیماری کسی ایک بچے کو ہو جائے تو اس کے قریب آنے والوں کو سات سے چودہ دن کے اندر سانس کی نالیوں میں شدید قسم کی سوزش اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ کھانستے کھانستے بچے کی سانس الٹ جاتی ہے۔ ایک دن میں درجنوں دورے پڑ سکتے ہیں جس کی وجہ سے کھایا پیا قے کی صورت میں نکل آتا ہے۔ دودھ پیتے بچوں کے لئے دودھ پینا ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کمزوری، نمونیا، دماغ میں جریان خون اور آنکھوں میں خون بہنے کی تکالیف ہو سکتی ہیں۔ بیماری عام طور پر 21 دن رہتی ہے۔ طب جدید میں اس کا حتمی علاج نہیں ہے۔ کھانسی کے شربت دے کر مرض کی شدت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کو وبا کے دنوں میں بھیڑ بھاڑ میں نہ جانے دیں۔ بچوں کو کالی کھانسی سے بچاؤ کے ٹیکے اب حکومت کی طرف سے مفت لگتے ہیں۔ یہ ٹیکہ [illegible] فیصد بچوں بیماری سے محفوظ رہتا ہے اس لئے بچوں کو شروع ہی میں یہ لگوا لینا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مصری سنگ یشم، سرخ کپڑا، سرخ دھاگہ اور کاپر کی انگوٹھی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

یاقوت

(RUBY)

یاقوت کو ہندی میں مانک، سنسکرت میں مانکیہ پدم راگ اور انگریزی میں اورینٹل
رومن کہتے ہیں۔

یاقوت کی پہچان:

بہت سے نگینے یعنی پلک، لعل رومانی اور پکھراج وغیرہ یاقوت سے بہت زیادہ ملتے
ہیں اور یاقوت بنا کر فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ خوردبین سے دیکھنے پر یاقوت دونوں جانب
سے مختلف رنگ کا نظر آتا ہے۔ جبکہ دیگر پتھر اس خصوصیات سے عاری ہوتے ہیں یاقوت کو
صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے اگر یہ کسی اور پتھر سے کٹ جائے تو یہ یاقوت نہیں ہوتا ہے۔ یہ
نیلم، زمرد، پکھراج اور بھیکم کو کاٹ سکتا ہے۔ اگر اس کی شعاع فلٹر پیپر سے پار ہو جائے تو نگینہ
نقلی سمجھا جاتا ہے۔

بعض جوہری کہتے ہیں کہ ایک سفید کاغذ پر یاقوت رکھیں اور اسی کاغذ پر کبوتر کے خون
کا تازہ قطرہ ڈالیں اگر یاقوت اور قطرہ کا رنگ یکساں ہو تو یاقوت خالص اور عمدہ ہوگا۔
شناخت کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس کا وزن اور خواص دریافت کر کے معلوم کریں کہ یہ کونسا جوہر
ہے چنانچہ اصلی یاقوت صرف الماس سے کٹ سکتا ہے اگر کوئی کم قدر جواہر اسے کاٹے تو وہ
یاقوت نہ ہوگا۔

اگر یاقوت میں چیر ہو اس کا رنگ دودھیا ہو، اور اس میں ابرق ہو، آب نہ ہو سیاہ رنگ
کا ہو، داغدار یا زردی مائل رنگ کا ہو تو اسے ناقص اور بےکار سمجھا جاتا ہے۔

یاقوت کی انگوٹھی منگنی میں پہننا اچھا شگون سمجھا جاتا ہے۔ یاقوت کو شعراء نے بھی بہت
سراہا ہے اور اسے اپنے محبوب کے ہونٹوں سے تشبیہ دی ہے یاقوتی لب، یا لعلیں ہونٹ کہا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یاقوت آب شیریں سے بنتا ہے جو ایک طویل عرصہ تک دو پتھروں
کے درمیان رہتا ہے جو گاڑھا ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور حدت سے ٹھوس شکل میں آ جاتا ہے۔

یاقوت کی خصوصیات:

یاقوت طاعون سے بچاتا ہے۔

یاقوت کا سرمہ بصارت کے لئے اکسیر ہوتا ہے۔

یاقوت بطور دوا استعمال کرنے سے زہر کا خاتمہ کرتا ہے دل اور اعضائے بدن کو
طاقت دیتا ہے۔

اگر یاقوت کے پیالے میں شراب ڈالی جائے تو وہ نشیلی نہیں رہتی۔

یاقوت کو صاف کرنا ہو تو املی کا پانی استعمال کرنا چاہیے۔

یاقوت کی موجودگی میں انسان طاقتور اور مستقل مزاج رہتا ہے۔

یاقوت مرگی اور ہیضے جیسے امراض سے بچاتا ہے۔

یاقوت سے شیطانی وساوس سے نجات ملتی ہے۔

دل کی بیماری میں یاقوت کی انگوٹھی پہننا مفید ہے۔

سرخ یاقوت پاس رکھنے سے قدر و منزلت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اگر حاملہ عورت یاقوت کا نگینہ پاس رکھے تو اسے اسقاط حمل کا خوف نہیں رہتا۔

یاقوت غرقابی اور آسمانی بجلی سے محفوظ رکھتا ہے۔

یاقوت کی موجودگی میں دشمن مغلوب رہتا ہے۔

یاقوت کی اقسام:

مشرقی یاقوت

لعل رومانی

☆ پیلس روبی

☆ روبی سیل

☆ کارلینم سیاہ

☆ مانچازرد

☆ کوہانگ دودھیا

چونکہ یہ پتھر ایک دہکتے ہوئے کوئلے کی مانند دکھائی دیتا ہے اور رات کو روشن ہوتا
ہے اس لئے شب چراغ بھی کہا جاتا ہے۔

اس کی درج ذیل اقسام بھی آج کل خاصی معروف ہیں۔

☆ چولاون (گہرا سرخ)

☆ ہنوی (سیاہی مائل سرخ)

☆ تاجاوت (شگاف والا)

☆ گلگوں (زردی مائل)

☆ اطلسی

☆ آتشی

☆ کھیرا (کشتئی رنگ والا)

سرخ یاقوت:

یہ بلوریں چمک کا حامل ہوتا ہے۔ کبوتر کے خون جیسا سرخ اور ارغوانی مائل ہوتا ہے۔
سب سے بہترین انار یعنی رمانی رنگ کا سمجھا جاتا ہے۔

☆ سرخ حمری (زیادہ سرخ)

☆ سرخ اودی (گلابی)

☆ سرخ نارنجی

سرخ لیموی (پختہ لیموں کے رنگ جیسا)

ت کے رنگ:

یاقوت کی چمک بلور جیسی ہے۔ یہاں تک خیال کیا جاتا ہے کہ اندھیری رات میں یہ
کو روشن کر دیتا ہے۔ اس کا رنگ قرمزی کبوتر کے خون جیسا سرخ، گلابی اور ارغوانی مائل ہوتا
ل عرب زرد، کبود، سبز اور سفید رنگ بیان کرتے ہیں اور پھر ان کی مختلف قسمیں بیان
تے ہیں۔ ان سب میں رمانی یعنی انار کا رنگ عمدہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ گہرے سرخ گلابی،
اور نارنجی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ یہ پتھر مزاج کے لحاظ سے سرد خشک اور معتدل ہے۔ یہ
بہت سخت ہے اور اسے ہیرے سے کاٹا جاسکتا ہے۔

رنگ میں اقسام:

آسمانی رنگ

سرخی رنگ

لاجوردی رنگ

پستہ رنگ

اس پتھر میں انعکاسی قوت اور برقی قوت بھی ہوتی ہے دھواں، پانی، روغن وغیرہ اس
کو خراب کر دیتے ہیں۔

ت کے کیمیاوی مرکبات:

اس میں 98.5 حصہ الیومینیا، 5 حصہ آکسائڈ آف آئرن، 5 حصہ چوچان مرکب ہوتا
کہتے ہیں کہ سرخ رنگ کے یاقوت کے علاوہ کوئی یاقوت گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔
ہے کہ اگر سرخ یاقوت کو گرمی دی جائے تو اس کی چمک بڑھتی ہے اور سُرخی مائل سفید
یاقوت کو گرمی پہنچانے سے وہ خراب ہو جاتا ہے۔ درحقیقت دھواں، پسینہ، اور بدبو یاقوت

کا رنگ خراب یعنی اس کے رنگ کو ہلکا کر دیتے ہیں۔

یاقوت کے عیب:

جب یہ معلوم ہو جائے کہ یاقوت خالص ہے پھر اس کے عیب اور نقائص کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ عیب اور شگاف اسے کم قیمت کر دیتے ہیں۔ مبصرین یاقوت کے عیب [illegible] ہیں۔

☆ چیر (شگاف)

☆ دودھک (یعنی دودھیا رنگ دار)

☆ ابرق (جس میں ابراق جیسے پردے ہوں)

☆ ڈابھا (بے آب)

☆ ٹیوسی (خراب سیاہ رنگ)

☆ پاریک (شگاف دار دودھیا تنگ داغوں والا)

☆ جوتلا (کسی عیب کے ساتھ زردی مائل رنگ ہونا)

☆ جاوا (کسی عیب کے ساتھ گلابی یا سیا رنگ ہونا)

یاقوت کے طبّی افعال:

حکمائے عرب و فارس کہتے ہیں کہ یاقوت پہننے والا ہمیشہ استقلال معدہ و طاقت [illegible] رکھتا ہے اس کی ایک خوراک مرگی، جنون، ہیضہ، طاعون اور اجزائے خون کو شفا دیتی ہے۔ [illegible] کو باقاعدہ متحرک رکھتی ہے یہ تمام زہر مثلاً سانپ کا زہر اور جڑی بوٹیوں کے مہلک زہر کو [illegible] ہے۔ ہوا کو ہیضہ سے خراب و مہلک ہونے سے بچاتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ نبض کو [illegible] حالت میں لاتا ہے۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ آنکھوں کے نزدیک پہنا جائے یا [illegible] کے ڈالا جائے تو سب شکایات چشم دور کر دیتا ہے۔ اگر دھان کے نزدیک رکھا جائے تو [illegible]

[illegible]ہر کو دور کرتا ہے۔ دل کو استقلال دیتا ہے۔ پیٹ و معدے کے تمام امراض، خون کے تمام امراض، امراض قلب، ہائی اور لو بلڈ پریشر، ام الصبیان (سوکھے کا مرض) اسقاط حمل، اختلاج قلب اور نبض کی رفتار کو اعتدال میں رکھنے میں اس کا جواب نہیں، مرگی، پاگل پن، طاعون، گٹھیا، عرق النساء، نقرس وغیرہ میں بھی خاص افاقہ دیتا ہے، جریان، سیلان الرحم اور نقاہت کیلئے بے حد مفید پایا گیا ہے، زہر کے اثرات کو دور کرتا ہے، سانپ اور دشمنوں کے دیے ہوئے زہر سے اس کو پہننے والا عموماً محفوظ رہتا ہے، آنکھوں کے قریب رکھنا، آنکھوں کے امراض میں مفید ہے، منہ کے قریب رکھا جائے تو منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے، جن کو سردی زیادہ لگتی ہو ان کیلئے بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔

یاقوت کے سحری خواص:

شیطان کو دل میں اضطراب ڈالنے سے روکتا ہے۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے جو شخص یاقوت کی انگشتری پہنتا ہے۔ خدا سے اپنی دلی مرادیں حاصل کرتا ہے اور ہیضہ طاعون اور بجلی سے محفوظ رہتا ہے نیز پہننے والے کیلئے باعث عزت و رفعت ہوتا ہے۔ گہرا سرخ رنگ بہتر ہوتا ہے۔

برج عقرب والوں کو جسم کے اندرونی امراض دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ خود اعتمادی بڑھتی ہے۔ مشکلات کا آخر دم تک مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کرتا ہے۔ پرانے خیالات کے مطابق غم دور کرتا ہے۔ دشمن مغلوب رہتے ہیں۔ بیماری سے محفوظ رکھتا ہے اگر بائیں طرف پہنیں تو گٹھیا سے محفوظ رکھتا ہے۔

اس سے طاقتور برقی شعاعیں نکلتی ہیں۔ اس کا ستارہ مریخ ہے اور یورینس سے اس کا گہرا رشتہ ہے جن لوگوں میں کم ہمتی اور جھجک ہو ان کو پہننا چاہیے۔ یہ عجیب و غریب واقعات اور تبدیلیاں لاتا ہے جو ہر حال بہتر نتائج پر ختم ہوتی ہیں۔

روح کو طاقتور بناتا ہے، وسوسہ شیطانی دور کرتا ہے، دلی مرادیں حاصل ہوتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے، ترقی عزت ورفعت بھی حاصل ہوتی ہے، فراخ دلی اور محبت بڑھاتا ہے ازدواجی زندگی کیلئے نہایت مفید اور پرتاثیر مانا جاتا ہے، مزاج میں پھرتی اور چستی پیدا کرتا ہے خود اعتمادی، ہمت، طاقت، شجاعت، ہوشیاری اور زیرکی پیدا کرتا ہے، خیالات کے ہجوم کو دور کرتا ہے اور ذہنی یکسوئی اور ارتکاز پیدا کرتا ہے، دشمنوں سے محفوظ رکھنے والا گردانا جاتا ہے، عرق النساء، جمع المفاصل، کو دُور کرتا ہے اور اگر خاندان میں یہ بیماری ہو تو بچوں کو اس بیماری سے محفوظ رکھتا ہے، تعلقات بڑھاتا ہے، پرخلوص دوستی اور محبت حاصل ہوتی ہے اسلئے اس کو زمانہ قدیم شادی کا بہترین تحفہ کہا جاتا ہے، پہننے والا اگر خطرے میں ہو تو اس کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔

سرخ یاقوت (Ruby)

یہ درجہ اول کا پتھر ہے، اس کی چار بڑی قسمیں ہیں، درجہ اول کا شفاف روبی کئی ہزار روپے فی قیراط ہے مگر طبی اور سحری فوائد حاصل کرنے کیلئے کسی بھی درجہ کا سرخ یاقوت پہنا جا سکتا ہے، لہٰذا کم قیمت ہونے کی وجہ سے درجہ سوئم (Semi Precious) کے سرخ یاقوت کا انتخاب کیا گیا ہے، تاکہ عام لوگ بھی اس کے خواص سے فائدہ اٹھا سکیں، اس کے بے شمار رنگ اور قسمیں ہیں۔

یاقوت سے علاج:

یاقوت کے طلسمی اثرات:

اس کو پہننے والا طاعون اور ہیضہ سے محفوظ رہتا ہے۔ لوگ اُس کی عزت اور احترام کرتے ہیں جس نے یاقوت پہنا ہوا ہو۔ یہ شیطانی وسوسوں کو دل سے دُور کرتا ہے۔ روح کو قوت عطا کرتا ہے۔ اس کے پہننے سے انسان میں حوصلہ، عزم، خود اعتمادی اور چستی پیدا ہوتی

ہے۔ خاوند اور بیوی کے درمیان محبت کو بڑھا کر ازدواجی زندگی میں خوشگوار تبدیلی لاتا ہے۔ روزی میں ترقی اور اضافے کا باعث ہے۔ بچوں کو مرگی کی حالت میں گلے میں یاقوت لٹکایا جائے دورے ختم ہو جاتے ہیں۔ اسے گلے میں لٹکانے سے بچے بری نظر سے بچا رہتا ہے۔ جس نے یاقوت کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو اُس پر آسمانی بجلی نہیں گرتی۔ اس کے پہننے سے دشمنوں کے دلوں پر خوف ہیبت اور رعب زیادہ ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کے مصائب و آلام کا مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ بائیں ہاتھ کی اُنگلی میں پہننے والا گنٹھیا کے مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ کم ہمت لوگوں میں ہمت، حوصلہ اور جھجکنے والے لوگوں میں دلیری پیدا کرتا ہے۔ اس کو پہننے سے صبر حاصل ہوتا ہے۔ رات کو سوتے وقت پہننے سے پریشان خواب اور احتلام سے بچا رہتا ہے۔ انسان کو غم و فکر سے نجات عطا کرتا ہے۔

یاقوت کے کرشمے:

یہ مصفّی خون ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ اس کو منہ میں رکھنے سے دل کو فرحت اور فرحت حاصل ہوتی ہے پیاس کی شدت ختم ہو جاتی ہے بلڈ پریشر کے مرض میں فائدہ دیتا ہے۔ مفرح قلب اور مقوی دماغ ہے۔ امراض چشم کے لیے بہترین دوا ہے آنکھوں کی بینائی کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں چمک بھی پیدا کرتا ہے۔ بواسیر کے مرض کو دور کرتا ہے۔ جسمانی کمزوری، سستی، نامردی کو ختم کرتا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض اور خفقان میں فائدہ دیتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت بخشتا ہے۔ جگر اور معدے کے امراض کے لیے مفید ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔ نبض کی رفتار کو اعتدال پر رکھتا ہے۔ منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ جریان کے مرض میں فائدہ دیتا ہے۔

حیض کے درد کا علاج:

ماہواری کے ابتدائی ایام میں ہر لڑکی کو درد ہوتا ہے لیکن چند ماہ بعد معمول کا مسئلہ بن

جانے کے بعد درد ختم ہو جاتا ہے تاہم بعض لڑکیوں کو اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ ان کیلئے چلنا پھرنا مشکل بن جاتا ہے۔ شہروں میں رہنے والی اور آرام طلب لڑکیوں کو دوسری لڑکیوں کی نسبت درد کم ہوتا ہے۔ کبھی یہ درد قولنج کی طرح لہروں میں آتا ہے تو پیڑو میں بل پڑتے ہیں اور کبھی یہ مسلسل درد کی صورت میں جاری رہتا ہے۔ اس کے ساتھ کمر میں بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ جسم میں کمزوری، ہاتھ پاؤں بھاری، بھوک غائب اور متلی اس کی اہم علامات ہیں۔ پیڑو پر گرم پانی کی ٹکور کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ بعض لڑکیوں میں تو بلوغت کی ابتداء ہی سے درد ہوتا ہے۔ ان میں رحم کا منہ اتنا تنگ ہوتا ہے کہ وہاں سے گاڑھے خون کے اخراج پر درد محسوس ہوتا ہے۔ بعض میں خون کے نکاس کا راستہ تو موجود ہوتا ہے لیکن جھلیاں باہر نکلنے پر ہی اختتام پذیر ہوتا ہے۔ بعض لڑکیوں کو درد غدودوں کے مسائل اور نفسیاتی وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی پہلی اور دوسری انگلی میں بالترتیب یاقوت استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

کیل مہاسے کا علاج:

نوجوان لڑکے لڑکیوں کو عام طور پر آغاز شباب میں چہرہ پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ پہلے ایک پھنسی نمودار ہوتی ہے جو کہ سرخ اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اس میں پیپ پڑتی ہے اور درمیان میں ایک سیاہ رنگ کا کیل بن جاتا ہے۔ یہ پھنسیاں چہرے پر جا بجا بڑی تعداد میں نمودار ہوتی ہیں۔ جراثیم جلد کے مہاسوں میں سے کسی ایک میں سوزش پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اس کی دوسری قسم میں سیاہ کیل نہیں ہوتا بلکہ صرف گلابی رنگ کی بے شمار پھنسیاں بار بار ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ مرض جوانی کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی جان نہیں چھوڑتا۔ اکثر مریضوں کو کیل مہاسوں کے ساتھ ساتھ اور بھی شکایات لاحق ہو جاتی ہے۔ ان کے علاج کے لئے خاطر خواہ توجہ دینی چاہیے۔ مریض کی قوت مدافعت میں مسلسل کمی، بار بار پھنسیوں کی پیدائش کو دعوت

دی ہے۔ جگر کی خرابی بھی ان پھنسیوں کا باعث بنتی ہے۔ ان کے فوری علاج کے لئے اینٹی بائیوٹکس مفید ثابت ہوتی ہیں لیکن علاج بند کرنے کے چند روز بعد یہ دوبارہ نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یاقوت 7 تا 9 رتی استعمال کریں۔ ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔

حیض کی بندش کا علاج:

جب کسی لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد باقاعدگی سے ماہواری نہ آئے تو وہ ابتدائی بندش حیض میں مبتلا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے نسوانی آلات کی تکمیل نہیں ہوئی۔ بندش حیض کے دیگر اسباب مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں۔

مرکزی اسباب:

☆ دماغ میں تخلیقی عدم تکمیل

☆ غدہ نخامیہ کے جوہروں کی کمی

☆ غدہ نخامیہ اور دماغ کی رسولیاں اور سرطان وغیرہ

نفسیاتی اسباب:

☆ ذہنی صدمات

☆ جذباتی کشمکش

☆ حمل کا خوف

☆ خاندانی چپقلش

☆ بھوک کی کمی وغیرہ

عضوی اسباب:

☆ پیچیدہ اور مزمن امراض

☆ غذا کی بیماریاں از قسم ذیابیطس

☆ گلہڑ

☆ کلاہ گردہ کی بیماریاں

☆ وٹامن اور پروٹین کی مسلسل کمی

☆ جگر کی خرابیاں

☆ یرقان

☆ گردوں کی مزمن سوزش

☆ خون اور فولاد کی کمی

☆ غدود کی وجہ سے موٹاپا وغیرہ

مقامی اسباب:

☆ نفسیاتی آلات کی نامکمل تخلیق

☆ بیضہ دانی کی رسولیاں

☆ بیضہ دانی کے جوہروں کی کمی

☆ اندام نہانی میں رکاوٹ

☆ رحم کا غائب ہونا

☆ مردانہ پن

☆ مہلک امراض

☆ پرانی سوزش

☆ اندام نہانی یا بیضہ دانی کی دق۔

علاج:

اس مرض کے علاج کے سلسلہ میں تین نکات قابل غور ہیں۔

☆ جسمانی آلات مکمل اور درست شکل میں ہیں۔

☆ لڑکی کی جسمانی نشوونما مکمل ہو چکی ہے یا نہیں۔

☆ مریضہ کی عمر اٹھارہ سال سے کم اور چالیس سال سے زیادہ نہ ہو۔

نوٹ: اکثر مشاہدہ میں آیا ہے کہ بعض لڑکیاں ذرا دیر سے بالغ ہوتی ہیں اس لئے حیض جلد نہ آنے پر انہیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یاقوت 5 رتی کا چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ بائیں بازو میں سرخ کپڑا یا دھاگہ استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

ناک کی بیماریوں کا علاج:

ناک، کان اور گلے کی بیماریوں کا باہمی رابطہ ہوتا ہے اس لئے ناک کی بیماریوں پر فوری توجہ دینی چاہیے۔

☆ ناک کی جھلیوں کی پرانی سوزش کی وجہ سے ناک سے بدبو آنے لگتی ہے۔

☆ پرانے زکام اور اعصابی تکالیف کی وجہ سے خوشبو یا بدبو سونگھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے۔

☆ مسلسل زکام یا بار بار ناک صاف کرنے سے ناک کے اردگرد کی ہڈیاں کے خلا میں سوزش ہو جاتی ہے۔

☆ ناک کی سوزش جب پرانی ہو جائے یا بار بار ناک کریدنے سے ناک کے اندر زخم ہو جاتے ہیں۔

☆ بچوں اور نوجوانوں میں ناک پر چوٹ لگنے اور بڑوں میں بلڈ پریشر وغیرہ کی وجہ سے خون بہتا ہے۔

☆ ناک سے سفید یا سرخ پانی بہتا ہے اور درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات مسے بھی نظر آنے لگتے ہیں۔

☆ ناک میں سوزش، مسوں، کیمیائی حساسیت یا ناک کی ہڈی بڑھنے کی وجہ سے لگاتار چھینکیں آتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ یاقوت 7 تا 9 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

نمونیہ کا علاج:

پھیپھڑوں کی سوزش کو نمونیہ کہتے ہیں۔ جراثیم کی مختلف اقسام پھیپھڑوں میں مختلف قسم کی سوزش کا موجب بنتی ہیں۔ اگر مریض میں قوت مدافعت کم ہو یا علاج میں تاخیر کردی جائے تو پھیپھڑے میں پیپ بھر جاتی ہے جس کے بعد اگر سوزش ختم ہو بھی جائے تو سانس کی رکاوٹ موت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ بے چینی کے بعد جسم میں درد، متلی، سردی کے ساتھ بخار، تکلیف دہ کھانسی، چھاتی میں شدید درد جو سانس لینے سے بڑھے، اس کی اہم علامات ہیں۔ مرض میں اضافے کے ساتھ بلغم کا رنگ بتدریج سرخ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو نمونیہ کا علاج کرنا چاہیے۔ علاج میں پہلی اہمیت مریض کی غذا کو ہے۔ گرم، مقوی اور سیال غذائیں دی جائیں مثلاً یخنی، آش جو، شہد، قیمہ، خمیری روٹی اور پرندوں کا گوشت وغیرہ۔ علاج کا دوسرا اہم حصہ جراثیم کو ہلاک کرنا ہے تاکہ زہر باد پھیلنے کا خطرہ جاتا رہے۔ علاج کا تیسرا اہم حصہ بلغم کو نکالنا، درد کو آرام دینا اور سانس کی آمدورفت کو آسان بنانا ہے۔ اس مرحلہ پر خشک انجیر یخنی اور نیم اُبلا انڈہ مفید غذائیں ہیں۔ مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کا موقع دیں تاکہ اس کی صحت جلد از جلد بحال ہو سکے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یاقوت 10 رتی استعمال کریں۔ بوقت ضرورت سفید مرجان اضافی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

اعصابی درد کا علاج:

دانت کا درد اور سر درد اعصابی درد کی اقسام میں سے ہیں۔ اسی طرح آدھا سیسی درد

اور [illegible] کا درد بھی اعصابی درد کی مثالیں ہیں۔ یہ مرض اکثر متعدی اور کمزور کرنے والے امراض کے ہمراہ آتا ہے جن میں خون کی کمی، ذیابیطس، گنٹھیا، وجع المفاصل، ملیریا اور آتشک قابل ذکر ہیں چنانچہ متعلقہ مرض کا خاطر خواہ علاج اس درد کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اعصابی دردوں کی متعدد اقسام کا تعلق جسمانی خرابیوں کی بجائے ذہنی امراض سے زیادہ ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ یاقوت استعمال کریں۔

تپ دق کا علاج:

متعدی بیماریوں میں سب سے زیادہ ہونے والی بیماری تپ دق ہے۔ یہ ایک جراثیمی سوزش ہے جو بیماریوں سے تندرست افراد کو جراثیم کے ذریعہ لگ جاتی ہے۔ مریض کی سانس، کھانسی اور چھینک کے ذریعہ جراثیم گردونواح میں پھیل جاتے ہیں وہ لوگ جن کی قوت مدافعت کم ہے، وہ اس ماحول میں سانس لیں جو جراثیم ان کی سانس کی نالیوں میں داخل ہو کر وہاں سوزش کر دیتے ہیں۔ تپ دق جسم کے کسی حصہ کو متاثر کر سکتی ہے مثلاً ہڈیاں، جلد، گردے، آنتیں لیکن مشہور قسم پھیپھڑوں کی دق ہے۔ کھانسی، بلغم، گلا بیٹھنا، وزن میں کمی، بھوک میں کمی، مسلسل کمزوری، رات کو پسینے اور بخار اس کی اہم علامات ہیں۔ بیماری بڑھنے پر بلغم کی مقدار میں اضافہ کے ساتھ خون بھی آنے لگتا ہے۔ احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اس جان لیوا مرض سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ رہائشی کمروں میں ہوا اور روشنی کا معقول انتظام ہونا چاہیے۔ کمزوری اور بیماری کے دنوں میں بند کمروں اور بھیڑ بھاڑ سے پرہیز کریں۔ غذا میں دودھ، تازہ سبزیاں، مچھلی اور زیتون کا تیل استعمال کریں۔ چھوٹے بچوں کو تپ دق سے بچاؤ کے لئے بی سی جی کا ٹیکہ ضرور لگوائیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یاقوت 2 رتی استعمال کریں۔ شدید صورتوں میں سفید مروارید بطور اضافی علاج استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

تپ محرقہ:

ٹائی فائیڈ کے جراثیم گندے ہاتھوں، مکھیوں اور مٹھائیوں کے ذریعہ تندرست افر
کے جسم میں داخل ہو کر اسے دو ہفتوں میں بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ابتداء ناگہانی
کمزوری، متلی اور بخار سے ہوتی ہے۔ جسم میں درد ہوتا ہے اور بچوں میں اسہال بھی ہو سکتے ہیں
نبض کی رفتار بخار سے متناسب ہونے کی بجائے کمزور ہوتی ہے۔ ایک ہفتے بعد کمر اور پیٹ پر
گلابی دانے نمودار ہوتے ہیں جسے موتی جھرہ کہتے ہیں۔ اس مرحلے پر تلی بڑھ جاتی ہے
خراب ہو جاتا ہے اور پیٹ کی سوزش بڑھ کر آنت پھٹ کر موت کا باعث بن سکتی ہے۔ مریض کی
نبض کو فوری کمزور ہونا اور چہرے پر زردی اور پسینے اس بات کی علامت ہے کہ آنت میں سوراخ
ہو کر پیٹ کے اندر جریان خون ہو رہا ہے۔ مزید برآں نمونیہ، دل کی بیماریاں، جوڑوں میں
تکلیف، ہڈیوں میں سوزش، پتہ کی سوزش اور خون کی نالیوں کی بندش ایسی پیچیدگیاں ہیں جو بخار
ٹوٹنے کے بعد بھی اپنے اثرات دکھاتی رہتی ہیں۔ ٹائی فائیڈ کے مریض کو ہر حالت میں بستر پر
رکھا جائے۔ غذا میں ٹھوس کی بجائے نرم اشیاء زیادہ دیں لیکن اس میں تیزابی مشروبات اور گیس
چیزیں شامل نہ ہوں۔ غذا زود ہضم، مقوی اور کم سے کم پھوک والی ہو چنانچہ نیم اُبلا ساگودانہ گوشت
پکار کر دے سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کمزوری دور کرنے کے لئے وٹامن بی اور سی کافی
مقدار میں دیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یاقوت اور حجر القمر 4 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

مرجان

(CORAL)

مرجان بھی ایک سمندری جانور سے پیدا ہونے والا دلفریب اور چمکیلا موتی ہے۔
یہ بہت سی خصوصیات کی وجہ سے اعلیٰ جواہرات میں شمار کیا جاتا ہے۔
مرجان کو پروالا، دودرم، پروال، مونگا، دوم (Coral)، بسد، عقیق البحر، سوریلم، پگلم،
سراجونجی، ناز اور (ISIS NOBILIS) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک سمندری جانور کی پیدائش ہے
خوش رنگ اور عمدہ چمک کے باعث زمرہ میں درج کیا جاتا ہے۔ متقدمین کو یقین تھا کہ مرجان
درخت ہوتا ہے۔ لیکن مائیکروسکوپ کے ذریعہ اس میں وہ کمال دیکھے گئے ہیں جو اس کے موجد
ہیں۔ انگریزی میں مرجان کو (ISIS NOBILIS) کہتے ہیں۔ مونگے کی جڑ کو بیخ مرجان
کہتے اور بعض بسد کہتے ہیں۔

جو مرجان نہایت سرخ ہو اسے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ اس میں اور رنگ بھی پائے
جاتے ہیں عام طور پر سرخ رنگ کے علاوہ گلابی، بھورا، ہلکا زرد اور سفید مرجان بھی پایا جاتا ہے۔

مرجان کی پہچان:

مرجان ہلکے تیزاب میں حل نہیں ہوتا۔ مگر معدنیاتی تیزابوں میں حل ہو جاتا ہے۔
گندھک کے تیزاب کی وجہ سے یہ سیاہ بھی ہو جاتا ہے۔

مرجان کی خصوصیات:

☆ مرجان کے بے شمار خواص ہیں جو کہ درجہ ذیل ہیں۔

☆ اگر نوزائیدہ بچے کو اس کی ماں کے دودھ میں مرجان گھول کر پلایا جائے تو وہ عرق
النساء اور مرگی کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

☆ یہ زہر کے لئے بھی تریاق کا درجہ رکھتا ہے۔

☆ اسے پیٹ پر باندھنے سے معدہ تقویت پکڑتا ہے اور بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ مرجان کا سرمہ آنکھوں کو درد، جلن اور آشوبِ چشم سے محفوظ رکھتا ہے نیز آنکھوں کی سرخی کم کرتا ہے۔

☆ اگر چھوٹے بچے زیادہ روئیں تو ان کے گلے میں مرجان ڈالیں۔

☆ اگر مرجان کی مالا گلے میں ڈالی جائے تو کئی مہلک بیماریاں انسان سے دور رہتی ہیں۔

☆ اس کی موجودگی میں بچوں کو ڈراؤنے خواب نہیں آتے اور انہیں نظر نہیں لگتی۔

☆ حاملہ عورت اسے لاکٹ کی طرح زیب گلو کرے تو اس کو اسقاطِ حمل کا خدشہ نہیں رہتا۔

☆ مرجان جادو کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مرجان پارے کو جزوی طور پر قائم بھی کر دیتا ہے۔

☆ لقوہ اور فالج میں مرجان بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ اگر جسم میں کپکپاہٹ یا لرزش ہو تو مرجان استعمال کرنے سے ختم ہو جاتی ہے۔

☆ جوڑوں کے درد کے لئے مرجان کے نگینے والی انگوٹھی پہننی چاہیے۔

☆ حکیم جالینوس کے مطابق مرجان کا سفوف چھڑکیں تو بہتا ہوا خون بند ہو جاتا ہے۔

مرجان کی پیدائش:

قرآن مجید میں رب کریم نے اپنے انعامات عظیم کا ذکر فرماتے ہوئے سورۂ رحمٰن کی بائیسویں آیت میں مرجان کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

﴿يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝﴾

ترجمہ: ”نکلتے ہیں ان سے موتی اور مرجان، پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“

درحقیقت مرجان سمندری شجر کی سرخ رنگ کی ٹھوس لکڑی پر سمندر کی تہہ میں سنگلاخ ...وں اور سنگین پتھروں سے اگتا ہے۔ یہ درخت پھول، پھل اور پتوں سے محروم ہوتا ہے۔ اس ...اور شاخ کے خواص مختلف ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ کو اطباء بیخ مرجان کے نام سے پکارتے ...وں میں زمرد اور نیلم کی طرح مرجان نام رکھنے کا بھی رواج ہے۔ یہ نام زیادہ تر سرحدی ...رجان رکھتے ہیں۔

تمام پتھروں میں یہ واحد پتھر ہے جس کو جعلی نہیں بنایا جا سکتا۔ اس پتھر کو گوبر کے اُپلوں ...میں جلایا جائے تو بالکل راکھ بن جاتا ہے اور یہ راکھ مختلف کاموں میں استعمال کی جاتی ہے۔

مرجان کے کیمیاوی مرکبات:

علم کیمیا کی رُو سے اس میں ایک فیصد میگنیشیا اور 36 فیصد کاربونیٹ آف میگنیشیا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کورائین مادہ کے باعث نہیں ہوتا بلکہ آکسڈ آئرن، کاربونیڈ ایسڈ اور چونا اس کے رنگ دینے والے مادہ میں شامل ہوتا ہے۔

مرجان کی صلابت:

یہ الکلی اور دیگر تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا لیکن معدنیات کے تیزاب میں حل ہو جاتا ہے۔ اس کا سیاہ رنگ تیزاب گندھک کے باعث ہوتا ہے۔

مرجان کے طبی افعال:

حکماء کا بیان ہے کہ اگر بچے کی پیدائش ہوتے ہی اس کی ماں کے دودھ میں مرجان گھول کر پلا دیں تو بچے کو تمام عمر مرگی کی بیماری نہ ہوگی اور کوئی درد اعضا نہ ہوگا۔ یونانی حکیم لکھتے ...درہم یعنی اڑھائی ماشہ مرجان کی خوراک سے جسم سے تمام خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔ اور ...دو درہم خوراک زہر کیلئے تریاق ہوتی ہے۔ اگر مرجان کو شکم پر باندھیں تو معدہ کی تمام

شکائتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ مفرح اور قابض ہے۔ فساد معدہ اور جنون کو مفید ہے۔ مرجان
یبوست و برودت درجہ دوم کی ہے اور سیاہ مرجان میں سوم درجہ کی ہوتی ہے اس کے
کشتہ کرنے کے طریقے طبی کتب میں موجود ہیں۔ بطور سرمہ آنکھوں میں استعمال سے
سرخی اور آشوب چشم کیلئے مفید ہے۔

مرگی:

مرگی کے مرض میں انتہائی فائدہ مند ہے، اس مرض کو دُور کرنے کیلئے اس پتھر کی
بنوا کر پہننی چاہیے، جس وقت شمس و قمر کا اتحاد یا اجتماع ہو اور زہرہ سے قران نہ ہو اس
سونے اور چاندی ہم وزن کی انگوٹھی پر پتھر مرجان لگوا کر پہنا جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔

مقوی معدہ و جگر:

مرجان معدہ اور جگر کو تقویت دیتا ہے، یونانی حکیم جالینوس کے بیان کے مطابق
پتھر کا سفوف بنا کر بہتے خون کی جگہ یا زخم پر چھڑکا جائے تو خون بند ہو جاتا ہے۔

جوڑوں کا مرض:

یہ پتھر جوڑوں کے درد کیلئے مفید ہے، خاص طور پر گٹھیا کو دُور کرتا ہے۔

پیٹ اور امراض معدہ:

مرجان پیٹ کے زخموں کو مندمل کرتا ہے، السر اور معدہ کے کئی امراض میں
پہنچاتا ہے۔

خون میں تیزابیت:

یہ پتھر انسانی جسم میں تیزابیت یعنی خون کی تیزابیت دُور کرتا ہے، ہاتھ پاؤں میں
کو بھی رفع کرتا ہے۔

زہر:

مرجان ہر قسم کے زہروں کا تریاق ہے، یہ زہر اور زہریلے اثرات کو ختم کرتا ہے۔

امراض:

مرجان خواتین کی بیماریوں کا شافی علاج ہے، اسے استعمال کرنے سے حاملہ خواتین
سے محفوظ رہتی ہیں، اس کے علاوہ بانجھ پن اور اٹھرا کو بھی دُور کرتا ہے، بچوں کی کھانسی
مرجان مفید ثابت ہوتا ہے۔

امراض:

مرجان کے استعمال سے مردوں کے خاص امراض احتلام اور جریان دُور ہو جاتے

چشم:

مرجان تمام قسم کے امراض چشم (آنکھوں کی بیماریوں) میں مفید ہے۔

امراض:

مرجان کو استعمال کرنے سے دائمی نزلہ، زکام، فالج، لقوہ، رعشہ اور مرگی کے امراض
ہو جاتے ہیں۔

خبیثہ:

مرجان سے امراض خبیثہ مثلاً سوزاک، بواسیر، آتشک اور جذام جیسے موذی امراض کا
ہوتا ہے۔

جریان:

مرجان جسم میں خون کے اخراج (جریان) کو روکتا ہے۔

مقوی اعضائے رئیسہ:

مرجان انسان کے تمام اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے، دل کی گھبراہٹ اور ہیجان کو
کردیتا ہے۔

مرجان کے سحری خواص:

☆ زمانہ متوسط میں مرجان جادو، زہر اور شیطانی خیالات کو دور کرنے والا سمجھا جاتا تھا۔

☆ بچوں کے گلے میں اگر مرجان پہنایا جائے تو ان کا رونا کم ہو جاتا ہے۔

☆ اعلیٰ قسم کا مرجان زیادہ سُرخ ہوتا ہے اس میں سیاہی برائے نام بھی نہیں ہوتی۔

☆ اگر سات دانے گلے میں آویزاں کریں تو بہت سے امراض اور جادو دور کر
ہے۔

☆ اگر بچوں کے بازو پر باندھیں تو خواب میں چونک پڑنے اور نظر بد کے دفیعہ کیلئے مفید
ہے۔

☆ اس کو دیر تک دیکھنا باعث تقویت بصر ہے۔

☆ محافظ جنین ہے۔

☆ حاملہ کے گلے میں ڈالیں تو اسقاط سے محفوظ رکھتا ہے۔

مرجان کا نام اور ماہیت:

مرجان بہت مشہور نگینہ ہے، اس کا ذائقہ پھیکا ہے، اس کا مزاج خشک اور سرد ہے۔ یہ
سمندر کی تہہ میں پایا جاتا ہے اور ایک جانور کی طرح نمو پاتا ہے، باہر سے اس کا خول انتہائی سخت
ہوتا ہے، پانی میں پیدا ہونے کے سبب سے اس کا مزاج سرد ہوتا ہے، یہ آئرن اور کیلشیم کا
کا مرکب ہوتا ہے۔

مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں، مثال کے طور پر چند نام درج ذیل ہیں:

پروال:

سنسکرت میں مرجان کو پروال کا نام دیا گیا ہے۔

کورل:

مرجان کا انگریزی نام Coral ہے۔

مونگا:

مرجان کو اُردو میں مونگا کہا جاتا ہے۔

کوریم پروالا، پگالم، سادھوپی:

یہ مرجان کے ہندی نام ہیں، اسے دودرم بھی کہا جاتا ہے۔

بسد:

مرجان کو فارسی میں مرجان کے علاوہ بسد بھی کہا جاتا ہے۔

عقیق البحر:

عربی میں مرجان کو عقیق البحر (سمندر عقیق) کہا جاتا ہے۔

کیمیائی عناصر:

مرجان میں درج ذیل کیمیائی عناصر کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ کیلشیم، میگنیز، سیلکا،
بائبرات، آئرن، کروم، آرنا آکسیڈ، اس میں زیادہ مقدار آئرن اور کیلشیم کی ہوتی ہے۔

رنگت:

مرجان کو اس کے بیرونی خول کے رنگوں سے پہچان لیا جاتا ہے، عام طور پر درج
ذیل میں پایا جاتا ہے۔

☆ عمدہ قسم کے مرجان کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔

☆ خون کبوتر کی مانند ارغوانی۔

☆ بھورا۔

☆ کالا۔

☆ پیلا۔

☆ گلابی۔

☆ سفید۔

مرجان کی مقام پیدائش:

کچھ جواہرات یا نگینے پتھروں میں پیدا ہوتے ہیں لیکن مرجان پانی میں نمو پاتا ہے، یہ دراصل شہد کے چھتے کی طرح سوراخ دار رنگ کی لکڑی ہے، جو سمندر کی تہہ میں پتھر سے چمٹی ہوتی ہے اور پتھر سے اُگتی ہے، اس کی شاخیں پتوں اور پھولوں سے عاری ہوتی ہیں، البتہ اس کی جڑ ہوتی ہے، عمدہ قسم کا مرجان زیادہ تر اٹلی کے ساحلوں پر پایا جاتا ہے۔

مذہبی حیثیت:

مرجان کو ہندوازم میں خاص اہمیت حاصل ہے، یہ پتھر ہندوؤں میں بہت مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اس مذہب کی خواتین مرجان کو مذہبی احترام کے ساتھ بڑے شوق سے استعمال کرتی ہیں، ہندو اپنی رسومات میں اس پتھر کو اپنے دیوتاؤں کی بھینٹ بھی چڑھاتے ہیں۔

لکی اسٹون:

مرجان علم النجوم کی رو سے برج اسد کے تحت پیدا ہونے والے اسدی افراد کے موافق یا سعد پتھروں میں سے ایک ہے، یعنی برج اسد والوں کا لکی اسٹون ہے، برج حمل کا حکمران سیارہ مریخ ہے، اس لحاظ سے برج حمل والوں کیلئے موافق پتھر ہے، ستارہ مریخ برج عقرب پر بھی حکمران ہے، اس لیے مرجان عقربی افراد کیلئے بھی سعد پتھر ہے۔

مرجان کی تاریخی اہمیت:

مسلمانوں میں اس پتھر کا احترام اس لیے بھی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمٰن میں انسان کیلئے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے، اس سورۃ کی بائیسویں آیت میں مرجان کا ذکر کیا ہے، یہ قدرت کے بے شمار نعمتوں میں سے خاص نعمت ہے، اس کا دیدہ زیب رنگ، خواص، اثرات اور افعال بہت مفید و لطیف ہیں، قرآن کریم میں مذکور ہونے کے سبب زمانہ قدیم سے اس پتھر کی تسبیح کا رواج چلا آرہا ہے۔

مرجان سے متعلقہ معلومات:

الف لیلیٰ کے قصوں، علی بابا چالیس چور اور حاتم طائی کی کہانیوں میں مرجان کا ذکر ملتا ہے، اس کے علاوہ اس سے بعض روایات اور واقعات بھی وابستہ ہیں جو کہ بطور مثال درجہ ذیل ہیں۔

☆ پاتال میں بیلوں نے زمین (کرہ ارض) کو اپنے سینگوں پر اٹھا رکھا ہے، ان بیلوں کی آنکھیں اور سینگ مرجان سے بنے ہوئے ہیں۔

☆ یونانی اور رومی اپنے بحری جہازوں اور ملاح کو سمندری آفات و حادثات اور تباہی سے بچانے کیلئے بادبان کے ساتھ مرجان پتھر کو باندھ دیتے ہیں، ان کے خیال میں یا ان کے عقیدے کے مطابق مرجان پتھر ان کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ وینس دیوتا کے مجسمہ کی آنکھیں مرجان پتھر کی ہیں۔

☆ زیوس دیوتا جو یونانیوں کا دیوتا ہے، اس کا تاج مرجان سے بنا ہوا ہے۔

مرجان کے مثبت اثرات:

☆ مرجان کالے جادو اور شیطانی و سفلی اعمال کے اثرات سے بچاتا ہے۔

☆ اگر مرجان کو بچوں کے گلے میں باندھا جائے تو وہ سائے اور آسیب سے محفوظ رہتے

ہیں۔

☆ مرجان ان بچوں کو پُرسکون نیند دیتا ہے، جو سوتے میں ڈر جاتے ہیں، یا نامعلوم وجہ سے روتے ہیں۔

☆ مرجان کی دھونی سے بھوت، پریت، بدروحیں اور شیطان دُور بھاگ جاتے ہیں۔

☆ مرجان کے اثر سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، یہ حصول رزق میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

☆ مرجان جادو ٹونا اور سحر کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مرجان کے پہننے سے انسان کی طبیعت کفایت شعاری پر مائل ہوتی ہے۔

☆ مرجان بنی نوع انسان کیلئے آسودگی اور خوشحالی لاتا ہے۔

☆ مرجان ہاتھ میں پہنا جائے تو اس کے اثرات سے تنگ دستی اور غربت و مفلسی دُور ہو جاتی ہے۔

☆ مرجان کو استعمال کرنے والوں میں مستقل مزاجی، عزم و استقلال اور خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

مرجان کی خاص بات یہ ہے کہ اس کے استعمال کرنے سے اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو نقصان بھی نہیں پہنچتا کیونکہ یہ ایک بے ضرر پتھر ہے یعنی اس پتھر سے بنائی گئی دواؤں کے غلط استعمال سے نقصان نہیں ہوتا اور انسان پر اس کے صرف مثبت اثرات پڑتے ہیں۔

مرجان استعمال کرنے کے اصول:

یاد رکھیے! کسی پتھر سے فائدہ اٹھانے کیلئے پتھر کو کھایا یا چبایا نہیں جا سکتا، بلکہ اس طرح استعمال کرنے سے معدہ اور آنتوں کو بے حد نقصان پہنچتا ہے اور اکثر اوقات اس کا نتیجہ موت ہے۔ اس کے درست استعمال سے ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ قدرتی اور فطری طور پر ہر چیز کے استعمال اور اس کے فائدہ اٹھانے کا ایک طریقہ اور ترکیب و ترتیب ہے، چنانچہ کسی بھی چیز یا پتھر کو غلط طریقے سے استعمال کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

مرجان کا بیرونی استعمال:

مرجان کا بیرونی استعمال سے کسی پتھر سے فائدہ نہ پہنچے تو نقصان بھی نہیں ہوتا۔ بیرونی طور پر پتھر جسم کے کسی حصے میں باندھا یا لٹکایا جا سکتا ہے۔ انگوٹھی میں جڑوا کر انگلی میں پہنا جا سکتا ہے یا اسے بنوا کر گلے میں لٹکایا جا سکتا ہے یا کسی صاف اور پاک کپڑے میں سی کر تعویذ کے طور پر گلے، بازو و پیٹ کے ساتھ باندھا جاتا ہے۔

مرجان کا اندرونی استعمال:

اس کا مطلب ہے پتھر کو کھانے کی دوا کے طور پر منہ کے ذریعے استعمال کیا جائے صرف اس صورت میں کہ اس پتھر کا سفوف بنا لیا جائے، سفوف بنانے کا طریقہ صرف ماہر طبیب اور حکیم ہی جانتے ہیں، عام لوگ کتابوں میں پڑھ کر یا سنے سنائے کشتے بناتے ہیں، تو اکثر اوقات سفوف کچا رہ جاتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ماہر طبیب ہی سفوف بنوایا جائے، یا کسی مستند دواساز ادارے کا بنایا ہوا سفوف خرید کر استعمال کیا جائے، یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ سفوف جعلی نہ ہو۔

مرجان سے علاج:

دماغی جریان خون کا علاج:

دماغ میں خون جاری ہو جائے تو انسان پر غشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس کا باعث دماغ کی کوئی خراب شریان ہوتی ہے جسے چوٹ آنے کی صورت میں انسان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اکثر فالج بھی ہو جاتا ہے۔ چوٹ آنے کی وجہ سے مذکورہ شریان پھٹ جاتی ہے جس سے خون جاری ہوتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر بھی دماغ سے خون جاری ہونے کا باعث ہو سکتا ہے۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے اور فوری طبی معائنہ کا متقاضی ہے۔ خون جلد نہ آنے پر

پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ماہرانہ طبی رائے حاصل کریں۔ پتھروں کو اضافی طور پر استعمال کریں۔ سرخ مرجان، زمرد اور حجر القمر مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

بخار کا علاج:

جب جسم کا درجہ حرارت نارمل (فارن ہیٹ) سے زیادہ ہو جائے تو یہ بخار کی علامت ہوتی ہے۔ بخار اپنے ساتھ چند دیگر علامات بھی لاتا ہے۔ مثلاً:......

☆ نبض کا تیز تیز چلنا

☆ سانس لینے میں تبدیلی ہونا

☆ سردی کا احساس ہونا

☆ چھینکیں آنا

☆ متلی آنا

☆ قے آنا

☆ سر درد ہونا

شدید بخار کی صورت میں بے ہوشی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ بخار کئی قسم کا ہو سکتا ہے مثلاً:......

☆ سرخ بخار

☆ ریاحی بخار

☆ دماغی بخار

☆ زرد بخار

☆ تپ محرقہ

☆ موسمی بخار

☆ ملیریا بخار

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 5 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

گنٹھیا کے درد کا علاج:

یہ جوڑوں کی بیماری ہے۔ جس کی خصوصیت یہ ہے کہ مریض کے جسم میں یورک ایسڈ زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ خون ٹیسٹ کریں تو اس میں یورک ایسڈ زیادہ پایا جائے گا یہ مادہ پیشاب میں بھی پایا جاتا ہے اور گردوں میں پتھریاں بنانے کے ساتھ ساتھ جوڑوں میں ورم اور سوزش کا باعث بنتا ہے۔ جدید تحقیق کی رو سے جسم میں الرجی اور کیمیائی نظام میں گڑبڑ کی وجہ سے یورک ایسڈ زیادہ بنتا ہے۔ مریضوں کی اکثریت میں بیماری کی ابتداء پیر کے انگوٹھے کے جوڑ میں ورم اور درد ہوتا ہے۔ اس کے بعد ٹخنے، گھٹنے، کلائی اور کندھے متاثر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بیماری کا حملہ فوراً اور شدید ہوتا ہے۔ مریض جوڑوں میں درد کی شدت سے نیند سے بیدار ہو کر بیٹھتا ہے تو اکثر جوڑ سرخ اور متورم ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ بھوک میں کمی، بخار، کمزوری اور گرمی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ درد شدت کی صورت میں آتا ہے۔ مرض کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ کان کی لو اور جوڑوں میں پتھر کی مانند سخت گلٹیاں نظر آتی ہیں۔ پیشاب میں البومین کا اضافہ ہو جاتا ہے اور گردوں کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اس بیماری کے نتیجے میں موٹاپا، ذیابیطس اور خون کی نالیوں میں بندش کے خطرات موجود ہوتے ہیں۔ اس مرض میں ہوا اور سردی سے احتیاط کریں نرم غذائیں استعمال کریں اور قبض نہ ہونے دیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 3 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

موروثی آتشک:

آتشک میں مبتلا والدین کے بچے پیدائشی طور پر آتشک کے دوسرے درجے میں مبتلا

ہوتے ہیں۔ آتشک زدہ بچے کی ناک بیٹھی ہوتی ہے۔ نیز ہونٹ کٹے پھٹے، ماتھا باہر کو نکلا ہوا، ہڈیاں ٹیڑھی اور دانت چوڑے اور زیادہ فاصلہ پر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ بچہ بھی آتشک کے دوسرے مریضوں کی طرح بتدریج تیسرے درجے میں داخل ہو جاتا ہے۔ آتشک کے علاج میں پنسلین کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ اور سفید مرجان 4 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

مرگی کا علاج:

مرگی ایک دماغی بیماری ہے جس میں مریض کو غشی کے دورے پڑتے ہیں اور غشی کے دوران مریض کے جسم کو جھٹکے لگتے ہیں اور اعضاء میں حرکات اتنے زور سے پیدا ہوتی ہیں کہ زبان دانتوں میں آ کر کٹ سکتی ہے یا ہاتھ پاؤں کی ہڈی ٹوٹ سکتی ہے۔ موروثیت، دماغی چوٹ صدمات اور پاگل پن کو مرگی وجوہات قرار دیا جاتا ہے۔ مرگی کے مریض کے دماغ میں وحشت، وہم اور اوٹ پٹانگ خیالات کثرت سے جنم لیتے ہیں۔ مریض کے دماغ میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں ان کی بنا پر وہ دوسروں سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے اپنے لئے تصوراتی دشمن پیدا کر لیتا ہے اور خیالوں ہی خیالوں میں انہیں قتل بھی کر سکتا ہے۔ بعض اوقات وہ سچ مچ بھی قتل کا ارتکاب کر سکتا ہے اس لئے مریض کو حفاظت سے رکھنا اور دوسروں کو اس سے محفوظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔ مرگی دماغ کے کسی خاص حصے کی بیماری نہیں بلکہ اعصاب کی خیزش ہے جس کا آغاز دماغ کے کسی بھی حصہ سے ہو سکتا ہے اس لئے ہر مریض میں یہ معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے کہ دماغ کا کون سا حصہ بیمار ہے۔ اگر دماغ کے متاثر حصہ کی نشاندہی ہو جائے تو آپریشن کرنے سے مستقل آرام آ جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں بجلی کے جھٹکے بھی مفید و موثر ثابت ہوتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 6 رتی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

ہرنیوں کا علاج:

اگر جسم کا کوئی عضو اپنی جگہ سے ہٹ کر کسی سوراخ کے راستے یا سوراخ بنا کر باہر نکلے تو اسے ہرنیا کہتے ہیں۔ ہرنیا زیادہ تر پیٹ کے اندرونی اعضاء میں ہوتی ہیں۔ اکثر لوگ فوطوں میں آنت اترنے ہی کو ہرنیا سمجھتے ہیں حالانکہ ناف کے ارد گرد زچگیوں اور پیٹ کے آپریشنوں کے بعد پیٹ باہر لٹک جاتا ہے۔ یہ بھی ہرنیا ہے۔ فوطوں میں آنت اترنے کے لئے سوراخ پیدائشی خاص سے ہوتا ہے۔ جھٹکے سے وزن اٹھانے اور ہر وہ کیفیت جس میں پیٹ کے اندر دباؤ بڑھے، آنتوں کا باہر نکلنا ہرنیا کا باعث ہوتا ہے مثلاً بچوں میں کالی کھانسی کے شدید دورے، پرانی کھانسی، پیشاب میں مسلسل رکاوٹ کی وجہ سے زور لگا کر پیشاب کرنا، پرانی قبض، موٹاپا اور حمل کے دوران پیٹ کے پھیلاؤ میں زیادتی اس کی عام وجوہات ہیں۔ ہرنیا کی اکثر قسمیں لیٹنے سے واپس اپنی جگہ چلی جاتی ہیں جب کہ ملنے جلنے سے ابھار دوبارہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہرنیا میں گھٹن ہو جاتی ہے۔ اگر اس کا تین گھنٹوں کے اندر آپریشن نہ کیا جائے تو دوران خون کا سلسلہ منقطع ہونے کی وجہ سے نقصان ہو سکتا ہے۔ ہرنیا کو باہر سے بار بار دبانے یا چھیڑنے سے سوزش ہو سکتی ہے۔ ہرنیا کا بہترین علاج آپریشن ہے تاہم اگر آپریشن سے پہلے اور بعد موٹاپا پٹھوں کی کمزوری، پرانی قبض اور کھانسی کا علاج کر لیا جائے تو ہرنیا دوبارہ نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ وقتی سکون کے لئے بیلٹ باندھتے ہیں جو زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتی۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور زرد لاجورد 8 رتی کا انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

یرقان کا علاج:

جگر میں صفراء پیدا ہوتا ہے اور پتے میں جمع رہتا ہے۔ خوراک کو ہضم کرنے کے لئے بالعموم اور چکنائیوں کو ہضم کرنے کے لئے بالخصوص صفراء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہ صفراء

آنتوں تک نہ جاسکے یا راستہ میں پتھری، سرطان یا رسولی کی وجہ سے رکاوٹ آجائے تو صفراء پتے میں پڑا رہتا ہے۔ اس سے ایک تو ہضم کی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے صفراء کی غیر ضروری مقدار جسم میں داخل ہو کر پورے جسم کو زرد بنا دیتی ہے۔ جسم کی تمام جھلیوں اور آنکھوں میں پیلا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ جسم کمزور، پاخانہ سفید اور زخم لگنے کی صورت میں خون بہت بہنے لگتا ہے۔ اگر خاوند اور بیوی کے خون میں مطابقت نہ ہو تو حمل ضائع ہو جاتا ہے اور اگر حمل ضائع نہ ہو تو بچہ پیدائشی طور پر یرقان کا مریض ہوتا ہے۔ اس بچے کے خون کے سرخ ذرات، خون کی عدم مطابقت کی وجہ سے ٹوٹ کر یرقان کا باعث بنتے ہیں۔ یرقان وبائی صورت میں بھی پھیلتا ہے۔ ایک خاص قسم کا وائرس چھوت یا مریض کے استعمال شدہ برتنوں کے ذریعہ مریض سے تندرست افراد تک پہنچ جاتا ہے۔ آنکھوں میں زردی اور جگر کا بڑھنا اس مرض کی عام علامات ہیں۔ یرقان کے علاج سے لاپرواہی موت کے دہانے تک پہنچا سکتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ 7-8 رتی کا گہرا سرخ مرجان سرخ دھاگے کے ساتھ دائیں بازو پر باندھیں۔ 5 رتی کا ہلکا نیلا لاجورد دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی میں پہنیں۔ بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر کاپر کی انگوٹھی حفظ ماتقدم کا کام دے گی۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پھیپھڑوں کا علاج:

پھیپھڑوں میں موجود ہوا کی نالیوں کی سوزش کو برونکائٹس کہا جاتا ہے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆ حاد

☆ مزمن

اول الذکر میں بڑی ہوا کی نالی متاثر ہوتی ہے یا پھر ہوا کی چھوٹی نالیاں نمونیا کی وجہ سے متاثر ہوتی ہیں جب کہ ہوا کی بڑی نالی خود بخود بیمار پڑ جاتی ہے۔ یہ زیادہ وائرس کی ذریعہ

جس کی وجہ سے ناک اور گلے میں انفیکشن ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی بیکٹیریا کی انفیکشن ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں میں موجود ہوا کی نالیوں میں دھوئیں، نقصان دہ بو اور ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے بہت جلد انفیکشن ہو جاتی ہے۔ اس مرض کی انفیکشن حساس لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ برونکائٹس کے حملے کے بعد ناک میں ٹھنڈک یا گلے میں خراش محسوس ہوتی ہے اور پھر تکلیف دہ کھانسی کے ساتھ سستی اور بخار کی شکایت لاحق ہو جاتی ہیں۔

موخر الذکر کی بڑی بڑی وجوہات میں ہوا میں موجود گندے مادے، دھند اور سگریٹ نوشی شامل ہیں۔ اس بیماری میں ہوا کی نالیوں میں موجود مادے کا رنگ گہرا سرخ ہو جاتا ہے مادہ کی لیس دار نیم سیال میوکس یا پیپ سے ڈھکا ہوا ہے۔ ہوا کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں اور ان میں موجود لچک ختم ہو جاتی ہے نیز ان کی دیواروں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ کھانسی اور بلغم اس کی اہم علامات ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 9 رتی چھنگلی یا تیسری انگلی پر پہنیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

سفر سے بیمار ہونے کا علاج:

یہ بیماری سفر کے دوران ہوتی ہے۔ اس کی عمومی علامات میں سر چکرانا، سر درد، متلی وغیرہ شامل ہیں۔ ستارہ زحل اس سے متاثر ہوتے ہیں یہی ستارہ ٹریفک کے تمام حادثات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ درمیانی انگلی میں سٹیل کی انگوٹھی یا لوہے کی انگوٹھی پہنیں اور مرجان 5 رتی کا تیسری انگلی میں پہنیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بیروج

(Aquamarine)

بیروج زیادہ تر منکے (موٹے دانوں) کی صورت میں ہوتا ہے، مسلمانوں میں اس کی تسبیح اور ہندوؤں میں اس پتھر سے مالا کا استعمال خاص طور ہر ہندو سادھوؤں اور جوگیوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

بیروج کی ماہیت:

یہ پتھر زردی مائل پیلا ہوتا ہے جبکہ اس کی رنگت خوشنما اور چمک بلور جیسی ہوتی ہے اس کی بلوری چمک وخوشنمائی کے سبب ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

☆ سفید اور سبز

☆ اسکائی بلیو (آسمانی نیلا)

☆ سی بلیو (سمندری نیلا)

☆ ہلکا پیلا یا زرد۔

بیروج کی بعض اقسام کی پہچان ان کے رنگ ہیں اور رنگوں کے لحاظ سے اس کی اقسام میں بعض اقسام درجہ ذیل ہیں۔

☆ گہرا سبز بیروج

☆ گلابی بیروج

☆ آسمانی رنگ کا بیروج

☆ سبزی مائل بیروج

☆ سمندری نیلا رنگ

زردی مائل بیروج

بیروج کے مختلف رنگوں کی وجہ سے اس کے اثرات بھی مختلف ہیں، البتہ اس کے اثرات تقریباً بلور جیسے ہیں۔

بیروج کے طبی افعال:

مراق ونسیان:

یہ پتھر مراق اور نسیان یا بھول جانے کے امراض کو دور کرتا ہے اور ان کیلئے اکسیر ہے۔

امراض چشم:

بیروج نگاہ تیز کرتا ہے، یہ تمام امراض چشم میں فائدہ دیتا ہے، بصارت انسانی میں اضافہ کرتا ہے۔

پیاس کی شدت:

بیروج کے استعمال سے پیاس کی شدت (عطش) ختم ہو جاتی ہے۔

جلد کے امراض:

بیروج امراض جلد، خارش، داد، چنبل اور چھاجن وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔

بچوں میں خوف:

اس پتھر کو بطور تعویذ گلے میں ڈالنے سے ان بچوں کو فائدہ ہوتا ہے جو سونے میں ڈرتے ہیں۔

دودھ کی کمی:

جن ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ کی کمی یا چھاتیاں خشک ہوں اس پتھر کے استعمال

سے ان میں دودھ اتر آتا ہے۔

ہیضہ اور طاعون:

اس پتھر کے استعمال سے ہیضہ، طاعون اور کئی وبائی امراض سے بچا جا سکتا ہے۔

ناسور اور زخم:

اس کے استعمال سے ناسور اور پرانے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

امراض رحم:

بیروج عورتوں کے خفیہ امراض، یعنی سیلان الرحم (لیکوریا) اور ورم رحم میں شفا دیتا ہے۔

زچگی کا درد:

اس کے استعمال سے عورت کو درد زہ میں فائدہ ہوتا ہے، اور بچے کی پیدائش میں آسانی ہوتی ہے۔

جگر اور معدہ کے امراض:

بیروج معدے اور جگر کے امراض میں مفید ہے۔

برتھ اسٹون یا لکی اسٹون:

بیروج ماہ مارچ میں پیدا ہونے والے افراد کا برتھ اسٹون ہے اور علم نجوم کے مطابق اس کا تعلق برج قوس سے ہے جس کا حکمران سیارہ مشتری ہے، اس لیے یہ برج قوس والے افراد کیلئے لکی اسٹون یا موافق پتھر ہے۔

بیروج کے سحری خواص:

تنگدستی و خوشحالی:

یہ پتھر انسان کی تنگدستی دور کرتا ہے اور اسے خوشحال بناتا ہے۔

خواتین کیلئے:

بیروج خواتین کیلئے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے اور اپنے اثرات سے انہیں فائدہ پہنچاتا ہے۔

کفایت شعاری:

یہ پتھر انسان میں بچت کی عادت پیدا کرتا ہے اور کفایت شعاری کی طرف راغب کرتا ہے۔

بطور علاج:

بیروج کئی اقسام کے امراض میں بطور دوا اکسیر ثابت ہوتا ہے۔

تنگی و مفلسی:

بیروج سے تنگی و عسرت اور غربت و مفلسی دور ہوتی ہے، انسان میں فراخ دلی اور نیکی پیدا کرتا ہے۔

اوصاف حمیدہ:

بیروج کا استعمال انسان میں اوصاف حمیدہ پیدا کرتا ہے، بلند حوصلہ اور پرعزم بناتا ہے، اطمینان قلب اور مستقل مزاجی پیدا کرتا ہے، کردار کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔

مذہب سے بغاوت:

یہ پتھر انسان میں مذہبی بغاوت اور سرکشی کے جذبات کو ختم کرتا ہے اور دین کی پیروی میں استحکام پیدا کرتا ہے۔

خداترس:

اس پتھر کے استعمال سے انسان میں خداترس اور رحم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، یہ دل میں

خوف خدا پیدا کرتا ہے۔

حفاظت کے لئے:

یہ پتھر انسان کو ہر قسم کی عیاشی، بدکرداری اور برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

مقامات دستیابی:

بیروج زیادہ تر یورپین ممالک میں استعمال کیا جاتا ہے، یہ پتھر درجہ ذیل ممالک میں پایا جاتا ہے۔

برازیل، سری لنکا، کیلی فورنیا (امریکہ)، روس، پاکستان، جنوبی افریقہ، بھارت اور تھائی لینڈ میں اس کے ذخائر موجود ہیں۔

کن پیڑوں کے درد کا علاج:

چھوٹی عمر کے بچوں میں کن پیڑے ایک عام بیماری ہے۔ یہ ایک سے دوسرے مریض کو سانس اور تھوک کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ مریض کے پاس جانے کے تقریباً 18 روز بعد بچے کو بخار، کمزوری، متلی اور گلے میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ پھر کان کے آگے اور پیچھے والے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ٹھوڑی کے نیچے کے غدود میں بھی ورم آ جاتا ہے۔ اور خوراک نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تقریباً پچیس فیصد بچوں میں بیماری کے اثرات فوطوں پر ظاہر ہوتے ہیں اور وہاں درد کے ساتھ ورم ہو جاتا ہے۔ اس کیفیت کے بعد ان میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ بچوں کو ابتداء ہی میں جن بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگوانے چاہئیں۔ ان میں کن پیڑوں کا ٹیکہ بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ طب جدید میں اس بیماری کا کوئی خاص علاج دریافت نہیں ہوا ہے۔ اس مرض میں آرام زیادہ ضروری ہے۔ عام طور پر جسمانی طاقت کا خیال رکھنا چاہیے۔ شہد، ماءالشعیر اور سبزیاں عمدہ غذائیں ہیں اور مرغی کا شوربہ بھی دیا جا سکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ بیروج 5 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

سوزش لب کا علاج:

ہونٹوں اور بعض اوقات منہ کے گوشوں کی سوزش دھوپ، لپ سٹک یا کیمیکل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جلدی بیماریوں کی تشخیص اور علاج پیچیدہ ہوتا ہے اس لئے یہ ماہرانہ طبی رائے کی متقاضی ہوتی ہیں۔ پتھر اس ضمن میں سونے پہ سہاگے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ بیروج 5 رتی سرخ کپڑا، سرخ دھاگے یا کاپر کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔

پیچش اور دست کا علاج:

اگر صرف دست آئیں تو اسے اسہال کہتے ہیں اور اگر ساتھ مروڑ بھی اٹھے تو یہ پیچش ہے۔ پیچش کی دو اقسام ہیں۔ کاذب اور صادق۔ اول الذکر میں پاخانہ کے ساتھ خون اور آنوں آتے ہیں جب کہ موخر الذکر میں پاخانہ برائے نام ہوتا ہے۔ بل پڑنے کے بعد صرف آنوں اور خون خارج ہوتے ہیں۔ ایسی خوراک کھانا جو مکھیوں سے بچا کر نہ رکھی جائے اس جراثیم سے ہوتی ہے۔ اگر دستوں کے ساتھ قے بھی شامل ہو تو مرض ہیضہ بن جاتا ہے۔ اس مرض میں سب سے پہلے مریض کی شدت علامات کا بندوبست کیا جائے۔ قے بند کی جائیں اور دستوں کو کم کیا جائے تاکہ جسم سے پانی اور نمکیات کا اخراج بند ہو جائے۔ جو پانی نکل چکا ہے اس کی کو پورا کیا جائے اور جراثیم کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہیضہ کے حملے کے دوران مریض کو کسی قسم کی کوئی غذا یا شروب ہرگز نہ دیا جائے۔ پانی کا ہر گھونٹ یا غذا کا ہر لقمہ دستوں اور قے میں اضافے کا باعث ہوتا ہے۔ پیاس کی شدت کم کرنے کے لئے مریض کو برف چوسنے دیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ بیروج 3 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

فیروزہ

(TURQUOISE)

یہ فیروزی رنگ کا نگینہ ہے۔ جس کا رنگ ایک ہی ہوتا ہے۔ مشرقی فیروزے کا رنگ ہمیشہ برقرار رہتا ہے۔ مغربی فیروزے کو بون کہا جاتا ہے جس کا رنگ تبدیل ہو کر سبز بھی ہو جاتا ہے۔ اسے سنسکرت میں اسے پیروج، انگلش میں ٹرکوئس اور ترکینا کہا جاتا ہے۔ اس کا اندرونی و بیرونی رنگ یکساں ہوتا ہے۔ درجہ دوم کے بہترین جواہر میں سے ہے۔

فیروزے کی اقسام:

مشرقی فیروزہ:

اس کا رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

مغربی فیروزہ:

جسے بون بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ خراب ہو کر سبز ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس میں فاسفیٹ اور چونا زیادہ ہوتا ہے اس لئے اسے بون کہتے ہیں۔

یہ نیلے، سبز اور سفید رنگ کا ہوتا ہے اسے گرمی پہنچائی جائے تو یہ بھورا یا سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس کی کئی اقسام ہیں جن میں مشہور یہ ہیں۔

☆ فتحی فیروزہ

☆ سلیمانی فیروزہ

☆ اظہاری فیروزہ

☆ آسمانی فیروزہ

☆ عبدالحمیدی فیروزہ

☆ ورادی فیروزہ

☆ آندبشی فیروزہ

☆ گجونیا فیروزہ

☆ ساباگی فیروزہ

☆ سربوم فیروزہ

نیلے رنگ کی دھاری والے فیروزے کو کلابوم کہتے ہیں۔ فیروزہ شیشے کو آسانی سے کاٹ سکتا ہے۔ فیروزے کو تجربہ گاہوں میں مصنوعی طریقوں سے بنانا بہت آسان ہے۔

اس کا ذائقہ پھیکا اور مزاج سرد خشک ہے۔ جس فیروزہ کا رنگ خراب ہو جائے اسے پنیر فیروزہ کہا جاتا ہے۔

اس کی سختی 6 درجہ کی ہے۔ یہ شیشہ کو کاٹ دیتا ہے۔ اس کا رنگ نیلا، سبز اور سفید ہوتا ہے۔ حاصل انعکاس واحد ہے۔ گرمی پہنچانے سے پانی خشک ہو جانے کے باعث اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ آگ کے آگے نہیں پگھلتا البتہ رنگ بھورا ہو جاتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر اثر نہیں کرتا۔

فیروزے کے طبی افعال:

یہ مفرح معدہ ہے۔ سر کے درد میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ آنکھوں میں اس کا سرمہ ڈالنے سے بصارت تیز ہوتی ہے۔ جن اشخاص کی بصارت رات کو کم ہوتی ہے اس کے استعمال سے درست ہو جاتی ہے یہ ورم، درد، ریح، جنون، ناسور اور کئی امراض کا علاج ہے۔ اگر اسے شہد کے ساتھ نوش کریں تو صرع بحال اور تلی کو شفا دیتا ہے۔ بچھو کے ڈنک کیلئے اس کی ایک خوراک بھی کافی ہے چونکہ اس نسخہ کے استعمال سے معدے کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ گوند

کثیر املا لینا چاہیے۔

☆ فیروزہ امراض سر اور معدہ میں نہایت مفید مانا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ کا سرمہ آنکھوں کیلئے کئی امراض کا شافی علاج ہے خاص طور پر رات کو زائل ہونے والی بصارت رتوندھا کا علاج ہے۔

☆ فیروزہ تلی کے سفید ہونے کا شافی علاج مانا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ طحال، ورم، درد، گیس، جنون، ناسور، تلی صرع وغیرہ میں فائدہ کرتا ہے۔

☆ فیروزہ کا سفوف شہد کے ساتھ استعمال کرنا تمام امراض میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

☆ فیروزہ اکثر حکماء کے مجربات میں سے ہے۔

☆ گردہ اور مثانہ کی پتھری کا علاج بھی فیروزہ سے ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ سانپ اور بچھو کے زہر کو زائل کرنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ کا سرمہ بصارت کے لئے مفید ہے اور آنکھ کی سرخی زائل کرنے میں کام آتا ہے۔

☆ طبی طور پر فیروزہ ریح کے درد، جنون اور ناسور کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ فیروزہ نقصان دہ نہیں ہوتا۔

☆ فیروزہ کا پہننا فرحتِ قلب کا باعث ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ کے پہننے سے انسان دشمنوں سے خائف نہیں ہوتا اور کامیاب ہو جاتا ہے۔

☆ فیروزہ کی موجودگی میں موذی جانور ایذا پہنچانے سے گریز کرتے ہیں۔

☆ نیلا فیروزہ بہت مفید ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ آگ اور بجلی سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ فیروزے سے انسان غرقابی، نظر بد اور قتل و غارت سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ فیروزہ بادی مزاج والوں کے لئے اور جنہیں عطار دراس نہ آتا ہو بہت مبارک ہے۔

☆ فیروزہ گردے کی پتھری اور اسہال کے لئے طبی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

فیروزے کے سحری خواص:

☆ فیروزہ کی انگشتری پہنیں تو راحت دل بخشتا ہے۔

☆ فیروزہ خوف دور کرتا ہے۔

☆ فیروزہ دشمنوں پر فتح دلاتا ہے۔

☆ فیروزہ بجلی گرنے اور غرق ہونے سے بچاتا ہے۔

☆ فیروزہ سانپ بچھو وغیرہ کا ڈنک لگنے نہیں دیتا۔

☆ جو شخص نیا چاند دیکھ کر فیروزے کو دیکھے تو اُسے زر کثیر ہاتھ لگتا ہے۔

☆ فیروزہ نیلے رنگ کا پہننا مفید ہے۔ اس میں بہت سی خاصیتیں ہیں۔

☆ فیروزہ کو پاس رکھنے سے دشمن، آگ اور بجلی سے حفاظت رہتی ہے۔

☆ فیروزہ عشق، احساس محبت، علم اور ہنر کو ترقی دیتا ہے۔ حاملہ عورت کیلئے مفید ہے۔

☆ فیروزہ کا خاصہ یہ ہے کہ ہوا کے اثر سے صاف اور مکدر ہوتا ہے۔ روغن اور مشک سے بھی مکدر ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ دل اور نگاہ کو تقویت دیتا ہے۔

☆ حکماء کا خیال ہے کہ نئے چاند کو دیکھ کر فیروزہ دیکھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔

☆ جو فیروزہ کو پاس رکھے وہ صدمہ قتل، برق، غرق۔ مار، اور نظر بد سے محفوظ رہے۔

☆ جو شخص برج سرطان کی ساعت میں کیکڑے کی شکل کندہ کرا کے فیروزہ پہنے تو وحشی جانور اس کے پاس نہیں آئیں گے۔

☆ بادی مزاج والوں کیلئے یا جن کو عطارد ناقص ہو فیروزہ پہننا چاہیے۔ یہ ناقص تاثیرات کو زائل کرتا ہے۔

☆ فیروزہ بنیادی طور پر دو قسم کا ہوتا ہے اوسط درجہ کا پتھر ہے۔ یہ اپنی برکات اور خواص کی وجہ سے امیر اور غریب میں مقبول ہے درجہ دوئم کے چھوٹے سائز میں پتھر موجود ہے۔

☆ فیروزہ پہننے سے دل کو راحت سکون اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔

☆ فیروزہ سے احساس تحفظ پیدا ہوتا ہے۔

☆ فیروزہ راضی بہ رضا رہنے کی عادت پختہ کرتا ہے۔

☆ فیروزہ دشمنوں پر فتح یاب کرتا ہے۔

☆ فیروزہ نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ فیروزہ علم و ہنر سیکھنے میں معاون ہے۔

☆ فیروزہ روحانی علوم کے مبتدیوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے۔

کہا جاتا ہے کہ نیا چاند دیکھ کر مسنون دعائیں پڑھ کر فیروزہ پر نظر کرنے سے زر کثیر ہاتھ لگتا ہے۔ یہ آفاقی اور ذاتی محبت اور علوم وفنون میں بے حد ترقی دیتا ہے۔ حاملہ خواتین کو جملہ خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے علاوہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی فرد پر قضائے ناگہانی آنے والی ہو تو فیروزہ چٹخ جاتا ہے یا بیچ سے ٹکڑے ہو جاتا ہے ایسی صورت میں اسے جتنی جلدی ہو سکے دریا یا سمندر میں پھینک دیں۔ صدقات وخیرات اور استغفار کی کثرت رکھیں۔ اگر انگوٹھی سے اس کا نگ نکل کر گر جائے تو بھی یہی عمل کرنا چاہیے اور اس کو سمندر یا دریا برد کر دینا چاہیے۔ جن لوگوں کے کام ہوتے ہوتے رک جائیں ان کو بڑے سائز کا فیروزہ پہننا چاہیے یہ ان اسباب کو رد کر دیتا ہے۔ بدھ مذہب میں یہ نہایت متبرک پتھر ہے ان کے یہاں روایت ہے کہ اگر نامعلوم اسباب کی وجہ سے بیماری اور پریشانیاں ہوں تو اس پتھر کو پہننے سے کلی شفا، کامیابی اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔

فیروزے سے علاج:

سرطان (کینسر) کا علاج:

سرطان یا کینسر کیا ہے؟ یہ دراصل جسم کے خلیات کے بے ربط اور بے ضابطہ نشوونما کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جسم کے اندر اس قسم کی نشوونما کو رسولی کہتے ہیں۔ رسولی دو قسم کی ہوتی ہے۔

☆ معصوم رسولی

☆ خبیثہ رسولی

اولا الذکر رسولی زیادہ خطرناک نہیں ہوتی سوائے خاص مقامات از قسم اعضائے رئیسہ وغیرہ کے جب کہ موخر الذکر قسم کی رسولی عموماً خطرناک ہوتی ہے کیونکہ یہ پھیلتی ہی رہتی ہے اور آخر کار کینسر کو جنم دیتی ہے۔ کینسر کے خلیات جسم کے کسی بھی حصے سے آغاز کر سکتے ہیں۔ اور اس مناسبت سے اس کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً:

☆ ہڈیوں کا کینسر

☆ خون کا کینسر

☆ جلد کا کینسر

یہ مرض نہ تو موروثی ہوتا ہے اور نہ ہی متعدی۔ اس کا علاج تین مستند اور بنیادی طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

☆ جراحت

☆ تاب کاری

☆ کیموتھراپی

کینسر کی اہم علامات حسب ذیل ہیں۔

☆ جسم کے کسی سوراخ سے خون کا اخراج ہونا۔

☆ مستقل پھوڑا جو کہ بالخصوص منہ، زبان اور ہونٹوں پر ہو۔

☆ گلے کا مستقل بیٹھے رہنا۔

☆ مستقل بدہضمی یا خوراک نگلنے میں دقت ہونا۔

☆ جسم میں کسی بھی جگہ بالخصوص چھاتی پر گلٹی ہونا جس میں درد نہ ہو۔

آیا کینسر کا علاج ممکن ہے؟ اس کا جواب اثبات میں ہے بشرطیکہ اس کی تشخیص جلد کر لی جائے۔ مرض بڑھ جانے کی صورت میں یہ مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ کینسر کی وجوہات کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ تاہم بعض عوامل کی نشاندہی ضرور ہو گئی ہے مثلاً کیمیکل، فزیکل، ہوائی ایکسپوژر اور سگریٹ پینے سے پھیپھڑوں کا کینسر ہو سکتا ہے۔ تمباکو والا پان معدے یا گلے کے کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔ زچگی کی کثرت رحم کا کینسر کو جنم دے سکتی ہے۔ اسی طرح شراب کی کثرت حلق یا جگر کے کینسر کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ خوراک، مشروبات، تشدد، دھواں، ایلومینیم کے برتنوں میں کھانا پکانے، اور جانوروں کے ساتھ رہنے سے کینسر نہیں ہوتا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ معجزانہ صلاحیتوں کا حامل ہے اور دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی میں اس کا استعمال مفید و موثر ہے۔ چونکہ یہ بہت ٹھنڈا ہوتا ہے اس لئے اس کے ساتھ کوئی سرخ دھاگہ باندھنا نیز پہلی انگلی پر کاپر کی انگوٹھی اور تیسری انگلی پر سرخ مرجان پہننا مفید ہوتا ہے۔ تاہم خیال رہے کہ سردیوں میں نیلم 4 رتی اور مرجان 8 رتی جب کہ گرمیوں میں نیلم 6 رتی اور مرجان بھی 6 رتی ہونا چاہیے۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

لاکڑا کاکڑا کا علاج:

مریض کے سانس کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں میں لاکڑا کاکڑا بھی ہے۔ یہ بنیادی طور پر متعدی بیماری ہے جس کے وائرس سانس کی نالیوں کے ذریعے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ جب یہ بیماری شروع ہو تو ایک ہی علاقہ میں درجنوں بچے بیک وقت مبتلا ہوتے ہیں۔

مریض کے قریب جانے کے تقریباً 15 روز بعد بیماری کا آغاز ہوتا ہے۔ بیماری کی ابتداء عام طور پر دس سال سے کم عمر کے بچوں میں ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بڑے اس سے محفوظ ہوتے ہیں۔ گرم ممالک کے بچے اکثر اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ اس مرض کا حملہ ایک بار ہو جائے تو دوسرا حملہ عام طور پر نہیں ہوتا۔ پہلی علامت گلے کے اندر یا منہ میں دانے نکلنے سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد اگلے روز سے باقی جسم پر دانے نکلتے ہیں۔ زیادہ تر دانے پیٹ اور چھاتی پر ہوتے ہیں۔ ان کو بغور دیکھیں تو یہ گول نہیں بلکہ بیضوی ہوتے ہیں جب کہ چیچک کے دانے گول ہوتے ہیں۔ پہلے یہ رنگ دار دھبے ہوتے ہیں۔ پھر یہ اونچے ہونے لگتے ہیں ان میں پانی بھرنے کی وجہ سے آبلے نظر آتے ہیں۔ ایک ہفتہ میں اکثر ان آبلوں میں پانی کی جگہ پیپ بھر جاتی ہے۔ اس مرحلہ میں بخار بڑھ جاتا ہے۔ دانے اگر گلے کے اندر ہوں تو کھانا پینا مشکل ہو جاتا ہے۔ لاکڑا کاکڑا میں کچھ دانوں میں پانی نظر آتا ہے۔ کہیں پیپ ہے اور کہیں وہ مرجھا کر خشک ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کی شدت چہرے اور ہاتھوں پیروں پر نہیں ہوتی جب کہ دانوں میں کھجلی ہوتی ہے اور چھلکے آجائیں تو ان میں اکڑن بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کھجانے سے مرض میں اضافہ ہو کر زہرباد کا خطرہ ہوتا ہے۔ لاکڑا کاکڑا کا علاج کریں یا نہ کریں دونوں صورتوں میں دو ہفتوں تک ختم ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ 5 رتی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پولیو کا علاج:

پولیو ایک متعدی بیماری ہے جس کے جراثیم غلاظت کے ذریعہ بچوں کے پیٹ میں داخل ہو کر اعصاب پر اثر انداز ہو کر جسم کے کسی بھی حصہ کو مفلوج کر سکتے ہیں۔ عام طور پر بچوں کی ٹانگیں اور ہاتھ مفلوج ہوتے ہیں۔ یہ بیماری بچوں میں پولیو کہلاتی ہے جب کہ بڑوں میں

اسے فالج کا نام دیا جاتا ہے جس کی دیگر وجوہات ہوتی ہیں۔ فالج پورے جسم کو بھی متاثر کر سکتا
ہے۔ فالج اگر چھاتی کے عضلات کو متاثر کرے تو مریض سانس بند ہو جانے سے مر جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ پتھر بہت ٹھنڈا ہوتا ہے اس
لئے یہ بچوں میں 2 رتی اور بڑوں میں 5 رتی سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ بچے فیروزہ کی بجائے
سنگِ کا کڑا بھی پہن سکتے ہیں جو کہ ان کے لئے بہت مفید ہوگا۔

فیروزہ کو تنہا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے ہمراہ دائیں بازو پر 8 رتی کا گہرا سرخ
مرجان اور بائیں ہاتھ کی پہلی انگلی میں کاپر کی انگوٹھی پہنیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پاؤں کے امراض کا علاج:

زحل پاؤں کے امراض پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ پاؤں کے امراض
میں چھالے، پھوڑے، گومڑ، درد اور زیادہ پسینہ آنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاؤں
میں چوٹ، موچ، ٹخنہ اترنا، کچلا جانا، ہڈی ٹوٹنا، جل جانا، کٹ جانا اور اکڑن وغیرہ بھی شامل
ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ 4 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پاگل پن کا علاج:

یہ ایک دماغی مرض ہے۔ اس میں مبتلا انسان اپنی ذات اور ماحول سے بیگانہ ہو جاتا
ہے۔ مریض کو فرضی خطرات کا احساس ہوتا ہے۔ خیالی آوازیں آتی ہیں اور ماحول سے قطع نظر
بدزبانی اور بے ہودگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بعض مریض یوں محسوس کرتے ہیں کہ کوئی ماورائی طاقت ان
کی زندگی پر اثر کرتی ہے۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں، وہ اسی طاقت کی اطاعت میں ہوتا ہے ورنہ وہ
خود مختار نہیں جب کہ بعض مریض محسوس کرتے ہیں کہ بیرونی طاقتیں ان کی نگران ہیں۔ انہیں ان
طاقتوں کی جانب سے ہمیشہ نقصان کا خدشہ رہتا ہے۔ بعض اوقات وہ کسی شخص کو انہی خیالات

کے تحت وہ قتل تک بھی کر سکتے ہیں۔ یہ صورت حال بڑھتے بڑھتے خود مریض اور اس کے آس
پاس کے لوگوں کے لئے خطرناک بن جاتی ہے۔ جب تک مریض دورہ کی کیفیت میں ہوتا ہے
وہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوتا کہ اس کا کوئی دشمن اس کے خلاف سازش میں مصروف نہیں بلکہ وہ
[illegible] ہے۔ جنون کی یہ کیفیت کبھی کبھی وقتی ہوتی ہے۔ دورہ کا وقفہ گزر جائے تو مریض کئی روز
عام انسانوں کی طرح زندگی گزارتا ہے۔ تاہم اس دوران کوئی معمولی سی بات اس کے جذبات کو
بھڑکا کر جارحانہ قسم کا جنون پیدا کر سکتی ہے۔ مریض کو دوسروں کے لئے ضرر رساں ہونے سے
بچانے کے لئے ضروری ہے کہ دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل کرا دیا جائے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ، سرخ زمرد، اور حجر القمر 2 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ
فائدہ ہوگا۔

فراسٹ بائٹ کا علاج:

یہ مرض عموماً سردیوں میں پہاڑی علاقہ میں ٹھنڈ میں گھومنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس
کی شدت کا انحصار تین باتوں پر ہوتا ہے۔

☆ سردی کی شدت یا گہرائی کتنی تھی۔

☆ جسم کا کوئی حصہ یا حصے کس قدر منجمد ہوتے ہیں۔

☆ متعلقہ حصہ یا حصے کتنا عرصہ سردی میں رہے ہیں۔

منجمد حصہ میں خون کا دوران ہمیشہ متاثر ہوتا ہے۔ اس بات کا خطرہ بھی ہوتا ہے کہ
دوران خون کی خرابی مستقل ہو جائے اور منجمد حصہ خشکی کے باعث خراب یا ضائع ہو جائے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو سرخ شعاعوں کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ سرخ
کپڑے، سرخ دھاگے، سرخ مرجان، فیروزہ اور کاپر کی انگوٹھی سے پوری کی جا سکتی ہے۔ انشاء
اللہ فائدہ ہوگا۔

سوزاک کا علاج:

یہ اعضائے تناسل کی ایک خبیث بیماری ہے چنانچہ جنسی امراض کے جس گروپ میں یہ مرض شامل ہے، اسے مجموعی طور پر امراض خبیثہ کا نام دیا گیا ہے۔ انگریزی میں انہیں (Veneral Diseases) یا مختصراً VD کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے "زہرہ کی بیماریوں"۔ یونانی دیومالائی زہرہ حسن و عشق کی دیوی کہلاتی ہے اور مرد یا عورت کے گناہ کے نتیجہ میں ہونے والی جنسی بیماریوں کو بھی زہرہ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ جب کوئی مرد کسی عورت کے پاس جاتا ہے یا کوئی عورت کسی بدچلن مرد کے پاس جاتی ہے تو جنسی تعلق کے 2 تا 5 روز کے بعد پیشاب کی نالی میں پہلے جلن اور پھر درد شروع ہو جاتا ہے۔ دوسرے روز نالی سے پیپ بہنے لگتی ہے۔ یہ پیپ اگر ہاتھ کے ذریعہ آنکھ کو لگ جائے تو اندھاپن بھی ہو سکتا ہے۔ بیماری پھیلنے پر جوڑوں میں ورم، خصیوں میں سوزش اور اس کے بعد پیشاب میں رکاوٹ آ جاتی ہے۔ عورتوں میں بے اولادی کے علاوہ اندام نہانی کے منہ پر پھوڑا نکل آتا ہے۔ یا بچہ دانی میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ طب قدیم میں اس بیماری کو ٹھنڈی اور پیشاب آور ادویہ سے دور کیا جاتا تھا لیکن اب طب جدید میں ایسی ادویہ موجود ہیں جو تیزی سے سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کر کے صحت بخشتی ہیں۔ علاج کے ایک ہفتہ بعد پیشاب کا کیمیائی معائنہ کرایا جائے۔ اگر پیپ ہو تو نسخہ بدل کر پانچ روز تک استعمال کرلیا جائے۔ پیشاب صاف ہونے تک جماع سے مکمل پرہیز کریں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ 4 رتی اور حجر القمر استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کان کی تکلیف کا علاج:

کان کا تعلق حلق سے براہ راست ایک نالی کے ذریعہ موجود ہے اس لئے یہ اپنی ذاتی بیماریوں کے علاوہ گلے کی خرابی سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

☆ کان میں میل یا پھنسی کان کے اندر خارش کا باعث بنتی ہے۔

☆ کان میں درد بذات خود کوئی بیماری نہیں لیکن یہ دیگر بیماریوں کی علامت کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔

☆ طویل عرصہ تک زیر زمین، زیر آب اور فضائی سفر کے علاوہ کان کی پرانی سوزش اور ...کی وجہ سے بہرہ پن ہو جاتا ہے۔

☆ بخاروں، کمزوری یا کریدنے اور سوزش یا پھنسی کی وجہ سے کان میں زخم ہو جاتا ہے۔

☆ کانوں میں میل جم جانے، منشیات کے استعمال اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے کان میں سائیں سائیں محسوس ہوتی ہے۔

☆ کان میں جمی ہوئی میل، پھنسیاں، سوزش، گرمی، سردی، ورم، کان میں کسی کیڑے یا پتنگے کا داخل ہونا اور کان پر چوٹ درد کی عام وجوہات ہیں نیز دانتوں کی تکلیف سے کان میں درد ہو جاتا ہے۔ کان میں سوزش اور زہرباد ہو تو یہاں سے جراثیم خون کے ذریعہ دماغ تک پہنچ سکتے ہیں اور اس طرح کان سے بہنے والی پیپ، کان کی سوزش اور پھنسی بالواسطہ دماغ میں پھوڑے اور موت کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس لئے کان کی سوزش اور پھنسی کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فیروزہ 3 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

زمرد

(EMERALD)

زمرد گہرے سبز رنگ کا ایک بیش قیمت پتھر ہے۔ اس کو مختلف ممالک اور مختلف زبانوں میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

مثلاً:

سنسکرت:	مرکت یاشم گربہ
پنجابی:	پنّہ
عربی ومصری:	حجر الحیاء
انگریزی:	EMERALD
ہندی:	پنا

جبکہ اس کو سیاک، سمراللہ اور نیلم کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ کئی لوگ زمرد اور زبرجد کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ درحقیقت زبرجد اور زمرد بہت سے پہلوؤں سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

زمرد کی پہچان:

زمرد کا رنگ ہمہ وقت ایک جیسا رہتا ہے اس کی پہچان کسی ماہر جوہری سے کرنی چاہیے جو اس کی پہچان اس کے خواص، وزن، اور انعکاس کی قوت سے کرے گا۔

زمرد کئی رنگوں کا امتزاج بھی رکھتا ہے رنگوں کے لحاظ سے اس کی تقسیم کچھ یوں کی جاتی ہے۔

زمرد زحابی:

اس میں سنہرا رنگ نمایاں ہوتا ہے اور عام طور پر مکھیاں اس پتھر سے کتراتی ہیں۔

زمرد سعیدی:

اس میں انسان کو اپنی شکل نظر آتی ہے اور اپنی آنکھیں بند ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

زمرد ریحانی:

اس کا رنگ گل ریحان کی مانند سبز ہوتا ہے۔

زمرد زنجاری:

اسے زنگاری بھی کہا جاتا ہے اس کا رنگ سبز مرچ کی طرح ہوتا ہے۔

زمرد کیراٹی:

یہ کیراٹ کی رنگت کا حامل ہوتا ہے۔

زمرد صابونی:

اس میں سفید اور سبز رنگ کی آمیزش ہوتی ہے۔

زمرد زرحانی:

یہ زردی مائل سبز رنگ رکھتا ہے۔

زمرد ...کی:

یہ سیاہی مائل سبز رنگت کا زمرد ہوتا ہے۔

پاکستان کے جوہریوں کے نزدیک زمرد درجہ ذیل اقسام رکھتا ہے۔

پرانا

نوزایا

مرگا

☆ نیا

☆ پیالیکا

☆ جہاجی

یہ تقریباً آٹھ درجے تک کا سخت پتھر ہوتا ہے یہ بھیکیم کو کاٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر زمرد کو رگڑا جائے تو تھوڑی سی برقی قوت بھی پیدا ہوتی ہے۔

زمرد کی اقسام:

☆ پرم پوچی (پرانا)

☆ پوڑی پوچی (نیا زمرد)

☆ دیدہ ریم اشیا

☆ پونی کیم دیدہ ریم

☆ کرنول دیدہ ریم

☆ آئی ئل

☆ مروارید

☆ آئی موتو

☆ گوماسو

☆ چیلہ

☆ آسنار

☆ کریال

☆ گواتی کریال

☆ کہراب کریال

ماسی

☆ کیالم (مرجان) نیل لی

☆ کپو

☆ کالی کپو

☆ نری کپو

☆ سلی

☆ پوچی مرکتم (زبرجد)، کاناپاک، نیرپاک

☆ افغانستان

☆ ایسنیا (پٹی ترشی) لاجورد

☆ فیروزہ

شکر اشریف نامی پتھر بیت المقدس میں پایا جاتا ہے جس کا وزن تین من تک ہوتا ہے سفید رنگ کا یہ پتھر ہوا میں معلق نظر آتا ہے۔ قندھاری سنگ مقصود سے تسبیح کے دانے بنائے جاتے ہیں۔

زمرد کی خصوصیات

☆ زمرد کا پہننا یا استعمال کرنا تقویت معدہ کا باعث ہوتا ہے۔

☆ زمرد کے استعمال سے نبض ہموار اور درست رہتی ہے۔

☆ زمرد روح، دل، دماغ کے لئے بھی باعث تقویت ہوتا ہے۔

☆ زمرد زہر اور ڈنک کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے اور کئی بیماریوں مثلاً تشنج، پتھری، گردہ جگر کے لئے مفید ہوتا ہے۔

☆ زمرد کا کشتہ زہر خورانی کے اثرات کو زائل کرتا ہے اور ناسور پہ ملنے سے آرام حاصل ہوتا

ہے۔

☆ زمو کی موجودگی سے دشمن خائف ہو جاتا ہے۔

☆ جب زہر آلود کھانے کو زمرد والے ہاتھ سے چھوا جائے تو زمرد پر پانی کے قطرے آ جاتے ہیں۔

☆ اگر زمو بطور لاکٹ حاملہ خاتون کو پہنایا جائے تو اسے وضع حمل کے دوران تکلیف نہیں ہوتی۔

☆ زمو کو پاکدامنی اور عفت وعصمت کی علامت سمجھا جاتا ہے اور جس کے ہاتھ میں یہ نگینہ چور چور ہو جائے وہ یا تو اپنی عصمت لٹا چکا ہوتا ہے یا اس پر کوئی مصیبت آنے والی ہوتی ہے۔

☆ اگر زمو کسی دوشیزہ کے پاس ہو تو اسے حقیقی خلوص وچاہت میسر آئے گی۔ اگر شوہر پہنے تو اسے بیوی کی گرم جوش محبت ملے گی اگر اس کی چمک ماند پڑ جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ فریق ثانی نے سرد مہری اور بے اتفاقی کا رویہ اختیار کر لیا ہے۔

☆ روایات کے مطابق جب زمو، آسیب وبیماریوں کو روکنے میں ناکام ہوتا ہے تو اس پر لرزش طاری ہو جاتی ہے۔

☆ زمو ان افراد کے لئے بہت ہی مبارک ہے جو مریخ اور یورینس سے تعلق رکھتے ہیں۔

☆ زمو کی موجودگی میں انسان تنگدستی کا شکار نہیں ہوتا۔

☆ زمو کو منہ میں رکھنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

☆ اگر زمو لاکٹ کی طرح گلے کی زینت بنایا جائے تو جادوئی اثرات بے اثر ہو جاتے ہیں۔

☆ زمو کو دیکھنے سے آنکھوں میں طراوت آتی ہے اور بصارت تیز ہو جاتی ہے۔

☆ زمو نگینہ کے پہننے والے میں سخاوت کی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔

☆ زمو امراض قلب کے لئے بہت مفید ہے۔

سخت مصیبت یا حادثے سے قبل زمرد ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

☆ اگر زمرد سے مکمل طور پر فائدہ حاصل کرنا مقصود ہو تو جب قمر برج میزان میں داخل ہو جائے تو اس پتھر کو سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنا جائے۔ اس سے انسان طاعون جیسے مہلک مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ اسی طرح جب شمس برج میزان میں داخل ہو جائے تو سونے اور چاندی کی آمیزش سے انگوٹھی تیار کرائی جائے اور اس میں زمرد لگوا لیا جائے تو انسان کو تمام عمر عزت اور وقار حاصل رہتا ہے۔

زمرد کی برقی قوت:

طاقت انعکاس اس میں قلیل المقدار ہے لیکن اس کے گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے جو چند گھنٹے رہتی ہے۔

زمرد کے کیمیاوی مرکبات:

نام عنصر	مقدار	نام عنصر	مقدار
سیلکا	0.68	ایلومینیا	15.75
گلوسیان	21.5	چونا	25 حصہ
آکسیڈ آہن	0.1	سوڈا میگنیشیا	2.6

یہ قابل گداخت ہے۔ اور آگ کے سامنے زرد رنگ کا ہو کر پگھل جاتا ہے۔ اس کی خوش رنگت سبز آکسیڈ کروم کے باعث ہے۔

زمرد کے نقائص:

دیگر جواہرات کی طرح زمرد کو بھی عیوب اور نقائص سے پاک ہونا چاہیے۔ کیونکہ عیب دار جواہر سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا زمرد میں درجہ ذیل نقائص زمرد کی افادیت ختم کر دیتے

ہیں۔

☆ داغ، دھبے اور شگاف والا زمرد نامناسب ہوتا ہے۔

☆ نشان والا زمرد بھی بیکار ہے۔

☆ جس زمرد میں لکیریں یا دھاریاں ہوں اسے بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا۔

☆ اگر زمرد میں گھنا یا بادل سا نظر آئے تو اسے بھی عیب دار گنا جاتا ہے۔

☆ اگر زمرد کا نچھا یعنی آبدار نہ ہو تو بھی بہتر نہیں ہوتا۔

☆ اس میں فطری طور پر موجود نقائص ہوں تو یہ بھی اس کی قدر و قیمت کم کر دیتے ہیں۔

☆ اگر زمرد کے اوپر داغ دھبوں کا جال بنا ہو تو اس ذاکا کہتے ہیں اور یہ بھی اچھا زمرد نہیں ہوتا۔

زمرد کے طبی افعال:

یونانی اور ایرانی حکیم زمرد کے مندرجہ ذیل طبی خواص بیان کرتے ہیں کہ جو شخص زمرد پہنے یا بطور دوا استعمال کرے تو یہ اس کے معدے کو استقلال دیتا ہے۔

☆ زمرد نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔

☆ زمرد روح کو تقویت دیتا ہے۔

☆ زمرد دل، مغز اور معدہ کیلئے مقوی ہے۔

☆ زمرد جذام، اجزائے خون، زہر، ڈنک، بے حد پیاس، ہول دل، پتھری اور [illegible] کیلئے تریاق ہے۔

☆ اگر کسی مریض کو جو زہر کھانے یا کسی زہریلے کیڑے کے کاٹنے کے باعث تکلیف ہو رہی ہو تو زہر بدن میں سرایت کرنے سے پیشتر بقدر آٹھ دانہ گندم دیا جائے تو زہر کے اثر کو [illegible] کرتا ہے۔ اور زمرد پاس ہو۔

زمرد کا کشتہ ناسور پر ملنے سے شفا ہوتی ہے۔

☆ زمرد میں برودت اور یبوست درجہ دوم کی ہے۔

☆ زمرد افعال معدے کیلئے مفید ہے۔

☆ زمرد نبض کی حرکت کو اعتدال پر لاتا ہے۔

☆ زمرد لو بلڈ پریشر اور ہائی بلڈ پریشر دونوں میں مفید ہے۔

☆ زمرد دل و دماغ اور معدے و جگر کے افعال کو درست کرتا ہے اور قوت دیتا ہے۔

☆ زمرد جذام، زہر، پیاس اور پتھری کیلئے تریاق ہے۔

☆ زمرد زہریلے جانوروں کے ڈنک سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ زمرد حرارت بدن بڑھاتا ہے۔

☆ زمرد مرگی اور امراض رحم کیلئے شفا ہے۔

☆ زمرد سر کے درد کے لئے ہے خاص طور پر سر پر باندھنے سے عموماً افاقہ ہو جاتا ہے۔

☆ زمرد ذیابیطس (شوگر) والوں کیلئے مفید ہے۔

☆ زمرد مثانے کو قوت دیتا ہے۔

☆ زمرد پیشاب کی زیادتی کو کنٹرول کرتا ہے۔

☆ زمرد وضع حمل میں آسانی کیلئے رانوں پر باندھا جانا نہایت مفید ہے۔

زمرد کے سحری خواص:

جب آفتاب برج میزان میں ہو تو ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ وزنی زمرد سونے یا چاندی کی انگشتری میں جو اس کے وزن کے مطابق ہو جڑوا کر انگلی میں پہنیں تو دشمنوں کے دلوں میں رعب پیدا ہو جائے گا اور دلی مراد پوری ہوگی۔

☆ اگر کوئی زمرد پہننے والے کو کھانے میں زہر ملا دے تو فوراً ظاہر ہو جائے گا۔ کیونکہ جس وقت زہردار کھانے کو چھوا جائے تو پتھر پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔

☆ زمرد کی خوراک زہر دور کرنے کیلئے بارہ جو اور اجرائے خون بند کرنے کیلئے چار جو ہیں۔

زمانہ قدیم میں اسے مشتری کا جوہر مانا جاتا تھا۔ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ فصاحت، طاقت اور پیش بینی کی قوت دینے والا ہے۔ یہ عفت اور عصمت کا نشان سمجھا جاتا ہے اگر اسے پہننے والا پاکدامنی کو ہاتھ سے کھو دے تو اس کا زمرد ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

آجکل بھی زمرد کا جڑاؤ زیور سے گر جانا اچھا نہیں سمجھا جاتا چنانچہ جب جارج سوم کے سر پر تاج رکھا گیا تو تاج سے بڑا زمرد گر پڑا جس سے بعض نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس نحس شگون کے باعث امریکہ شاہ جارج کے ہاتھوں سے جاتا رہا۔ بعض حکماء کی رائے ہے کہ اگر زمرد کسی بیماری یا جن یا بھوت کو دور نہ کر سکے تو یہ کانپتا ہے۔ اسی قسم کی اور کہاوتیں بھی بہت مشہور ہیں۔

نئے نظریہ کے مطابق سبز رنگ کا پتھر بہتر ہوتا ہے۔ یہ بصارت کو قوت دیتا ہے اگر عورت پہنے تو اس کو حقیقی محبت ملتی ہے۔ اگر مرد پہنے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔ اگر محب و محبوب زمرد کا تبادلہ آپس میں کر کے پہن لیں تو جب ان کی محبت میں سرد مہری آئے گی تو زمرد کا رنگ چمکدار نہیں رہے گا اور ماند پڑ جائیگا۔ ثور، سرطان اور حوت والے اسے پہنیں تو مندرجہ برکات زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے ہیں۔

جو شخص اسے پہنے اسے تنگی معاش کی شکایت نہ رہے گی۔ معدہ اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ جب قمر برج میزان میں ہو تو سونے کی انگوٹھی میں زمرد لگوایا جائے تو پہننے والا طاعون سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح اگر نصف چاندی اور نصف سونا ملا کر جب آفتاب برج میزان میں ہو بنائے اور ایک تہائی زمرد اس میں نصب کرائے تو اس انگشتری کا استعمال لوگوں کی نظر میں عزیز بنا دے گا۔ زمرد منہ میں رکھیں تو دانتوں کو تقویت دیتا ہے۔ گلے میں ڈالیں تو جادو کے اثر کو دور کرتا

ہے۔ حاملہ کی ران پر باندھیں تو عسرت ولادت کو مفید ہے۔ یہ زبرجد خاندان کا سب سے قیمتی پتھر ہے، ہمیشہ ہرے رنگ میں ملتا ہے اور شاذ و نادر ہی بالکل شفاف پایا جاتا ہے، اس صورت میں اس کی قیمت لاکھوں روپے فی قیراط تک چلی جاتی ہے، اس میں جھائیاں، ابر اور شگاف عام طور پر ملتا ہے۔

پانچ یا چھ قیراط کا پتھر اتنے ہی سونے یا چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہننے سے دشمنوں اور حاسدوں کے دل میں رعب پڑتا ہے اور وہ دشمنی سے باز آ جاتے ہیں،

☆ زمرد سے دلی مرادیں عموماً پوری ہوتی ہیں۔

☆ زمرد غم و غصہ میں شگفتگی اور زندہ دلی پیدا کرتا ہے۔

☆ زمرد کے پہننے والے کو حقیقی محبت ملتی ہے،

☆ زمرد پہننے والے کے ہاتھ میں زہریلا کھانا آ جائے تو چہرے پر پسینہ نمودار ہو جاتا ہے۔

☆ زمرد کا پہننے والا اگر پاکدامنی سے ہاتھ دھو بیٹھے تو پتھر دو ٹکڑے ہو جاتا ہے، یا اس میں شگاف پڑ جاتا ہے۔

☆ اگر زمرد جادو، بیماری، سائے یا نظر بد کو دور نہ کر سکے تو انگوٹھی میں کانپنے لگتا ہے یا گر جاتا ہے۔

☆ زمرد کا زیورات سے نکل کر گر جانا یا گم ہو جانا ہمیشہ بڑے نقصان کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے، ایسی صورت میں کثرت سے صدقہ، خیرات اور استغفار کا ورد اور دعا ہی ان مصیبتوں کو ٹال سکتی ہے۔

☆ شادی یا شادی کی سالگرہ پر اس کا تحفہ دینا پائدار اور حقیقی محبت سے آشنا کرتا ہے مگر خیال رہے میاں بیوی کبھی ایک دوسرے کی زمرد والی انگشتری تبدیل نہ کریں، ورنہ محبت میں رکاوٹ اور خرابی کے شواہد ملے ہیں۔ ثور، سرطان اور حوت والے افراد اس کو پہن کر فائدہ پاتے

ہیں۔

☆ تنگی معاش والے بھی زمرد سے فائدہ پاتے ہیں، یہ جادو کا توڑ کرنے والا پتھر بھی کہلاتا ہے۔

زمرد سے علاج:

جگر کی سختی کا علاج:

جسم انسانی کا سب سے بڑا عضو جگر ہے جس کا وزن ڈیڑھ کلو کے قریب ہوتا ہے۔ یہ پیٹ کے دائیں طرف پسلیوں کے نیچے واقع ہے۔ اگر یہ پھیلا ہوا نہ ہو تو معائنہ کے دوران محسوس نہیں ہوتا۔ اس کی کارگزاری اتنی جامع اور پیچیدہ ہے کہ اس کا چند صفحات میں احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے اکثر و بیشتر افعال اس کے زیر اثر انجام پاتے ہیں بلکہ بعض اطباء کا خیال ہے کہ جگر کے بارے میں ہمارا علم ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے یہ صلاحیت حاصل ہے کہ خرابی کے بعد اپنی مرمت خود کر سکتا ہے۔ اس لئے عام حالات میں جگر خراب نہیں ہوتا اور اگر خراب ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ صورت حال بے حد خراب ہے۔ جگر میں صفرا پیدا ہوتا ہے۔ یہ مادہ پتے میں جمع رہتا ہے۔ خوراک بالخصوص چکنائیوں کو ہضم کرنے کے لئے صفراء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مرض میں جگر سخت ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ نارمل خلیات کی جگہ سخت اور ریشہ دار بافتیں لے لیتی ہیں۔ جگر میں سختی کے ساتھ ساتھ اس میں پانی بھی پڑ جاتا ہے اور یہ پیٹ کے ایک بڑے حصے میں پھیل جاتا ہے۔ یہ بذات خود کوئی بیماری نہیں بلکہ دیگر بیماریوں کی علامت ہے اس لئے اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ اصل سبب کو تلاش کر کے اسے دور کیا جائے تاہم غذا میں چکنائیوں سے پرہیز ضروری ہے کیونکہ صفراء کی کارکردگی بھی متاثر ہوتی ہے۔ جگر کی خرابیاں غذائی قلت، کثرت شراب نوشی اور وٹامن بی ون کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جب پیٹ پھول جاتا ہے تو بھوک متاثر ہوتی ہے اور انسان مزید کمزور ہو جاتا ہے۔ جب

جسم سے پانی کا اخراج ہوتا ہے تو اس میں نمکیات اور لحمیات کی وجہ سے خون کی کمی اور کمزوری واقع ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرد اور زرد نیلم 5 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں حجر القمر 6 رتی اضافی طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ہیضہ کا علاج:

ہیضہ بنیادی طور پر آنتوں کی سوزش ہے جس کا سبب ایک نامی جرثومہ ہے تاہم سوزش پیدا کرنے والے اکثر جراثیم بھی یہی مرض پیدا کر سکتے ہیں۔ غذا کا زہریلا پن بھی ہیضہ کی ایک وجہ قرار دی جا سکتی ہے۔ مکھیاں سڑانڈ والی اشیاء کو پسند کرتی ہیں۔ غلاظت کے ڈھیروں سے مختلف قسم کے جراثیم ان کے پیروں اور پروں سے چمٹ جاتے ہیں۔ وہاں سے جب یہ اشیائے خوردنی پر بیٹھتی ہیں تو اسے جراثیم سے آلودہ کر دیتی ہیں۔ اور غذا جب کوئی صحت مند انسان کھاتا ہے تو جراثیم اس کے جسم میں جا کر بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ گندہ پانی بھی جراثیم کی آماجگاہ ہوتا ہے چنانچہ گندہ پانی پینے سے بھی ہیضہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ بیماری مکھیوں کی نسبت گندے پانی سے زیادہ پھیلتی ہے اور وبائی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ہیضہ سے حفظ ماتقدم کے لئے ضروری ہے کہ پانی ابال کر پیا جائے اور کھانے کی جس شے پر مکھیاں بیٹھی ہوں، اس کھانے سے احتراز کیا جائے نیز خالی پیٹ گھر سے باہر نہ نکلیں اور کھانے کے ہمراہ پیاز، سرکہ اور لیموں خوب استعمال کریں۔ اس مرض میں جراثیم آلودہ پانی یا کھانا استعمال کرنے کے ایک سے دو روز کے اندر مریض کو قے اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ قے اور اسہال کا رنگ چاولوں کی پیچ کی مانند دودھیا ہوتا ہے۔ قے اور اسہال سے جسم کا پانی اور نمکیات ختم ہو جاتے ہیں۔ بلڈ پریشر کم ہونے سے ٹھنڈے پسینے آتے ہیں اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے نیز نبض انتہائی سست اور پٹھوں میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرد 6 رتی استعمال کریں نیز زرد لاجورد یا حجر القمر استعمال کریں۔

گنجا پن کا علاج:

اس مرض میں سر کے بال کم ہو جاتے ہیں یا مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں اور صرف نام کے بال ہی رہ جاتے ہیں۔ اس بیماری کے متعدد اسباب ہیں مثلاً......

☆ غم و فکر

☆ ناقص خوراک

☆ ماحولیاتی آلودگی

☆ بڑھاپا

☆ موروثیت

☆ کسی خطرناک مرض میں آنا

چونکہ بعض اوقات ان اسباب میں سے کوئی نہ ہونے کے باوجود بھی انسان گنجے پن کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کے واضح اسباب کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا اسی لئے اس کا کوئی علاج بھی دریافت نہیں کیا جا سکا۔ کسی قسم کا ہیئر ٹانک یا علاج بالوں کو از سر نو اگانے میں معاون ثابت نہیں ہو سکتا......

خواہ پتھروں ہی سے کیوں نہ ہو تاہم پتھر اس ضمن میں کافی حد تک مددومعاون ثابت ضرور ہوتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرد بالوں کی جڑوں کو تقویت دیتا ہے۔ زرد لاجورد (نیلم) اور زمرد کا مشترکہ 4 رتی استعمال مفید ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

دماغی امراض کا علاج:

بعض اوقات پیدائش کے وقت کسی بچے کے دماغ کی نشوونما مکمل نہیں ہوتی۔ یہ بچہ

سے اور اپنے ماحول سے بے گانہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے اکثر بچے شیر خواری ہی میں مر جاتے ہیں اور جو بچ جاتے ہیں وہ تو پاگل ہو جاتے ہیں۔ بعض چلنے پھرنے اور کھانے پینے کے بھی قابل نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کا علاج بھی رائیگاں جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ماحول کے برے اثرات حساس بچوں کو دماغی امراض کی طرف لے جاتے ہیں۔ حد سے زیادہ سختی، گھریلو اور بھائی بہنوں کے درمیان عدم مساوات سے جذباتی کشمکش پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس مرحلہ پر بچے کا علاج نہ کیا جائے تو وہ مختلف دماغی امراض کا شکار ہو سکتا ہے۔ گھریلو پریشانیاں، مالی بحران، کاروباری صورت، جنسی ناکامیاں، بے روزگاری، کسی محبوب شخصیت کی موت کسی بھی جذباتی شخص کو دماغی بیماریوں کا شکار کر سکتی ہے۔ دماغی شریانوں کی خرابی، پرانے بخار، زہریلا منشیات، امراض چشم، دل اور گردے کی بیماریاں، خون میں یورک ایسڈ کی کثرت، خون کی کمی اور جسمانی کمزوری بھی دماغی امراض کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں۔ دماغی امراض میں کمزوری اور جنون نمایاں ہیں۔ اول الذکر میں انسان ایک ہی خیال یا شے کی طرف توجہ مرکوز کئے رکھتا ہے اور اسے دوسری داخلی پریشانی نہیں ہوتی جب کہ موخر الذکر میں انسان اپنے تصورات ہی میں یوں گم ہوتا ہے کہ وہ انہیں بھی حقیقت سمجھنے لگتا ہے اور اس کی شخصیت دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ دماغی بیماریوں میں مریض پریشان اور اداس رہتے ہیں۔ نیز انہیں عجیب و غریب آوازیں اور شکلیں تنگ کرتی ہیں جو کہ سراسر خیالی ہوتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرد، حجر القمر اور زرد لاجورد 6 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں سرخ مرجان کا استعمال مفید رہتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

دماغی رسولیوں کا علاج:

دماغ کے کسی حصے میں بے مقصد بڑھاؤ رسولی کہلاتا ہے رسولی اپنے ارد گرد کی بافتوں یا جسم کی مجموعی ضرورت کے خلاف بڑھتی رہتی ہے۔ یہ طفیلیوں کی طرح جسم سے غذائیت حاصل

کرتی ہیں لیکن جسم کے لئے فائدے کی بجائے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ان کی دو بڑی اقسام ہیں۔

☆ معصوم رسولیاں

☆ خبیثہ رسولیاں

ان دونوں کا فرق ذیل میں واضح کیا گیا ہے۔

☆ معصوم رسولی کی شکل اس جگہ کی بافتوں سے ملتی جلتی ہے جب کہ خبیثہ رسولیاں اپنے نکلنے کی جگہ کی بافتوں اور خلیات سے مختلف ہوتی ہیں۔

☆ معصوم رسولیاں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں جب کہ خبیثہ رسولیاں جلدی جلدی بڑھتی ہیں۔

☆ معصوم رسولیاں ایک مقام پر جا کر بڑھنا بند کر دیتی ہیں جب کہ خبیثہ رسولیاں بڑھتے بڑھتے مہلک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

☆ معصوم رسولیاں ایک بار آپریشن سے دوبارہ نہیں ہوتیں جب کہ خبیثہ رسولیاں بار بار ہو جاتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرد 7 رتی استعمال کریں۔انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

بہرے پن کا علاج:

ہوائی سفر، زیرآب سفر، سرنگوں اور کانوں میں عرصہ دراز تک رہنے سے کان کا پردہ دباؤ میں آ کر پھٹ جاتا ہے۔عمر کے ساتھ ساتھ کان کے اندر کی نالیاں تنگ ہو کر بہرہ پن کا باعث بنتی ہیں۔چوٹ، خون کی نالیوں کی موٹائی، مساموں کی بندش، ورم، کان کی پرانی سوزش اور کان کے اندر زائد گوشت کی پیدائش سے راستہ کا بند ہو جانا اس کے عام اسباب ہیں۔اگر بہرہ پن کسی چوٹ یا پردہ پھٹ جانے کی وجہ سے پیدا ہو تو اس کا علاج ادویات سے ممکن نہیں ہوتا۔اس کے لئے آپریشن بہترین حل ہے۔اس کا اصول علاج یہ ہے کہ اسباب مرض کا ازالہ کریں تیز زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی ہوا اور زیرزمین سفر سے پرہیز کریں۔بعض لوگ پیدائشی بہرے پن کا شکار ہوتے ہیں جب کہ دوسرے مندرجہ بالا اسباب کی بنا پر بہرے پن میں مبتلا ہوتے ہیں۔بہرہ پن دو طرح کا ہو سکتا ہے۔عارضی اور مستقل تاہم مکمل بہرہ پن بہت کم پایا جاتا ہے۔جزوی بہرہ پن کی صورت میں آلہ سماعت استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 9 رتی استعمال کریں۔شدید بیماری کی صورت میں 7 رتی زمرد اضافی طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔

شریانوں کی سوزش کا علاج:

یہ خون کی شریانوں کی چھوٹی دیواروں کی جلن ہوتی ہے۔یہ شریانوں کے اندر خرابی کی حلت و ریخت سے پیدا ہوتی ہے جس سے خون ٹانگوں میں جمع ہو کر شدید درد کا باعث بنتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور زمرد استعمال کریں۔ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔

حیات انسانی:

سرخ رنگ کا ایے تھسٹ بھوک کی کمی کو دُور کرتا ہے، زندگی میں اضافہ کرتا ہے۔

اُمّ الصبیان:

بچوں کے امراض کیلئے ایے تھسٹ شافی دوا ثابت ہوتا ہے۔

العطش:

ایے تھسٹ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے اور تسکین دیتا ہے۔

دافع خمار:

اس پتھر کا استعمال ذہن پر چھائے خمار کو دُور کرتا ہے اور شراب کا نشہ زائل کرتا ہے۔

پولیو:

ایے تھسٹ بچوں کو پولیو سے محفوظ رکھتا ہے، جسم میں فاسفورس اور کیلشیم کی کمی دور کرتا ہے اور ہڈیوں کو طاقت دے کر مضبوط بناتا ہے، ہڈیوں کو بھر بھرا ہونے سے بچاتا ہے
مرض کا تدارک کرتا ہے۔

امراض نسواں:

ایے تھسٹ خواتین کے امراض التہاب رحم، التہاب خصیۃ الرحم اور التہاب
وغیرہ میں مفید ہے۔

برتھ اسٹون:

علم النجوم کی رو سے ایے تھسٹ کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے جو برج حوت کا حکمران سیارہ ہے، چنانچہ یہ قوس اور حوتی افراد کا موافق پتھر ہے اور ان لوگوں کو راس آتا ہے جن کے زائچے میں سیارہ مشتری کمزور ہو یا جن کا لکی نمبر 3 ہو ان کے علاوہ یہ ماہ فروری میں پیدا

ہونے والے افراد کا برتھ اسٹون ہے۔

ایے تھسٹ کے مثبت اثرات:

اعلیٰ مرتبہ:

ایے تھسٹ کا استعمال انسان کو مستقبل میں اعلیٰ مرتبہ و عہدہ عطا کرتا ہے۔

ادراک اور شعور:

ایے تھسٹ انسانی شعور میں پوشیدہ تصورات اور خیالات کو پاکیزہ بناتا ہے۔

نئی زندگی:

ایے تھسٹ کے اثرات سے جسم انسانی میں نئی زندگی اور نئی توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔

برقی شعاعیں:

ایے تھسٹ سے برقی شعاعیں (Electro Megnatic) خارج ہو کر انسان
کے جسمانی اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہیں اور اس کے شعور اور ادراک کو بیدار کرتی ہیں۔

قوت حیات:

ایے تھسٹ کے اثرات انسان میں یوگا والی قوت حیات کو بیدار کرنے والی ایٹمی
توانائی پیدا کرتے ہیں۔

عرفان ذات:

ایے تھسٹ کا انسانی ذہن پر گہرا اثر ہوتا ہے، یہ انسان میں ذاتی عرفان (خود بینی کی
قوت) پیدا کرتا ہے۔

لاشعوری باتیں:

ایے تھسٹ انسان کو لاشعور میں پوشیدہ اور بھری ہوئی باتوں کا فوراً شعور پہنچا دیتا ہے۔

برقی کشش:

اسے تھسٹ انسانی جسم میں موجود برقی لہروں کے ذریعے اعصابی ریشوں میں ارتعاش پیدا کرتا ہے اس لئے حواس کی مشق کرنے والے افراد اس پتھر کو لازمی استعمال کرتے ہیں، یہ ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط کرتا ہے۔

اسے تھسٹ کے دستیابی مقامات:

اسے تھسٹ روس، افریقہ، سری لنکا اور چین میں پایا جاتا ہے، جہاں اس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں لیکن یہ سری لنکا، سائبریا اور ہندوستان میں بھی پایا جاتا ہے۔

اسے تھسٹ سے علاج:

موسمی بخار کا علاج:

آنکھوں اور ناک سے پانی اور سوزش کے ساتھ یہ بخار ہوتا ہے۔ یہ معمولی نوعیت کا بھی ہوسکتا ہے اور خاص نوعیت کا بھی۔ اس سے نیند اور وزن میں کافی کمی ہو جاتی ہے۔ یہ گرمیوں کے اختتام میں اور اوقات موسم بہار میں رونما ہوتا ہے۔ اسے گلابی بخار بھی کہتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اسے تھسٹ 5 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

سوتے میں پیشاب نکلنے کا علاج:

نیند کے دوران بستر میں پیشاب کرنے کے مرض کو بول فی الفراش کہا جاتا ہے۔ بچوں میں اس مرض کا زیادہ عمل ہوتا ہے۔ یہ اکثر محبت کی کمی کا شکار بچوں کو لاشعوری طور پر ردعمل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کا مستقل علاج یہ ہے کہ بچے اور والدین کے باہمی تعلقات کو بہتر بنایا جائے۔ بڑوں میں اس مرض کی وجہ مثانے کی تکلیف یا نظام اعصاب کے اس حصہ کی خرابی ہوتی ہے جو کہ مثانے کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اسے تھسٹ 3 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

لاجورد

(LAPIS LAZULI)

اسے انگریزی میں Lapis Lazuli، سنسکرت میں راجہ ورت کہا جاتا ہے۔ اسے راون بھی کہا جاتا ہے۔

اس پتھر پر سفید اور سنہری دھبے ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ زردی مائل اور نیلگوں آسمانی ہوتا ہے۔ یہ بے ذائقہ اور گرم خشک مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ حدت سے اس کی رنگت زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اسے گرم کیا جائے تو نہایت خوبصورت سبز رنگ نکلتا ہے۔

لاجورد سے بہت سی اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ کبھی یہ درجہ سوئم کے پتھروں میں شمار ہوتا تھا مگر اس کی پیداوار میں کمی اور مانگ میں زبردست اضافے کے بعد یہ درجہ دوئم کے پتھروں میں شمار ہونے لگا ہے۔ لاجورد Lazurite اور Lapis ایک ہی خاندان کے دو مختلف پتھر ہیں۔ دونوں ایک ہی نام سے فروخت ہوتے ہیں۔ دونوں میں معمولی سا فرق ہے یہ ایک کم قیمت پتھر (Semi precious) ہے مگر افادیت کے لحاظ سے کئی بڑے پتھروں سے زیادہ مانگ رکھتا ہے۔

لاجورد کی خصوصیات:

- ☆ لاجورد کا سرمہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہوتا ہے۔
- ☆ لاجورد کے سفوف کو چھڑکنے سے زخم بھر جاتے ہیں۔
- ☆ لاجورد کی انگشتری انسان کو خائف نہیں ہونے دیتی۔
- ☆ انسان کو لاجورد سے تقویت حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ لاجورد بحثی طور پر حاملہ خواتین کیلئے مفید ہے۔

☆ لاجورد تانبے اور کوئلے کی گیس سے تشکیل پذیر ہوتا ہے۔

☆ لاجورد نیلم سے مشابہ ہوتا ہے۔

☆ لاجورد مالخولیا، درد گردہ اور وحشت سے بچاتا ہے۔

☆ لاجورد سے انسان کی عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ لاجورد کی موجودگی سے بے خوابی کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

☆ لاجورد پاس ہو تو جادو کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔

☆ لاجورد کا سرمہ پلکوں کو قائم رکھتا ہے۔

☆ لاجورد کی مالائیں بنائی جاتی ہیں اور زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ قدیم دور میں لاجورد محلات میں بھی سجاوٹ کیلئے نصب کرایا جاتا تھا۔

☆ لاجورد کے استعمال سے مسے اور برص کے داغ ختم ہو جاتے ہیں۔

لاجورد کے سحری خواص:

اکثر قدیم روایتوں میں مرقوم ہے کہ انجیل اور دیگر آسمانی کتابوں میں جس نیلم کا ذکر کیا گیا ہے وہ لاجورد تھا تقریباً تمام دنیا کے روحانی شفا گر روایت پسند افراد لاجورد ضرور پہنتے تھے یہ دونوں پتھر عظیم تر روحانی قوت کے بہاؤ کو انسان کے تابع کر دیتے ہیں اور کائناتی توانائی کو اپنی مرضی کے موافق شفا بخشی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بدھ مت، لاما، بجکشو، قدیم مصری، قدیم چینی بھی اس کو متبرک اور روحانی طاقتوں کا خزانہ مانتے تھے۔ چکر تھراپی میں اسے تیسری آنکھ اور کراؤن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ خوف وہراس ڈپریشن اور فکروں سے نجات دیتا ہے اور دل میں اطمینان اور سکون پیدا کرتا ہے۔ خواب میں ڈرنے والے بچوں کے گلے میں لٹکانے سے خوف دور ہو جاتا ہے اور برے اور ڈراؤنے خواب آنا بند ہو جاتے ہیں۔

لاجورد سے علاج:

ذات الجنب کا علاج:

پھیپھڑوں کے اردگرد ایک کھلا سا تھیلا چڑھا ہوتا ہے۔ تپ دق درسولیوں اور پھیپھڑوں میں خون کی بندش کی بنا پر جھلی کا یہ تھیلا متورم ہو جاتا ہے۔ جس کی تین اقسام ہیں۔

☆ تر سوزش

☆ پیپ دار سوزش

☆ خشک سوزش

ذات الجنب یا پلوری کی اہم ترین علامت چھاتی میں درد ہے۔ درد کی وجہ سے چھاتی میں سانس کی حرکات محدود ہو جاتی ہیں۔ پلوری یک طرفہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور دو طرفہ بھی۔ یک طرفہ میں درد ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ پھیپھڑوں کی جھلیوں میں سوزش پیدا کرنے کے بعد وہاں رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ نیز کھانسی اور سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ جب پھیپھڑوں کی سوزش بڑھ جائے تو اس کے اردگرد پیپ اور پانی جمع ہو جاتا ہے۔ مریض کے جسم میں قوت مدافعت کی مسلسل کمی، زخم اور سوزش اس کا باعث ہوتے ہیں۔ پلوری کی علامات کے ساتھ ساتھ کبھی بخار میں زیادتی، کبھی ٹھنڈے پسینے، کپکپی، بھوک اور وزن میں کمی اور گھبراہٹ کی شکایات لاحق ہو جاتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زرد لاجورد 5 رتی استعمال کریں۔ رات کو زمرد استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

بلور

(CRYSTAL)

بلور ایک عام مگر اہم پتھر ہے۔ اسے انگریزی زبان میں Crystal کہا جاتا ہے۔ عربی میں اسے حجر البلور کہا جاتا ہے۔

اس سے بے شمار اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ عام طور اسے پر دوربینوں میں اور فانوسوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ سفید شفاف اور غیر شفاف دونوں اقسام میں پایا جاتا ہے۔ یہ روشنی کو منعکس کرنے کی دگنی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے اور مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔

یہ خالصتاً سلیکا کا بنا ہوتا ہے۔ ہلکے گلابی، نیلے اور زرد رنگ میں ملتا ہے۔

بلور کی خصوصیات:

☆ بلور کا سفوف آنکھوں کے جالے ختم کرتا ہے۔

☆ جو بچے رات کو دانت کٹکٹاتے ہیں ان کے گلے میں بلور لاکٹ بنا کر پہنایا جائے تو یہ بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

☆ بلور پاس ہو تو انسان دانت درد سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ بلور پاس ہو تو پریشان کن خواب نہیں آتے۔

☆ خواتین اسے سینے پر لٹکائیں تو ان کا دودھ بڑھ جاتا ہے۔

☆ بلور کے برتن بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

☆ بلور صاف کرنا ہو تو بکری کے دودھ میں دھولیں۔

☆ بلور کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

پکھراج

(TOPAZ)

یہ ایک سخت اور خوبصورت پتھر ہے یہ بلور کو کاٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب کہ پکھراج کو کاٹنے کے لئے الماس اور نیلم استعمال کیا جاتا ہے۔

پکھراج کے مختلف زبانوں میں مختلف نام درج ذیل ہیں۔

فارسی: یاقوت ازرق

ہندی: پوشپ راگ

انگلش: TOPAZ

اس کے علاوہ اسے منجو سے Pry physolite, Chrysolite اور Physolite, Pycnite بھی کہا جاتا ہے۔

ماہرین اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔

☆ ایک مشرقی۔

☆ دوسرا مغربی۔

جس پکھراج میں صرف الیومینیا اور باقی سلیکا اور فلورائین مرکب ہوں انہیں مغربی کہتے ہیں۔

سنسکرت کی کتب میں جوہر شناسوں نے اپنے روایتی انداز میں اسے درج ذیل چار اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

برہمن:

سفید پکھراج کو برہمن کہا جاتا ہے۔

کھتری:

سرخی مائل رنگت کا حامل پکھراج کھتری کہلاتا ہے۔

ویش:

زردی مائل سفید پکھراج ویش کہلاتا ہے۔

شودر:

زردی مائل رنگت والا پکھراج شودر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

پکھراج کی پہچان:

اگر پکھراج کو دہکتے کوئلوں پر رکھا جائے تو یہ بالکل نہیں پگھلتا۔ البتہ زیادہ درجہ حرارت میں یہ بے رنگ ہو جاتا ہے اور اس سے بھی زیادہ حرارت پہنچائی جائے تو اس پر ایک بلبلہ نمودار ہو جاتا ہے اور پکھراج ٹوٹ جاتا ہے۔ تیزاب سے یہ نگینہ نیلا ہو جاتا ہے۔

اسے ٹمپر پکڑ دیا جائے تو اس میں بجلی کی قوت پیدا ہو جاتی ہے جو تقریباً چوبیس گھنٹے برقرار رہتی ہے۔

پکھراج کی خصوصیات:

☆ پکھراج ترش ذائقے کا ہوتا ہے جس کا مزاج سرد ہوتا ہے۔

☆ انگوٹھیوں اور زیورات کے علاوہ پکھراج گھڑی اور چشموں میں بھی زینت کیلئے جڑا جاتا ہے۔

☆ جس نے پکھراج پاس رکھا ہوا سے غصہ نہیں آتا اور وہ رنج والم سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

☆ پکھراج جادوئی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ پکھراج پہننے سے حالات سازگار ہو جاتے ہیں۔

زرد رنگ کے پکھراج سے قدر و منزلت ہوتی ہے اور کاروبار ترقی کرتا ہے۔

☆ پکھراج زندگی کی خوشیوں کا ضامن ہے۔

☆ ملاح پکھراج کو اپنے لئے بہت بابرکت خیال کرتے ہیں۔

☆ پکھراج شوہر اور بیوی کے درمیان گرم جوش محبت پیدا کرتا ہے۔ اس کی موجودگی قوت کا باعث ہوتی ہے۔

☆ پکھراج کا تعلق سیارہ عطارد سے ہے۔ یہ نگینہ سفری تاجروں کے لئے خوش بخت ہوتا ہے۔

☆ پکھراج سے حصول ملازمت کے نادر مواقع میسر آتے ہیں۔

☆ پکھراج بادی المزاج افراد کے لئے نہایت موزوں پتھر ہے۔

☆ جن افراد کو مشتری ناموافق ہو ان کے لئے بھی پکھراج مفید ثابت ہوتا ہے۔

☆ طبی طور پر پکھراج جذام، خلفشار خون اور بواسیر کے لئے نافع ہے۔

☆ پکھراج زہر کے اثرات کو بھی زائل کر دیتا ہے۔

☆ پکھراج سے قوت ارادی مضبوط ہو جاتی ہے اور انسان منصف مزاج ہو جاتا ہے۔

☆ پکھراج سے حافظہ بھی بڑھ جاتا ہے اور انسان تندرست رہتا ہے۔

☆ یونانی حکماء لکھتے ہیں کہ پکھراج غم و غصہ کو دور کرتا ہے۔

☆ پکھراج بازو پر باندھنے سے جادو کا اثر نہیں ہوتا۔

☆ پکھراج اس وقت پہننا چاہیے جبکہ مخالف حالات کو سازگار رکھنا مقصود ہو۔

☆ پکھراج سفر و حضر اور شکار میں مثالی ساتھی ہے۔

☆ پکھراج بچوں کیلئے مفید ہے۔

☆ زرد رنگ کا پکھراج پہننا بہتر ہوتا ہے۔

☆ پکھراج کاروبار میں بہتری اور حکام وقت میں عزت و مراتب حاصل کرنے میں مدد

دیتا ہے۔

- ☆ پکھراج کے پہننے سے دولت ملتی ہے۔
- ☆ پکھراج رکھنے والا دنیا میں خوش وخرم زندگی گزارتا ہے۔
- ☆ پکھراج شادی اور محبت میں وفاداری پیدا کرتا ہے۔
- ☆ پکھراج ملاحوں کو پہننا خوش قسمتی لاتا ہے۔

پکھراج کی خامیاں:

- ☆ بو گیا یعنی زرد رنگ کے ساتھ سرخ رنگ کی آمیزش۔
- ☆ ایک ہی نگینے میں دو رنگ ہونا۔

پکھراج میں مندرجہ بالا خامیاں ہوں تو اسے عمدہ نہیں سمجھا جاتا۔

پکھراج ہمیشہ بے داغ اور عمدہ استعمال کرنا چاہیے۔

پکھراج کا رنگ:

یہ پتھر سبزی مائل زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں زرد، سفید، نارنجی، دارچینی، نیلگوں، گلابی، پیازی، زردی مائل سفید، سبزی مائل سفید، پہاڑی سبز، آسمانی نیلا، کرمزی اور سرخ گوشت جیسا ہوتا ہے۔ زرد رنگ کا پکھراج عمدہ اور خوشنما ہوتا ہے اور یہی اس کا اصلی رنگ ہے۔ سنسکرت میں اسے "پیت" کہتے ہیں جس کے معنی زرد کے ہیں۔ یہ رنگ جس قدر گہرا ہوگا اسی قدر قیمت زیادہ ہوتی ہے۔

رنگ ساز گلابی رنگ کے پکھراج کو زرد رنگ کا پکھراج بنا دیتے ہیں۔ حقہ کی چلم یا کسی چھوٹی کٹھالی میں رکھ کر راکھ یا ریت ڈالتے ہیں۔ تھوڑی سی آنچ دینے سے اس کا رنگ زرد سے گلابی ہو جاتا ہے۔ اگر رنگ عمدہ نکلے تو قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کو برازیل کا پکھراج بھی کہتے ہیں۔ سرخ رنگ کا پکھراج کامیاب ہوتا ہے۔ کرمزی رنگ کے اکثر ملتے ہیں۔

بلکہ پکھراج عمدہ اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ سفید پکھراج زیورات اور بازو بند میں استعمال ہوتا ہے۔

پکھراج مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کا رنگ سبزی مائل زرد ہوتا ہے۔ جیسا اس میں سفید، نارنجی، زرد، نیلگوں، پیازی، کرمزی، آسمانی نیلا اور پہاڑی سبز رنگ بھی پائے جاتے ہیں۔

گلابی پکھراج:

یہ پکھراج زرد پکھراج سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے کٹھالی میں رکھ کر اس کے اوپر راکھ یا پھر ریت ڈال دی جاتی ہے۔ پھر اسے ہلکی ہلکی آنچ دی جاتی ہے اور یہ گلابی پکھراج بن جاتا ہے اور نہایت بیش قیمت بن جاتا ہے۔

زرد پکھراج:

یہ پکھراج جو سنسکرت زبان میں پیت کہلاتا ہے نہایت دلفریب ہوتا ہے۔ زرد رنگ اس کا فطری رنگ ہے گہرے زرد رنگ کا پکھراج نہایت قیمتی سمجھا جاتا ہے۔

احمریں پکھراج:

یہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے پکھراج کا سرخ نگینہ بہت ہی نایاب ہوتا ہے۔

کرمزی پکھراج:

پکھراج کی یہ قسم عام دستیاب ہے۔ اور اس کو بطور نگینہ انگوٹھی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پکھراج کی برقی قوت:

اس میں طاقت انعکاس دوچند قلیل المقدار 0.585 درجہ ہے اسے حرارت پہنچانے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے جو تقریباً چوبیس گھنٹے رہ سکتی ہے۔

پکھراج کے کیمیاوی مرکبات:

اس میں 58.38 حصہ ایلومینا، 34.1 حصہ سیلیکا اور 61 حصہ فلورائیڈ وغیرہ
ہیں۔ اگر اسے کوئلہ پر رکھ کر پھکنی کے ذریعہ آنچ دی جائے تو بھی پگھلتا نہیں۔ سوہاگہ کے ساتھ
اگر اسے گرمی پہنچائی جائے تو بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر اسے تیز گرمی دی جائے تو
اس پر بلبلے نمودار ہو جاتے ہیں جو فوراً ٹوٹ جاتے ہیں۔ زرد رنگ پکھراج گرمی سے بے رنگ
ہو جاتے ہیں۔ زرد گلابی یا گومیدک جیسے سرخ ہو جاتے ہیں۔ تیزاب کوبالٹ سے یہ نیلے رنگ
کا ہو جاتا ہے۔

پکھراج کے عیب

مشرقی جوہری اس کے دس عیب بیان کرتے ہیں جو یاقوت کے ہیں ان کے علاوہ
دو عیب اور بیان کئے جاتے ہیں۔

یوگیا:

یعنی زرد کے ساتھ سرخ رنگ ہونا۔

دورنگی:

یعنی ایک جگہ زرد رنگ اور دوسرے حصہ میں کوئی اور رنگ ہونا۔
پکھراج زیادہ تر گھڑیوں، عینکوں وغیرہ اور چھوٹی چیزوں میں جڑا جاتا ہے۔ انگشتریوں
میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے نگینہ کا خانہ الماس کی نسبت ذرا بڑا ہونا چاہیے۔

پکھراج کے سحری خواص:

یہ عطارد کا پتھر ہے۔ ان لوگوں کو ان کاموں میں کامیابی دیتا ہے جو سفر کرنے والے
ہوں یا سفر یا ملازمت کی کوشش میں کامیابی کے خواہاں ہوں۔ بلوغت کے زمانہ میں اس کا

[illegible] زیادہ ذہنی قوت دیتا ہے۔ وہ لوگ جن کا مزاج بادی ہو یا جن کو مشتری ناقص ہو اس کا
[illegible] ہوتا ہے۔

پکھراج کے طبی خواص:

پکھراج میں طبی نقطہ نگاہ سے شفا بخشی کی اعلیٰ قوت ہے اور یہ بہت سی بیماریوں کا علاج
[illegible] کے بے شمار طبی خواص ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

امراض معدہ اور پیٹ:

پکھراج پیٹ معدہ اور آنتوں کی بیماریوں میں مفید ہے۔ دست، پیچش اور اسہال میں
[illegible] پہنچاتا ہے۔

امراض خبیثہ:

یہ پتھر آتشک و جذام جیسے موذی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ حرارت عزیزی میں
[illegible] کرتا ہے۔

امراض جلد:

یہ جلد کے تمام امراض خارش، چھپاکی، بغل گند اور گنج وغیرہ کو دور کرتا اور ان خرابیوں
[illegible] ٹھیک کرتا ہے۔

امراض دوران خون:

اس پتھر کو دوران خون کی تمام بیماریوں میں مفید پایا گیا ہے اور یہ ان امراض کو ختم کرتا
ہے۔

امراض قلب:

پکھراج دل کی تمام بیماریوں کیلئے دوا کا کام کرتا ہے اور اس کے استعمال سے انسان

دل کے امراض سے بچا رہتا ہے۔

برص کے داغ:

پکھراج سے پھلبہری کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ برص کے اثرات اور داغ [illegible]
کرتا ہے۔

سرطان یا کینسر:

یہ پتھر سرطان یا خون کے کینسر میں دوا کے طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔

بواسیر خونی وبادی:

پکھراج ہر قسم کی بواسیر (خونی وبادی) کو ختم کرتا ہے، زہریلے اثرات کو ختم کرتا ہے۔

امراض مثانہ:

یہ پتھر مثانہ کے امراض میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ خاص طور پر مثانے کی پتھری
ریزہ ریزہ کر دیتا ہے اور پیشاب کے ذریعے خارج کر دیتا ہے۔ پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے
کیونکہ طبی لحاظ سے اس کا مزاج ٹھنڈا ہے۔

پکھراج کے منفی اثرات ونقصانات:

پکھراج کی بعض اقسام ایسی بھی ہیں جن کے منفی اثرات سے انسان کو نقصان پہنچنے کا
احتمال رہتا ہے۔ اس کے چند منفی اثرات درج ذیل ہیں۔

متضرر دماغ:

زرد رنگ کا پکھراج جس میں سرخ رنگ واضح ہوتا ہے، انسانی ذہن میں خرابی پیدا کر
دیتا ہے۔ یہ انسان میں دیوانگی اور پاگل پن پیدا کر دیتا ہے۔

نظام ہضم کی خرابی:

سرخی مائل یا کتھئی رنگ والا پکھراج انسانی معدہ اور نظام ہضم میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

اعصابی امراض:

دو متضاد رنگوں والے پکھراج کے استعمال سے انسان اعصابی امراض کا شکار ہو جاتا
ہے۔ چنانچہ ان اقسام کے پکھراج کے استعمال سے لازمی گریز کرنا چاہیے۔

پکھراج کے مقامات دستیابی:

یہ زیادہ تر آسٹریلیا، برازیل، چین، سائبیریا، نائجیریا، اسپین، ہندوستان، افریقہ،
ایران، روس اور سری لنکا میں پایا جاتا ہے۔

پکھراج کا تعلق برج سنبلہ اور جوزا سے ہے، جن پر حکمران سیارہ عطارد ہے، چنانچہ
برج جوزا اور سنبلہ سے تعلق رکھنے والے افراد کا لکی اسٹون یا سعد پتھر ہے۔ جبکہ ماہ ستمبر میں پیدا
ہونے والے افراد کا یہ برتھ اسٹون ہے۔ جن لوگوں کا لکی نمبر 5 یا 6 ہے ان کیلئے پکھراج موافق
رہتا ہے۔

پکھراج سے علاج:

اکڑن کا علاج:

اس میں پٹھوں میں درد کے ساتھ اکڑن ہوتی ہے۔ ماہواری کا درد اور پیٹ درد اس کا
مظہر ہے نیز پیراکوں اور لکھنے لکھانے والوں کو بھی عضلات میں اکڑن کی شکایت پیدا ہو جاتی
ہے۔ ٹانگ کے کسی عضلہ کی عارضی خرابی کی بنا پر ٹانگ میں اکڑن ہو سکتی ہے۔ مالش سے عارضی
طور پر فائدہ ہو سکتا ہے۔ فوڈ الرجی اور فوڈ پوائزننگ، اپنڈے سائٹس اور انتڑیوں کی رکاوٹ سے
بدن میں اکڑن رونما ہو سکتی ہے۔ کثرت سے پسینہ آنا بھی اکڑن کا باعث ہو سکتا ہے بعض مخصوص
پیشے بھی اکڑن کا موجب بنتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ پکھراج چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

در نجف

یہ شوخ سبز رنگ کا پتھر ہوتا ہے جس سے دلکش نگینے تراشے جاتے ہیں۔ سمندر

زمین اور نجف اشرف میں یہ عام ملتا ہے۔

نام:

چونکہ یہ عراق کے شہر نجف اشرف میں پایا جاتا ہے اس لیے اس کا نام در نجف

نجف مشہور ہے۔

در نجف کی خصوصی فضیلت:

در نجف حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ کے طور پر ملا تھا

حضرت علی المرتضیٰ ؓ اسے بابرکت سمجھتے تھے۔ در نجف کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ کوئی اور پتھر

جیسا نہیں ہو سکتا۔

در نجف کی اقسام:

بحری در نجف:

یہ در نجف بلور جیسی چمک والا ہے۔

بری در نجف:

یہ در نجف کم چمکدار ہوتا ہے۔

در نجف کی ماہیت:

در نجف سفید رنگ کا بلور کی طرح چمک دار پتھر ہے اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو وافر مقدار

میں پیدا کیا ہے تاکہ ہر خاص و عام اس مقدس و متبرک پتھر کے فوائد سے بہرہ ور ہو سکے اور اس

کے خواص سے فائدہ اٹھا سکے۔

در نجف کے فوائد و خواص:

☆ یہ واحد پتھر ہے جو ہر انسان کیلئے فائدہ مند اور ہر انسان اسے کسی اندیشے کے بغیر پہن یا استعمال کر سکتا ہے۔

☆ مرض آشوب چشم میں در نجف بہت مفید و موثر ہے۔

☆ در نجف کے استعمال سے انسان کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

☆ در نجف کا استعمال انسان کیلئے باعث خیر و برکت ہے۔

☆ در نجف کے استعمال سے انسان کی دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

☆ در نجف دافع بلیات و آفات ہے اس کے استعمال سے انسان پر سے تمام آفات اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

در نجف کے متعلق حضرت امام جعفر صادق ؒ سے روایت ہے کہ آپ ؒ نے جب مفضل بن عمر کے ہاتھ میں اس مقدس پتھر سے مزین انگوٹھی دیکھی تو آپ ؒ نے مفضل بن عمر سے فرمایا: "اے مفضل! یہ پتھر آشوب چشم (آنکھیں دکھنا) میں ہر مسلمان عورت اور مرد کیلئے فائدہ مند ہے۔"

سردی سے بچنے کا علاج:

یہ ایک بہت عام انفیکشن ہے۔ اس کے بے شمار طبی نام ہیں۔ مثلاً کوریزا، تنفسی سوزش اور نزلہ زکام وغیرہ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ در نجف 7 تا 9 رتی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

عقیق

(AGATE)

سفید، سرخ، زرد، بھورے اور چمکیلے بلور عقیق کو Cornelian اور Agate بھی کہا جاتا ہے۔

سنسکرت میں اسے بلیک کہا جاتا ہے۔ عقیق بہت مشہور پتھر ہے اور کثرت سے استعمال ہوتا ہے عقیق درجہ ذیل اقسام رکھتا ہے۔

ریشمی عقیق:

اس کے مختلف حصوں میں مختلف رنگ ہوتا ہے۔

سلیمانی عقیق:

اس کے طبقات کے رنگ شوخ ہوتے ہیں۔

ڈوری دار عقیق:

اس کی دھاریوں میں قوس وقزح کی طرح مختلف رنگ ہوتے ہیں۔

ربن عقیق:

اس کے تمام حصے متوازی قطاروں میں ہوتے ہیں۔

ایے تھسٹ:

یہ ایک مرکب عقیق ہوتا ہے۔

نباتاتی عقیق:

یہ بھورا اور زرد عقیق ہوتا ہے۔

سرخ جگری عقیق:

اس کا مرکز گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

شفاف عقیق:

یہ آئینے کی طرح شفاف عقیق ہوتا ہے۔

صقاق:

یہ غیر شفاف عقیق ہوتا ہے۔

ابلقی عقیق:

یہ سیاہ اور سفید رنگ کا مرکب ہوتا ہے۔

جوزین عقیق:

اس کی تہیں ابرق کی مانند ہوتی ہیں۔

عقیق الشجر:

اس میں درخت یا پہاڑی جیسی شکل ہوتی ہے۔

عقیق سلیمانی:

اس میں گول نشانات ہوتے ہے۔

اناناس عقیق:

سبز عقیق اناناس کہلاتا ہے۔

کوری عقیق:

یمن میں عام طور پر پایا جانے والا عقیق یمنی عقیق کہلاتا ہے۔ فارئی فلکیش، سارڈ آنکس اور پلاسما عقیق بھی کافی مشہور ہیں۔ ان میں اول الذکر میں ایک عمارت کی شبیہ نظر آتی

ہے۔

شجری عقیق:

جس میں درخت جیسی شاخیں نظر آتی ہیں۔

عقیق کو مصنوعی رنگ میں بھی رنگا جاسکتا ہے۔ یہ ایک سخت پتھر ہوتا ہے۔ جو سفید، زرد، دودھیا، یجی اور بھورے رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ عقیق ذائقے میں پھیکا اور سرد خشک مزاج کا ہوتا ہے۔

عقیق کی خصوصیات:

☆ عقیق کو پہننے والا غیض وغضب اور غصہ کا شکار نہیں ہوتا۔

☆ عقیق سے صحت وتندرستی حاصل ہوتی ہے۔ صوفیاء اور درویش اس کی مالائیں اور انگوٹھیاں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

☆ عقیق آفتابی شعاعیں جذب کرکے انسان کے بدن کو منتقل کردیتا ہے۔

☆ عقیق قوت اور وقار کی علامت ہے۔

☆ عقیق کا سرمہ اور منجن مفید ہوتا ہے۔

☆ عقیق کے دانوں کی تسبیح بھی بنائی جاتی ہے۔

☆ عقیق آتشی اور صفراوی مزاج کے افراد کے لئے موزوں ہے۔

☆ عقیق کو جواہرات اور پتھروں میں ایک خاص فضیلت حاصل ہے۔

☆ عقیق کئی امراض کے لئے مفید ہے۔

☆ عقیق پر عبارت بھی کندہ کرائی جاسکتی ہے۔

☆ کنواروں کا رشتہ جلد طے پاجاتا ہے۔

☆ عقیق پاگل پن اور جنونی کیفیات سے بچاتا ہے۔

عقیق انجماد خون سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ عقیق امراض قلب میں مفید ہے۔

☆ ہر قسم کی پتھری اور تلی کے امراض میں بھی عقیق اچھے اثرات پیدا کرتا ہے۔

☆ عقیق کا سرمہ آنکھوں کے امراض کیلئے مفید مانا جاتا ہے۔

☆ عقیق کے پاؤڈر کو دانتوں پر ملنے سے بہت جلد پائریا اور دانتوں کے دیگر امراض سے نجات ملتی ہے۔

☆ مکڑی، بچھو اور زہریلے کیڑوں کے کاٹنے کی صورت میں عقیق کا پاؤڈر ملنا زہر کو پھیلنے سے روک دیتا ہے۔

عقیق کی ماہیت:

عقیق کے رنگوں کی چمک بلوریں، رنگ بھورا، زرد، سفید، سرخ اور سیاہ ہوتا ہے۔ دھاریاں یا تو ایک سرے کے متوازی ہوتی ہیں یا سب ہم مرکز ہوتی ہیں اور اس کے رنگ داغ اور دھبوں کی طرح بکھرے ہوتے ہیں۔

عقیق کی صلابت اور کیمیائی عمل:

اس میں سختی 8.7 درجہ کی ہے طاقت انعکاس دوچند ہے۔ گھسنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اس کو خوبصورتی کیلئے مصنوعی رنگ بھی دیا جاسکتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ عقیق کو سلور نائٹریٹ میں بھگو کر شعاع آفتاب میں رکھیں تو عمدہ رنگ آجاتا ہے۔ اگر ایک رات تیزاب وسوہاگہ میں رکھیں تو یہی مصنوعی رنگ اتر جائے گا۔ اگر اس کی سرخ اقسام کو رنگنا ہو تو پہلے ان کو پروٹو سلفیٹ آف آئرن میں ڈال کر خوب جوش دیتے ہیں۔ پھر انہیں خوب گرمی پہنچاتے ہیں۔ نہایت ہی شوخ رنگ کے سرخ طبقے نکل آتے ہیں۔ بے رنگ نگوں کو پہلے روغن میں جوش دیں پھر تیزاب گندھک میں جوش دیں تو روغن اس کے سوراخدار طبقوں میں جذب ہو جاتا ہے اور اس

☆ عقیق جریان خون روکتا ہے۔

☆ عقیق دانتوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے۔

☆ عقیق سحر اور شر دشمن سے محفوظ رکھتا ہے۔

درجہ دوئم (Semi precious) کا پتھر ہے بے شمار رنگوں اور اقسام میں پایا جاتا ہے یہ بھی تمام مذاہب و اقوام میں متبرک مانا جاتا ہے یہ وہ پتھر ہے جو سورج سے آنے والی الٹراوائلٹ شعاعوں کو جذب اور نیوٹرل کر کے جسم میں داخل کرتا ہے جس کی وجہ سے تمام بیماریوں کے خلاف مدافعت پیدا ہوتی ہے اور سورج کی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ بھورا، زرد، سرخ اور عقیق یمنی چھوٹے سائز کے پتھر نہایت معقول قیمت میں مل جاتے ہیں۔

عقیق کئی قسم اور کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ سرخ، زرد، سفید، سیاہ، ابلق شجری علاوہ ازیں کم رنگ و خوش رنگ و جزع سلیمانی بھی اس کی اقسام ہیں لیکن سب سے بہتر سرخ رنگ و شفاف قسم عقیق جس کو یمنی کہتے ہیں ہوتا ہے اس کے بعد دوسرا درجہ زرد کو حاصل ہے اور پھر دوسری اقسام کو۔ مزاج اس کا سرد خشک اور فوائد بے شمار ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگشتری ہو اس کے پہننے والے کو تنگدستی نہیں ہوگا، اس کی کوئی حاجت نہیں اٹکتی۔ شر دشمن اور طور پریشانی، سفر سے محفوظ رہتا ہے۔ روزی فراخ ہوتی ہے۔ جابر حاکم سے امن میں رہتا ہے۔

جس ہاتھ میں عقیق ہو وہ درہم و دینار سے خالی نہیں رہتا۔ ارسطاطالیس لکھتا ہے کہ جو شخص عقیق ہمراہ ایک رتی مشک و قدرے کافور اور روغن زیتون باہم پگھلا کر اپنے بدن، دونوں ابرو اور منہ پر ملے لوگوں کی نظر میں قدر و منزلت حاصل کرے گا۔ جن لوگوں کا ستارہ شمس یا مریخ ہے ان کیلئے عقیق بہت ضروری ہے اس کی تاثیر کواکب کی نحوست سے امن میں رکھتی ہے۔ سفوف عقیق دانتوں کی مضبوطی کیلئے ضروری ہے۔ تلی اور جگر کے سدہ کو کھولتا ہے۔ زخموں پر چھڑکنے سے جریان خون اور پینے سے ریگ مثانہ و خفقان کو ختم کرتا ہے۔

اسے بطور سرمہ آنکھوں میں لگانا درد کیلئے مفید ہے اگر سرخ پتھر عقیق پر آدمی کی صورت اور اس کے ارد گرد ب، ت، ل، ط، غ، س، ل، ی، خ حروف کندہ کرائے جائیں اور اس کو اپنے پاس رکھا جائے تو ہر قسم کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

عقیق ایک معروف پتھر ہے اور اس کا معدن یمن ہے۔ یہ دریائے روم کے کنارے بھی ملتا ہے مگر بہتر قسم اس کی عقیق یمنی ہے جو صاف اور شفاف ہے۔ فرق یہ ہے کہ یمنی عقیق غیر یمنی کی نسبت سخت ہوتا ہے۔ جب عقیق کان سے نکلتا ہے تو کم رنگ ہوتا ہے۔ اس کے صاف و شفاف ٹکڑوں کو چھانٹ کر پکایا جاتا ہے جس سے یہ رنگین ہوتا ہے۔ اس کے پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بڑی دیگ لے کر نصف تک پانی بھر کر اوپر گلے تک لکڑیاں رکھتے ہیں اور عقیق کے ٹکڑوں کو ان لکڑیوں سے چنتے ہیں دیگ کے منہ کو مضبوطی سے بند کر کے ہلکی اور نرم آنچ پر رکھتے ہیں اس طرح گرم بخارات ان ٹکڑوں پر پہنچتے ہیں اور رنگین کر دیتے ہیں۔ آج کل نئے طرز کی بھٹیوں میں ان کے رنگوں کی تبدیلی کا عمل کیا جاتا ہے۔ کم آنچ میں عقیق کے ٹکڑے رنگین ہو جاتے ہیں اس معین مقدار کے بعد ان ٹکڑوں کو نکال کر تراشا جاتا ہے اور حسب خواہش رنگ کیا جاتا ہے۔ جو ٹکڑے ان میں بہتر رنگین صاف و شفاف اور براق اور یک رنگ ہوتے ہیں وہ بہت عمدہ ہیں اور یہی دواؤں اور انگوٹھیوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

قسم اول پتھر بہت سرخ اور صاف شفاف ہیں اس کے بعد زرد اور جن پتھروں میں کوئی شکل یا شبیہ پہاڑ، درخت وغیرہ کی ہوتی ہے ان کو شجری کہتے ہیں۔ جو پتھر دو طبقات کا ہوتا ہے۔ یعنی ہر طبقہ کا رنگ مختلف ہو اس کو جزع کہتے ہیں مگر سنگ تراش اکثر پتھر جزع اس طرح تراشتے ہیں کہ اس کے رنگین طبقے اوپر رہتے ہیں تا کہ پتھر رنگین اور خوشنما ہو اور جس جزع کو عرض سے کاٹتے ہیں اس کے رنگین سطح پر مدور یا غیر مدور ہوں اس کو سنگ سلیمانی کہتے ہیں اور فارسی میں اس کو بابا غوری کہتے ہیں یہ نوع اکثر سخت تر ہوتی ہے اور اکثر سنگ مہرہ اسی نوع کا بناتے ہیں طبیعت اس کی دوسرے درجے میں سرد اور خشک ہے۔

لوح عقیق احمر:

یہ دس مثقال کی ہوتی ہے اور اس پر یہ آیت " وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ " اور اعداد (۷۷۷) کندہ کئے جاتے ہیں جس سے غم کے وار اور شر سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔

اس لوح کی تاثیر سے زہر کا اثر نہیں ہوتا۔ دشمنوں پر غالب اور فتح مند رہنے کیلئے اس لوح کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ آتشی اور صفراوی مزاج والوں کو اور جن کا مرخ ناقص ہو ان کے لئے بھی اس کو پاس رکھنا مفید ہے۔

حجر الدم (لہو رنگ پتھر)

یہ پتھر بھی عقیق کے خاندان کا رکن ہے۔ اسے Blood Stone بھی کہا جاتا ہے۔ اسے عام طور پر انگوٹھیوں میں لگوایا جاتا ہے۔ اس میں سے سورج گرہن کا نظارہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ انسان میں حوصلہ اور تقویت پیدا کرتا ہے اور اسے کئی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

عقیق کی ایک قسم (بھیکیم):

عقیق کی ایک قسم ہے جو سفید ہوتا ہے اور برف کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ اسے برتنوں کے ساتھ خوبصورتی کے لئے جوڑا جاتا ہے۔ اسے گھما کر دیکھا جائے تو اس میں مختلف اشکال نظر آتی ہیں۔ یہ سفیدی مائل براؤن، زردی مائل سفید اور زردی مائل براؤن ہوتا ہے۔ اس کا تعلق قمر سے ہے۔ اس سے قوت وجدان نمو پاتی ہے۔

سنگ موچہ:

یہ بھیکیم ہی کی ایک اور قسم ہے اور گنج بھی کہلاتا ہے جو موچہ کے مقام پر کثرت سے پایا گیا لہٰذا اسی نام سے منسوب ہو گیا۔

عقیق سے علاج:

مثانے کی تکالیف کا علاج:

مثانہ ہموار عضلات اور جھلی پر مشتمل ایک ستارہ نما عضو ہے جو کہ پیڑو کے درمیان میں سامنے کی طرف واقع ہوتا ہے۔ یہ پیشاب کو ذخیرہ کرنے کے کام آتا ہے جہاں سے یہ پیشاب کی نلی کے راستے خارج ہوتا رہتا ہے۔ مثانے کی تکالیف کا اظہار مندرجہ ذیل صورتوں میں ہو سکتا ہے۔

- ☆ پیشاب کا کم یا زیادہ اخراج۔
- ☆ پیشاب کے اخراج میں تکلیف۔

پیشاب کا زیادہ اخراج ذیابیطس کی نشاندہی کرتا ہے جب کہ کم اخراج گردے کی تکلیف کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر پیشاب درد کے ساتھ آ رہا ہو تو اس کی وجہ سے مثانے کی پتھری یا پراسٹیٹ گلینڈ کا بڑھنا ہو سکتی ہے۔ بار بار پیشاب آنا ذہنی اضطراب کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ پیشاب کو آرام سے باقاعدگی سے اور بلا درد خارج ہونا چاہیے۔ غیر معمولی صورت حال میں ماہرانہ طبی رائے حاصل کرنی چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ عقیق اور سفید مرجان 9 رتی استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بواسیر کا علاج:

ہمارے نظام ہضم کو درست رکھنے کے لئے قدرت نے ہمارے معدے کی ساتھ چھ آنتیں لگا دی ہیں۔ معدہ غذا کا دو تہائی حصہ خود ہضم کر لیتا ہے۔ بقایا غذا سے مفید جوہر آنتوں کی مدد سے علیحدہ کئے جاتے ہیں جو کہ جزو بدن بنتے ہیں۔ تمام آنتوں کی نالی ستائیس فٹ لمبی ہوتی ہے۔ اس نالی کے آخری حصے کو معائے مستقیم اور مقعد کہا جاتا ہے۔ یہاں سے غذا کا فضلہ خارج

ہوتا ہے۔ خشک غذا کھانا، گرم سرد یا سرد خشک ملکوں میں رہائش رکھنا، پیشاب اور پسینہ کا زیادہ خارج ہونا، زیادہ بیٹھنا اور دماغی سوچ بچار سے ہماری آخری آنت کا پانی خشک ہو جاتا ہے جو کہ بواسیر کا باعث ہوتا ہے۔ اکثر بواسیر کی شکایت موروثی ہوتی ہے۔ موسمی پھلوں اور سبزیوں کا استعمال نہ کرنا اور دال، گوشت کا زیادہ استعمال کرنا بھی بواسیر کے پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ آخری آنت میں اٹھارہ انچ لمبی وریدیں ہوتی ہیں۔ یہ وریدیں خون کو دل کی طرف واپس بھیجتی رہتی ہیں۔ ان کے سہارے کے لئے عضلات بھی کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ عموماً خون سے پھولی رہتی ہیں۔ جب کسی وجہ سے اس آنت پر دباؤ اور خراش رہنے لگتی ہے تو یہ اپنا خون پاخانہ کے راستے نچوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ بواسیر کے مریضوں کو صبح و شام ہلکی پھلکی ورزش اور روزانہ تین چار کلومیٹر پیدل چلنا چاہیے۔ چٹ پٹے کھانے، بھنے ہوئے گوشت، کڑاہی تکہ اور مشینوں کی تیار کردہ خشک غذائیں بواسیر میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ کرم کلہ، پالک مولی، میتھی، سرسوں، خرفہ، باتھو اور چولائی کا ساگ بکثرت استعمال کرنا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عقیق 5 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

آبلے کا علاج:

یہ پھوڑے بخاروں، جلنے، کیمیکلز اور تیزاب وغیرہ سے بن جاتے ہیں۔ یہ دراصل جلد کے نیچے مواد کا محدود اکٹھا ہوتا ہے۔ دردانگیز آبلوں کو صاف سوئی چبھو کر ٹھیک کیا جا سکتا ہے اور اس کے بعد آئیوڈین لگا دی جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عقیق چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

لہسنیا

(CAT'S EYE)

یہ سفید دھاری والا جوہر ہوتا ہے جو بلی کی آنکھ جیسا نظر آتا ہے۔ اسی لئے اسے اہل عرب عین الہر یرہ کہتے ہیں۔ اس کی دھاری روشنی میں جگمگاتی ہے۔ اس کی روشن شعاعیں جب ہراتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں تو کئی لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس میں شاید کوئی جن وغیرہ مقید ہے۔ یہ کہ خیال باطل ہے۔

لہسنیا کے مختلف نام ہیں اسے فارسی میں گربہ چشم اور انگریزی میں Cat's Eye کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے چانو، چی گان، ویدریا اور کینوزن بھی کہا جاتا ہے۔

لہسنیا کئی رنگوں کا ہوتا ہے۔ مگر اس کی دھاری ہمیشہ سفید ہوتی ہے۔ یہ زرد بھورا، سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

جوہر شناس کہتے ہیں:

''یہ کارنیلین کی ایک قسم ہے انگریزی میں اسے کیٹس آئی (CAT'S EYE) اور عربی میں 'عین الہریرۃ' کہتے ہیں، دونوں کے معنی بلی کی آنکھ کے ہیں۔ اس کی سطح کی ہیئت بلی کی آنکھ جیسی ہوتی ہے۔ اس میں ایک خاص صفت یہ ہوتی ہے کہ اس اندر بڑی درخشانی ہوتی ہے۔ جس کو ہوت اور انگریزی میں لہسنیا کہتے ہیں۔ لہسنیا کا رنگ خواہ کچھ بھی ہو اس کی دھاری ہمیشہ سفید ہوتی ہے۔ بہت کم دفعہ رنگین ہوتی ہے۔ جب اس دھاری کو سورج کے سامنے رکھیں تو بہت چمکیلی دکھائی دیتی ہے۔ یہ جواہر اپنی خوشنمائی کے باعث بہت مقبول ہوتا ہے۔ اس کا سرخ رنگ اور لہراتی ہوئی چمکیلی دھاری نہایت دلکش معلوم ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ایک بیقرار جن اس میں مقید ہے۔ اس بنا پر لوگوں میں یہ وہم ہے کہ لہسنیا میں جنات رہتے ہیں۔ بعض کتب میں اسے عقیق کی ایک قسم بیان کیا گیا ہے جو غلط ہے''۔

سرخ اور سیاہ جوہر کو سلیمانی اور سبز اور زرد رنگ کے جوہر کو مس الحریرہ کہا جاتا ہے۔
ہندو جوہر شناس اسے درج ذیل اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

کنک کھیت:

یہ بلی کی آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے۔

دھوم کھیت:

یہ دودی (دھواں نما) رنگ کا ہوتا ہے۔

شیام کھیت:

یہ سیاہ رنگ کا لہسنیا ہوتا ہے۔

گیہو کھیت:

یہ زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

باڑیا:

جس میں دھاری موجود نہ ہو اسے باڑیا کہتے ہیں۔ ان میں سبز اور زیتونی رنگ کے جواہر اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔

لہسنیا کی خصوصیات:

☆ لہسنیا کا سرمہ آنکھوں کے لئے اور منجن دانتوں کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔
☆ لہسنیا کے کشتہ سے زخموں کو بھرا جاتا ہے اس طرح وہ بہت جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔
☆ اگر لہسنیا کا ایک دانہ حاملہ خاتون کے بالوں سے باندھ دیا جائے تو اسے زچگی کے درد سے نجات مل جاتی ہے۔
☆ اگر لہسنیا بچوں کے گلوں میں پہنایا جائے تو وہ آسیب اور ڈراؤنے خوابوں اور جادو

محفوظ ہو جاتے ہیں۔
☆ سفید رنگ کا لہسنیا مفید ثابت ہوتا ہے بادی وبلغمی مزاج کے افراد کے لئے اور زہرہ بسواتی ہو تو اس کا پہننا مفید ثابت ہوتا ہے۔
☆ اگر شادی شدہ خاتون لہسنیا دودھ میں دھو کر پی لے تو وہ حاملہ ہونے سے محفوظ رہتی

☆ لہسنیا آفات و آلام میں انسان کو نقصان سے بچاتا ہے۔
☆ لہسنیا [illegible] بھارت کے کئی شہروں، برازیل اور امریکہ وغیرہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

لہسنیا کی صلابت وقوت برقی:

اس میں سختی 8.5 درجہ ہے اور طاقت انعکاس دو چند ہے۔ اسے ملنے سے قوت برقی پیدا ہوتی ہے۔ مگر [illegible] ہے۔ تیزاب کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

لہسنیا کے کیمیائی مرکبات:

اس میں 80 حصہ الیومینیا، 20 حصہ گلوسینا مرکبات ہیں۔ اس کا رنگ پروٹو آکسائیڈ آئرن کے باعث ہوتا ہے۔ یونانی حکماء لکھتے ہیں کہ اگر اسے مٹی کے برتن میں ڈال کر عقیق کی طرح آگ دیں تو یہ چمکیلا ہو جاتا ہے۔

لہسنیا کی پہچان:

یہ ایک سخت جوہر ہوتا ہے۔ اس کو رگڑا جائے تو بجلی کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اس پر تیزاب بے اثر ثابت ہوتا ہے۔

لہسنیا کے طبی افعال:

☆ لہسنیا مفرح القلوب ہے۔

☆ اگر لہسنیا کا سرمہ بنا کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو آنکھوں کی کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

☆ اس کے کشتہ کو زخم پر لگایا جائے تو شفا دیتا ہے۔

بلغمی امراض:

لہسنیا انسان کو بلغمی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

خناق:

لہسنیا خناق کے مرض کو دور کرتا ہے۔

ضعف دانت:

لہسنیا دانتوں کیلئے بطور منجن پیس کر استعمال کیا جاتا ہے جس سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

امراض چشم:

لہسنیا سرمہ بنا کر استعمال کرنے سے تمام امراض چشم میں فائدہ دیتا ہے۔

ضعف اعصاب:

اس پتھر کے استعمال سے اعصاب کی کمزوری دور ہوتی ہے اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔

تشنج و اینٹھن:

لہسنیا کے استعمال سے اعضاء میں اینٹھن اور تشنج کی کیفیت دور ہوتی ہے۔

فالج و رعشہ:

لہسنیا رعشہ اور فالج میں مفید ہے۔

لہسنیا کے سحری خواص:

☆ اگر لہسنیا عورت کے بالوں سے باندھا جائے تو اسے دردزہ سے آرام ملتا ہے۔

☆ اگر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے تو بلغم، جادو، جن، بھوت اور آسیب سے بچاتا ہے۔

☆ لہسنیا کے پہننے سے برا خواب نہیں آتا اور خواب میں چونک اٹھنا دور ہو جاتا ہے۔

☆ لہسنیا سفید رنگ کا بہتر رہتا ہے۔

☆ قدر و منزلت و عزت اور عشق و محبت میں ہردلعزیزی اور کامیابی لاتا ہے۔

☆ جس شخص کا مزاج بادی، بلغمی ہو یا جس کو زہرہ ناقص پڑتا ہو اس کے پاس رکھنے سے نقص تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔

تحفظ جان:

لہسنیا انسان کو دشمن سے محفوظ رکھتا ہے اور دشمن کو زیر کرتا ہے۔

بدروح سے تحفظ:

لہسنیا انسان کو بدروحوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

نظر بد و ٹونا:

لہسنیا کا استعمال انسان کو جادو ٹونا اور نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے۔

دافع بلیات:

لہسنیا پتھر کے اثرات سے انسان آفات، مصائب اور بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

رومانس میں کامیابی:

لہسنیا کے استعمال سے محبت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

مالی نقصان:

لہسنیا کو استعمال کرنے والا مالی نقصان سے بچا رہتا ہے۔

بُرے خواب:

لہسنیا کو استعمال کرنے سے بُرے خواب نہیں آتے۔

فتح وکامیابی:

لہسنیا کے استعمال سے میدان جنگ میں فتح حاصل ہوتی ہے۔

لہسنیا کے نقائص

☆ اگر لہسنیا میں درجہ ذیل عیوب ہوں تو اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔

☆ اگر اس میں پھوٹ کا نشان ہو تو یہ نامناسب ہوتا ہے۔

☆ اگر اس کی سطح پر ان گنت دھاریاں ہوں تو بھی یہ عمدہ نہیں سمجھا جاتا۔

☆ اگر یہ کہیں سے سیاہ ہو یا اس میں سوراخ ہو تو بھی ناقص ہوتا ہے۔ ان نقائص کو چیر، چادر اور گدر کہا جاتا ہے۔

یہ پتھر بلی کی آنکھوں کی طرح بلوری اور چمکدار ہوتا ہے یہ مختلف رنگوں میں جاتا ہے اور اس کے ہر رنگ میں گلابی یا پیلا رنگ واضح جھلکتا ہے اور اس کی اقسام رنگوں کے لحاظ سے مختلف ہیں یہ پتھر کسی بھی رنگ میں ہو لیکن اس پر ڈورے کی مانند ایک سفید دھاری ضرور ہوتی ہے جو سورج کی روشنی میں بہت چمکدار دکھائی دیتی ہے اور لہرائی ہوئی نظر آتی ہے پتھر ساز اور جوہری اس سفید دھاری کو سوت کہتے ہیں۔

☆ اس پتھر کو عربی زبان میں عین الہریرہ کہا گیا ہے۔

☆ لہسنیا کو فارسی زبان میں گربہ چشم کہتے ہیں۔

☆ سنسکرت زبان میں اس کا نام لیونزن ہے۔

☆ انگریزی زبان میں اسے Cat's Eye کا نام دیا گیا ہے۔

لہسنیا کے دستیابی مقامات:

لہسنیا زیادہ تر امریکہ، بھارت اور برازیل میں پایا جاتا ہے لیکن اس پتھر کو یہودی واسرائیلی باشندے سب قوموں سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

لہسنیا سے علاج:

پھوڑے پھنسیاں کا علاج:

گرمی کے موسم میں بچوں اور بڑوں کو اکثر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ جن لوگوں کا جگر خراب ہو یا ان میں لحمیات اور فولاد کی کمی ہو، انہیں ہر موسم میں پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں۔ عام پھوڑا پھنسی زیادہ خطرناک نہیں ہوتی اور اس میں ایک ہی دانہ ہوتا ہے لیکن جب ایک سے زیادہ پھوڑے پھنسیاں ایک دوسرے کے بالکل قریب قریب تشکیل پائیں تو یہ خطرناک صورت حال ہوتی ہے۔ ذیابیطس اور گردوں کی بیماریوں میں مبتلا افراد اکثر پھوڑے پھنسیوں کا شکار رہتے ہیں۔ یہ خون کی خرابی سے بھی ہو سکتے ہیں۔ پھنسیوں کو انگلیوں سے دبانا نہیں چاہیے بالخصوص چہرے اور کان کی پھنسیوں کو ورنہ ان میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ان کی پیدائش کا باعث جسم کے زائد حرارت ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لہسنیا 5 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

تیز بخار کا علاج:

یہ سینڈ فلائی نامی مکھی کے کاٹنے سے ہوتا ہے جو کہ زیادہ تر افریقہ میں پائی جاتی ہے۔ جب یہ مکھی انسان کو کاٹتی ہے تو ایک خاص قسم کا وائرس جسم میں داخل کر دیتی ہے۔ اس کے کاٹنے کے 3 تا 4 دن کے بعد تیز بخار ہوتا ہے۔ سر اور کمر میں شدید درد ہوتا ہے اور متلی ہوتی ہے تیز روشنی بری لگتی ہے، آنکھوں سے پانی بہتا ہے اور آنکھیں ہلانے سے درد ہوتا ہے۔ مزید برآں

نیند اور بھوک ختم ہو جاتی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں تلی کی جسامت کافی بڑھ جاتی ہے جب کہ وائرس تلی میں قیام پذیر ہوتا ہے۔ بتدریج خون کی کمی لاحق ہو جاتی ہے۔ ٹانگوں میں سوجن محسوس ہوتی ہے۔ وائرس خون کے علاوہ ہڈیوں کے گودے میں دیکھا جاسکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لہسنیا 6 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں زمرد اضافی طور پر استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

زخموں سے خون بہنے کا علاج:

جب کسی جگہ زخم ہو جائے اور وہاں سے خون نکلنا شروع ہو جائے تو زخم کے مقام کو پانی سے صاف کر کے پٹی باندھ دینی چاہیے۔ خون کے دباؤ کو روکنے کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ خون دل سے نکل کر شریانوں کے ذریعہ تمام بدن میں جاتا ہے۔ زخم والے مقام کو دیکھیں۔ اگر دل کے اوپر والے حصے سے مثلاً سر، چہرہ اور آنکھوں سے خون جاری ہے تو بدن کے ان حصوں کو اونچا رکھیں اور زخم کے نیچے پٹی باندھ دیں۔ اگر سینے سے نیچے زخم ہو تو پاؤں، پیٹ اور پیڑو کے مقامات کو اونچا کر دیں۔ چارپائی یا تخت پر لٹا کر پاؤں کی طرف پایوں میں دو اینٹیں رکھ دیں۔ خون کو بند کرنے کے لئے قدرت خون کو باہر کی ہوا کے ذریعہ گاڑھا کر کے کھرنڈ بنا دیتی ہے۔ یہ کھرنڈ قدرتی پٹی کا کام کرتا ہے۔ اطباء بھی زخم پر ایسی دوائیں چھڑکتے اور لگاتے ہیں جو کہ خون کو گاڑھا کر کے کھرنڈ بنا دیں۔ جب کسی جگہ چوٹ لگتی ہے یا زخم ہو جائے تو اس مقام کے اردگرد ورم، سوج اور نیلا پن ظاہر ہو جاتا ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ ٹکور کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لہسنیا 8 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

ترمری

(TOURMALINE)

اسے تُندھرب بھی کہتے ہیں اس کے دیگر نام کندرب، ترسین، ترے لیا وغیرہ ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

سائبرین ترمری:

یہ سرخ، قرمزی، ارغوانی، گلابی اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

سبز ترمری:

یہ زیتونی اور سبز رنگت کا حامل ہوتا ہے۔

سرانڈیپ کا کارکیتنگ:

یہ زردی مائل سبز رنگ کا ترمری ہوتا ہے جو زبرجد کی طرح کا ہوتا ہے۔

براؤن ترمری:

یہ ایک عام ترمری ہوتا ہے۔

ترمری کی خصوصیات:

اسے دوربین میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ انعکاس کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ ایک روشن اور منور نگینہ ہوتا ہے۔ برازیل سے نیلے اور سبز رنگ کے ترمری حاصل ہوتے ہیں۔ جبکہ بوہیمیا سے سیاہ اور جزیرہ البا سے سفید ترمری ملتے ہیں۔ یہ پتھر تبت، بھارت، پاکستان، روس، سری لنکا، اور مڈغاسکر میں بھی پایا جاتا ہے۔

کہربا

(AMBER)

یہ شفاف اور جگمگاتا ہوا نگینہ معدنیات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور بعض روایات کے مطابق یہ نباتات سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ زرد، سفید، براؤن، سبز، سرخ، سیاہ اور نارنجی رنگوں میں دستیاب ہوتا ہے۔ حرارت پا کر پھول جاتا ہے اور پھر پگھل جاتا ہے۔ اس سے دوربین کے شیشے، انگوٹھیاں، مالائیں اور کئی مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ یہ مصنوعی طور پر بھی وسیع پیمانے پر تیار کیا جاتا ہے۔ اسے ادویات میں شامل کیا جاتا ہے اور وہ مستورات جو اولاد کے لئے بے قرار ہوں یا ان کے بچے شیر خوارگی میں انتقال کر جاتے ہوں انہیں گلے میں زرد رنگ کا کہربا پہننا چاہیے۔

یہ پتھر قدرت کا عجیب وغریب شاہکار ہے اپنے خوبصورت اور منفرد دلکش رنگوں کی وجہ سے جواہرات میں شمار کیا جاتا ہے ترمیلن ایک ایسا جواہر ہے جو عمدہ رنگوں اور بہت ہی عمدہ قسموں میں پایا جاتا ہے۔ ترمیلن میں ایسے پتھر بھی ہیں جن میں ایک سے زیادہ رنگ پائے جاتے ہیں جن کے اندر کیٹس آئی (لہسنیا) کا اثر بالکل نمایاں طور پر نظر آتا ہے بعض پتھروں کے رنگ لہریں مارتے اور حرکت کرتے ہوئے ایک سرے سے دوسرے سرے تک واضح غیر واضح طور پر تبدیل ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں یا پھر دو مختلف متوازی لائنوں کی صورت میں بھی نظر آتے ہیں یہ بلوری چمک کا پتھر ہے۔

کہربا کے رنگ:

☆ زرد

☆ سفید

☆ گلابی

☆ سرخ

☆ سبز

☆ بھورا

☆ سیاہ

☆ خاکستری

☆ عربی میں اسے تروی کہتے ہیں۔

☆ ترمیلن کو سنیاسی زبان میں ترامالی کہا جاتا ہے۔

☆ اس پتھر کو انگریزی میں ترمیلن کہتے ہیں۔

☆ ترمیلن کو سنسکرت میں گندھرپ کا نام دیا گیا ہے۔

☆ اردو میں اسے سنگ ترمری کہا جاتا ہے۔

کہربا کی خصوصیت:

اس کی ایک خصوصیت پاور الیکٹریسٹی کہلاتی ہے جب اسے گرم کیا جائے اور کسی کپڑے پر رگڑا جائے تو اس کے ایک حصے میں مثبت برقی چارج پیدا ہوتا ہے اور یہ چھوٹے ذروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس کی سختی کا درجہ بہت بلند ہے اور بہت جلد ہی یہ قیمتی پتھروں میں شمار کیا جانے لگے گا۔

کہربا کے کیمیائی اجزاء:

میگنیشیم، کیلشیم، کروم، سلیکا، بیریلیم، المونیم، لوہا اس کے کیمیائی اجزاء ہیں۔

کہربا کے طبی افعال:

☆ کہربا بدہضمی کا خاتمہ کر دیتا ہے یعنی اس کے استعمال سے نظام ہضم درست رہتا ہے۔

☆ کہربا درد گردہ والوں کیلئے بے حد مفید ہے۔

☆ کہربا برص کے مرض میں فائدہ دیتا ہے۔

☆ کہربا سے مالیخولیا اور سوداوی امراض دور ہو جاتے ہیں۔

☆ کہربا بخار سے نجات دیتا ہے۔

☆ کہربا کوڑھ کو دور کرتا ہے۔

کہربا کی اقسام:

برازیلین:

یہ نیلے رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

اسکودل:

اس میں لوہے کی آمیزش ہوتی ہے اس لیے سیاہی مائل رنگت کا ہوتا ہے۔

سائبریکا:

یہ پتھر سبز از یتونی رنگ کا ہوتا ہے۔

رینے لائٹ:

یہ قسم گلابی جامنی رنگ کی ہے۔

فیری لائٹ:

یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

انڈیگولائٹ:

یہ سیاہی مائل نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

دیولائٹ:

اس پتھر کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔

کہربا کے سحری خواص:

☆ کہربا پہننے پر بدکرداری اور گمراہی کے جذبات کا قطعاً اثر نہیں پڑتا۔

☆ انسانی کردار کی حفاظت بھی کرتا ہے اور انسان کو جنسی بے راہ روی سے روکتا ہے۔

☆ دل و دماغ کو برے خیالات اور نقائص سے بچاتا ہے۔

☆ کہربا پاس رکھنے کی وجہ سے بے خوابی کی پریشانی دور ہو جاتی ہے اور یہ پراگندہ خوابوں سے بچاتا ہے۔

کہربا سے علاج:

اسہال کا علاج:

کبھی اسہال اور کبھی قبض، کھانے کے بعد پیٹ پر بوجھ تبخیر، معدے میں جلن، پیٹ میں جلن بالخصوص دائیں پسلی کے نیچے، میلی زبان، جسم میں تھکاوٹ، سر میں درد، بوجھ اور چکر، نیم بے خوابی اور بیداری پر جسم میں تھکاوٹ اس کی علامات ہیں۔ گندی غذا کھانے اور گندا پانی پینے سے آنتوں میں جو طفیلی کیڑے داخل ہوتے ہیں وہ اس مرض کا باعث ہوتے ہیں۔ امیبا بڑی آنت میں سوزش پیدا کرنے کے علاوہ وہاں سے دوران خون کے ذریعے جگر میں جا کر وہاں پھوڑا، یرقان اور موت کا باعث ہو سکتا ہے۔ اسی طرح امیبا پھیپھڑوں میں جا کر وہاں پر سوزش اور پھوڑے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس صورت میں مریض کو نسواری رنگ کی بلغم آتی ہے۔ پیٹ سے ہوا خارج کرنے کے لئے اکثر مریض ڈکار لیتے ہیں حالانکہ ڈکار لینے سے تبخیر میں اضافہ ہوتا ہے اس لئے ڈکار لینے سے احتراز کیا جائے۔ غذا میں چکنائیاں، ساگ، چاول، دودھ اور گھی بیماری میں اضافہ کا باعث ہیں۔ مریض کو ڈکار لینے، تلی ہوئی چیزوں، چاول، دودھ اور بازاری گندی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ کہربا 3 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

لعل

(SPINEL)

لعل کا رنگ ارغوانی پھول کی طرح ہوتا ہے۔ گرمی سردی اس میں یکساں ہے۔ یبوست درجہ دوم کی ہے۔ یونانی حکماء کہتے ہیں کہ لعل پہننے سے صبر حاصل ہوتا ہے۔ سیلان خون بند ہو جاتا ہے۔ بواسیر اور دیگر بلغمی امراض دور ہوتے ہیں۔ اگر اس کا سرمہ بنا کر آنکھ میں ڈالیں تو بصارت بڑھاتا ہے۔ عربی کتاب غداب البلدان میں لکھا ہے کہ سمندری گاؤ سے یہ حاصل ہوتے ہیں لعل مقدار میں چھوٹا ہو تو لانڈری کہلاتا ہے۔ جو اسے پہنتا ہے خوش وخرم رہتا ہے۔ خواب پریشان سے محفوظ رہتا ہے۔ طبی طریقہ سے مفرحات میں شامل کر کے استعمال کریں تو رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے اور غم وفکر سے نجات ملتی ہے۔

لعل بہترین جواہرات میں شمار ہوتا ہے۔ اور رنگ کے لحاظ سے یہ درجہ ذیل ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

☆ ارغوانی لعل

☆ پیازی لعل

☆ تھمی لعل

☆ رمانی لعل

☆ عقربی لعل

☆ دوشابی لعل

☆ پیکانی لعل

☆ قطبی لعل

اس کے مختلف نام ہیں انگلش میں اسے Spinel اور Ruby کہتے ہیں۔ جو لعل روبی کی طرح ہو اسے سپائنل روبی کہا جاتا ہے اور جس میں زرد رنگ کی آمیزش ہو اسے بلس کا نام دیا جاتا ہے۔ جبکہ بھورا سرخ لعل المنڈائن سپائنل کہلاتا ہے اور زردی مائل رنگت کا لعل روبی سیل کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی مختلف اقسام پلیونیسٹ، سلوٹاییٹ، رگنائیٹ، کرومائیٹ، کاروسپائنل اور ڈائی سیلوٹ ہیں۔ سنسکرت میں اسے مانکیہ یا مانک کہا جاتا ہے۔ بہترین یاقوت بھی لعل کہلاتا ہے۔ اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور یہ معتدل مزاج کا حامل ہوتا ہے۔

لعل کی صلابت:

اس کی سختی یاقوت کے برابر یعنی ۸ درجہ کی ہے۔ اس لئے صرف الماس، یاقوت اور نیلم سے ہی کاٹا جا سکتا ہے جبکہ یہ بھیکم کو آسانی سے کاٹ سکتا ہے۔

لعل کی برقی قوت:

طاقت انعکاس واحد ہے جو کسی اور جوہر میں اتنی روشن نہیں ہے صرف ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ گرمی پہنچانے سے نہیں۔

لعل کی خصوصیات:

☆ لعل رومان اور محبت کا علمبردار ہوتا ہے۔

☆ لعل روزگار کے بہتر مواقع پیدا کرتا ہے۔

☆ لعل سے عرفان وادراک کو فروغ ملتا ہے۔

☆ لعل کے رنگ میں تبدیلی کسی اہم واقع کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

☆ لعل پریشان خیالی سے محفوظ رکھتا ہے۔

لعل کو شعراء اپنے محبوب کے لبوں کی سرخ پنکھڑیوں سے بھی تشبیہ دیتے ہیں اور

انہیں "لب لعلیں" کہتے ہیں۔

کرنڈ:

اسے انگلش میں کورنڈم کہا جاتا ہے۔ یہ سخت جواہر میں شمار ہوتا ہے۔ یہ بلوریں جوہر سفید، نیلے اور بھورے ہوتے ہیں۔ ان کو رگڑنے سے برقی قوت بھی پیدا ہوتی ہے۔ راکھ سے یہ خوب دمکتے ہیں اور تیزاب میں حل نہیں ہوتے۔

قیمت میں یاقوت و نیلم پر بولا جاتا ہے۔ سختی 9 درجہ ہے۔ طاقت انعکاس 1.7 ہے۔ ناگداختنی ہے تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا۔

کرنج:

یہ بھی کورنڈم کی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔ اسرائیل میں اسے شمیر کہا جاتا ہے۔ یہ بلوریں جوہر بھورا، زردی مائل، سبز اور نیلگوں رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ اسے انگلش میں Emery کہا جاتا ہے۔

اس سے دیگر جواہرات کو جلا دی جاتی ہے۔ اس میں سختی 9 درجہ کی ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے اگر اسے نمی دی جائے تو اس سے بڑی تیز بو آتی ہے۔

کارکیتنگ:

مشرقی زبرجد بھی کہلاتا ہے۔ جو گہرا سبز، گھاس جیسا سبز، سبزی مائل سفید زردی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے ہر تیزاب اس پر بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ اس کی چمک بلوریں و روغنی ہے۔ اس کے اندر دودھیا رنگ مائل چتیل دکھائی دیتا ہے۔ طاقت انعکاس دوچند ہے۔ ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے اور چند ساخت تک رہتی ہے۔ سوہاگہ کی مدد سے پگھل جاتا ہے۔ اسے انگریزی میں چرانسوبیرل کہتے ہیں۔ چرانسولیٹ اس سے ایک علیحدہ جوہر ہے۔ اس کی سختی 8.5 درجہ کی ہے۔

الیگزینڈرائیٹ:

سرخ و سبز رنگ کا کارکیتنگ الیگزینڈرائیٹ شاہ روس کے نام سے مشہور ہے اس کی سطح کے لیے دیکھنے سے روغنی سبز رنگ منعکس ہوتا ہے۔ عمدہ روشنی میں نارنجی، گہرا سبز اور درمیانی سرخ رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ ملائم حدود میں ہلکا سبز رنگ ہوتا ہے۔ گہرے حدود میں سرخ رنگ ہوتا ہے اگر اس کو شعاع آفتاب یا شعلہ کے روبرو کیا جائے تو سرخ رنگ تیز ہو جاتا ہے۔

یہ پتھر قدیم روسی بادشاہ الیگزینڈر کے دور حکومت میں (کوہ یورال) روس میں دریافت ہوا تھا اس لیے اس کا نام بادشاہ کے نام پر الیگزینڈرائٹ رکھا گیا اور تب سے یہ دنیا کے ملک میں اسی نام سے مشہور ہے اس پتھر کے مختلف رنگ ہیں۔ اس کی ایک قسم نارنجی رنگ کی ہے جو دوسرے رنگوں کے مقابلے میں زیادہ خوبیوں اور خواص کا حامل ہوتا ہے باقی رنگ درجہ ذیل ہیں۔

☆ سرخ

☆ سبز

☆ قرمزی

☆ زرد

چاٹکیبٹی:

اس کی دو قسمیں ہیں۔

سیلونی الیگزینڈرائٹ:

یہ پتھر سری لنکا (سیلون) سے نکالا جاتا ہے یہ سب سے اعلیٰ قسم سمجھی جاتی ہے۔

سائبیرین الیگزینڈرائٹ:

اس پتھر کو سائبیریا سے حاصل کیا جاتا ہے۔

لعل کے خواص:

اعتماد و استحکام:

لعل انسان میں ثابت قدمی اور فراخ دلی پیدا کرتا ہے اعتماد میں اضافہ کرتا ہے اور شخصیت کو مضبوط بناتا ہے۔

حیثیت و مرتبہ:

لعل الیگزینڈرائٹ انسان کی سماجی حیثیت اور کاروبار میں ترقی دیتا ہے مرتبہ بلند کرتا ہے۔

عشق و محبت:

لعل محبت کرنے والوں کیلئے بہت مفید ہے رومانس میں کامیاب کرتا ہے اور محبت میں اضافہ کرتا ہے۔

شخصیت ساز:

لعل انسان میں کشش کا موجب ہے یہ آدمی کو پرکشش بناتا ہے اور شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

افزائش حسن نسواں:

لعل کے استعمال سے خواتین کے حسن و جمال کی افزائش ہوتی ہے۔ یہ خواتین کی نسوانیت اور حسن و جوانی میں اضافہ اور کشش پیدا کرتا ہے۔

لعل کے کیمیائی عناصر:

الیگزینڈرائٹ میں درجہ ذیل کیمیائی عناصر پائے گئے ہیں۔

☆ تانبا

☆ المونیم

☆ سیسہ

☆ پلیٹیم آئرن

لکی اسٹون:

الیگزینڈرائٹ کا تعلق برج اسد سے ہے جس پر ستارہ شمس حکمران ہے چنانچہ یہ اسدی افراد کا لکی اسٹون ہے اور 24 جولائی تا 23 اگست کے دوران پیدا ہونے والے اسدی افراد کا برتھ اسٹون ہے اور انہی افراد کو راس آتا ہے۔

لعل کے دستیابی مقامات:

عام طور پر الیگزینڈرائٹ کے ذخائر سیلون، مڈغاسکر، برازیل اور روس میں پائے جاتے ہیں۔

لعل سے علاج:

دباؤ کا علاج:

خون کی رسد اور بافتوں کے افعال میں لگاتار دباؤ کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اس لئے سادہ رسولیاں اتروفی کا باعث بنتی ہیں جن کی وجہ سے ہڈیاں کی اتروفی بھی ہو سکتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لعل 6 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

حدید

(SCHORL)

حدید کے دانوں سے تسبیح بنائی جاتی ہے۔اس کا رنگ سیاہی مائل خاکی ہوتا ہے اس کو
حجر خماہان، سلطان مہرہ اور صندل حدید بھی کہا جاتا ہے۔مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔طبی طور پر
نہایت مفید ہے۔

سنگ حدید یا حجر الحدید(Corel):

یہ کالے رنگ کا چمکدار پتھر ہے سرد اور خشک مزاج رکھتا ہے اس میں لوہے کی آمیزش
بہت ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس پر مقناطیس کا اثر نہیں ہوتا۔

حدید کے رنگ:

لوہے کی آمیزش نے اسے سیاہ رنگ دے دیا ہے یہ گہرا سیاہ، ہلکا سیاہ اور خاکی سیاہ
رنگ کا ہوتا ہے لیکن اس کا سب سے مقبول پتھر گہرا سیاہ ہوتا ہے۔

حدید کی اقسام:

☆ حدید کو عربی میں حجر الحدید کا نام دیا گیا ہے۔
☆ حدید کو فارسی میں سرطان مہرہ یا صندل حدید کہا جاتا ہے۔
☆ انگریزی میں اس پتھر کو کورل کہا جاتا ہے۔
☆ اردو میں اسے سنگ حدید کہا جاتا ہے۔

حدید کے طبی افعال:

☆ طبی اصول میں حکماء کے نزدیک کمزور عضو پر پیس کر لگانا عضو کو قوی کرتا ہے۔

☆ حدید کو پرندے کے پر سے گھس کر ورم، سوزش اور درد کے مقام پر لگانے سے سکون
☆ حدید کو خارش اور پلکوں کی سوزش میں گھس کر لگانا سود مند ہے۔
☆ حدید خفقان کو دفع کر دیتا ہے۔

حدید کے سحری خواص:

☆ حدید کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اس کو نجاست کی حالت میں اتار
رہنا چاہیے۔
☆ حدید سستی اور کاہلی کا خاتمہ کرتا ہے۔
☆ حدید شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔
☆ حدید جادو کا اثر نہیں ہونے دیتا۔
☆ حدید خوف کو دور کرتا ہے۔
☆ حدید کو استعمال کرنے سے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
☆ حدید مشکلات کو رفع کرتا ہے اور بری نظر سے بچاتا ہے۔
☆ حدید وضع حمل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔
☆ اگر حدید کے نیچے مشک رکھا جائے تو فائدہ پہنچتا ہے تاہم اس پتھر کا وزن چھوٹی سے
زیادہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

حدید کے تاریخی واقعات:

حدید مریخ، سورج اور چاند کے منحوس اثرات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس کو حاکم شہر سے جان کا خطرہ تھا آپ
علیہ السلام نے اس کو حدید کی انگوٹھی پر چند قرآنی آیات کندہ کروا کر پہننے کا مشورہ دیا اور جب اسی آدمی نے

اس قسم کی انگوٹھی پہن لی تو اس کے بعد ہمیشہ کیلئے حاکم کے شر سے بچ گیا۔

☆ روایت میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس حدید کی انگوٹھی تھی اس پتھر پر "اللہ" کندہ کیا ہوا تھا۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سنگ حدید کی ایک انگوٹھی پیش کی اس پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کندہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بصد خوشی اسی انگوٹھی کو اپنی انگشت مبارک میں پہن لیا۔

حدید کی خاص بات:

اس پتھر کو روزگار کی ترقی اور کاروبار میں برکت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اگر کوئی شخص کسی ادارے میں اس پتھر کی کوئی پلیٹ نصب کروائے۔ اور اس پر کلمہ شریف کندہ کرائے اور اس کے نیچے ادارے کا نام اور مالک کا نام بھی کندہ کرایا جائے تو اس صورت میں وہ ادارہ انشاءاللہ کامیابی کے مراحل طے کرے گا اور ہر قسم کے نقصان سے بچ جائے گا۔

حدید کے دستیابی مقامات:

یہ پتھر چین ہندوستان روس برما مڈغاسکر سیلون اور برازیل وغیرہ کے ممالک میں پایا جاتا ہے تاہم جو پتھر چین سے حاصل ہوتا ہے وہ سب سے اعلیٰ کوالٹی کا ہے۔

حدید سے علاج:

ہڈیوں کی سوزش کا علاج:

پیراتھائی رائڈ گلینڈز کا ضرورت سے زیادہ کام کرنا اس مرض کا باعث بن سکتا ہے۔ زحل ہڈیوں اور جسم کے تمام خشک حصوں پر حکمران ہے اور وہی اس بیماری کو پیدا کرنے کا موجب ہے۔ ہڈیوں کی سوزش انتہائی تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ حدید 7 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

حجر القمر

MOON STONE

روم والے اسے لونریز (Lunar) اور یونان والے اپروسلین کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ اس میں چاند کی شبیہ نظر آتی ہے۔ جو چاند کی جسامت کے گھٹنے کے ساتھ گھٹتی اور بڑھنے کے ساتھ بڑھتی ہے۔ اپروسلین کا مطلب "چمکتا چاند" ہے۔ اس کے دیگر نام چندرکانت، اللہ نور، بیری ڈیلون اور پترا اوز ہیں۔ اس کی درجہ ذیل اقسام ہیں۔

بلوی:

یہ مونث سمجھا جاتا ہے اور اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

سرخی مائل:

یہ مذکر سمجھا جاتا ہے۔

اڈیومین:

اسے ایک منفرد پتھر سمجھا جاتا ہے۔

سنگ عقاب:

یہ پتھر باز کے آشیانے میں پایا جاتا ہے اور نہایت عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

چشم ماہی:

Fish's Eye یہ بھی ایک خوبصورت نگینہ ہوتا ہے جو مچھلی کی آنکھ جیسا ہوتا ہے۔

حجر القمر سیمابی چمکیلا، سفید اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس پتھر کے گرد ایک ہالہ ہوتا ہے اور شروع ایام میں زیادہ سفید اور اخیر ایام قمر میں ہلکا ہو جاتا ہے۔

حجر القمر کی خصوصیات:

- ☆ حجر القمر جس درخت کے ساتھ باندھا جائے اس پر پھل کثرت سے آتا ہے۔
- ☆ حجر القمر منور نگینہ ہے۔ جس کا مزاج سرد خشک ہے۔
- ☆ حجر القمر وجدان وادراک میں اضافہ کرتا ہے۔
- ☆ حجر القمر کی موجودگی میں انسان کو تقویت رہتی ہے۔
- ☆ حجر القمر کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

حجر القمر سے علاج:

کوڑھ کا علاج:

کوڑھ ایک متعدی مرض ہے جو اس کے مریض کے ساتھ کھانے پینے، اس کا لباس پہننے اور بار بار ہاتھ لگانے سے تندرست افراد کو ہو جاتا ہے۔ طب جدید نے جس طرح چیچک کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے، اس طرح کوڑھ کے پھیلاؤ اور بچاؤ میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس بیماری کا زخم جسم کے جس حصہ پر ظاہر ہو، اسے ہمیشہ کے لئے گلا کر ختم کر دیتا ہے۔ اس مرض میں جب درد بھی ہو تو بھیڑ کا خالص اور تازہ دودھ نیم گرم کر کے پلانا مفید ہوتا ہے۔ مریض کو دودھ اور گھی کا استعمال زیادہ کرنا چاہیے اور نمک کم از کم استعمال کرنا چاہیے۔ پرندوں کا گوشت جو اور جوار کی روٹی اور ان کا حریرہ، مچھلی، دودھ اور شہد، انجیر، انگور، خشک، بادام کوڑھ کے مریض کے لئے مفید غذائیں ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ حجر القمر اور سرخ مرجان مشترکہ 4 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

پلک

یہ سرخ، سرخ بھورا، زرد، سبز، سیاہ، اور سفید رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ ارغوانی رنگ کا پتھر اچھا سمجھا جاتا ہے۔ اس کو پگھلانا کافی مشکل ہوتا ہے۔

انگریزی میں اسے گارنٹ کہتے ہیں۔ اس کے بھی کئی ایک نام ہیں۔

- ☆ المینڈائن
- ☆ عمدہ ارغوانی رنگ
- ☆ کاربنکل
- ☆ پائروپ، رنگ خون سا سرخ و سیاہی مائل
- ☆ ایسونائیٹ یا ساسن سٹون اسے ہندی میں شکھری کہتے ہیں اس کی اور بھی قسمیں ہیں

مختلف ممالک کے پلک مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔

اس میں سختی 7.5 درجہ ہے رنگ سرخ، سرخ بھورا، زرد، سفید، سبز اور سیاہ ہے۔ طاقت الکاس واحد ہے ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے۔ دھونکنی کے آگے بمشکل پگھلتا ہے۔

جلدی امراض کا علاج:

ان امراض میں اندرونی نظام کی انفیکشن کی وجہ سے ہونے والی خارش، پھوڑے پھنسیاں، داغ دھبے اور کیل مہاسے وغیرہ شامل ہیں۔ بعض امراض ختم ہونے کے باوجود جلد پر اپنے نشانات چھوڑ جاتے ہیں۔ ان میں چیچک، لاکڑا کاکڑا، خسرہ، سرخ بخار اور آتشک وغیرہ شامل ہیں۔ جلد کے اہم امراض حسب ذیل ہیں۔

خارش، پھوڑے، ورم، حساسیت، اگزیما

اس کا علاج یہ ہے کہ پلک 4 رتی استعمال کریں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

شرف ستارگان کی الواح

اپنے نام یا ستارے کے مطابق لوح بنوا کر کامیاب زندگی بسر کریں!

لوح شرف شمس

جیسا کے ہر کوئی جانتا ہے کہ سورج نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے تمام سیارگان اسی کے ماتحت چلتے ہیں۔ ہر ایک اس کے تابع ہے۔ ہر ایک اس سے خوراک یعنی روشنی لے کر چلتا ہے۔ یوں کہہ لیں کہ یہ بادشاہ ہے اور باقی سب اس کے محتاج ہیں اسی طرح جو کوئی اس لوح شمس کو اپنے پاس رکھے گا وہ تمام مخلوق میں نمایاں حیثیت سے اُبھرے گا یہ ایک ایسی لوح ہے جو انسان کو بعض اوقات تو تحت مرگ سے اُٹھا کر تخت شاہی تک لے جاتی ہے۔ تسخیر حکمران وافسران کے لیے قوی الاثر ہے آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوح شمس ایک خوش بختی کی لوح ہے حامل لوح اپنے اندر ایک عجیب سی قوت محسوس کرتا ہے۔ اس لئے لوح شمس بنوا کر پاس رکھیں۔

لوح شرف مشتری

مالی خوش بختی، حصول دولت آمدنی کے مختلف ذرائع کو ترقی دینا انعامی اسکیموں میں فائدہ، مستقبل کی بہتری کیریئر اور ترقی کے استحکام کیلئے لوح مشتری بنوا کر پاس رکھیں۔

لوح شرف زحل

کاموں میں رکاوٹ، جائیداد کے تنازعات پرانے امراض ضدی امراض نحوست جادو و آسیب سے نجات، دشمن سے حفاظت کیلئے بنوا کر پاس رکھیں۔

لوح شرف مریخ

دل کی گھبراہٹ، ڈپریشن مردانہ امراض خواتین کے امراض، خون کی کمی آسیب سے نجات افسران بالا کی توجہ اور رجوع خلق کیلئے لوح مریخ بنوا کر پاس رکھیں۔

لوح شرف زہرہ

لوح زہرہ تسخیر کی بہت بڑی قوت اپنے اندر محفوظ رکھتی ہے۔ جس کے پاس یہ لوح ہوگی لوگ واقف ناواقف، چھوٹے بڑے، مرد و خواتین سب اُس کی طرف کھینچے چلے آئیں گے وہ لوگ جن کا کاروبار عوام الناس سے متعلق ہے مثلاً حکیم، ڈاکٹر، وکلاء، دکاندار اور دیگر اس طرح کے کاروباری حضرات اس لوح مبارک کو پاس رکھیں تو گاہک خود بخود کھینچے چلے آئیں گے۔ کنوارہ لڑکا یا لڑکی پاس رکھے تو جلد مناسب رشتہ ملے گا۔ یہ ایک عجیب لوح مبارک ہے جو کوئی اس کو استعمال میں لائے گا وہ خود اس کے کمالات دیکھے گا، بنوا کر پاس رکھیں۔

لوح شرف عطارد

علمی ترقی حافظے میں اضافہ تعلیم میں کامیابی یاداشت اور باغبانی کیلئے اور روحانی علوم اور ٹرانسپورٹ تجارت اور کمیونیکیشن سے منسلک افراد کیلئے بنوا کر پاس رکھیں۔

لوح شرف سبع ستارگان

سات ستاروں کی یکجا لوح خیر و برکت مالی خوش بختی تسخیر خلق مرد اور عورتوں کے پرانے امراض شادی میں تاخیر اور رکاوٹ علمی ترقی، تعلیم میں کامیابی، گھریلو پریشانیوں سے نجات اور ہر کام کیلئے لوح سبع ستارگان بنوا کر پاس رکھیں۔

لوح رشتہ

بچوں کی شادی میں تاخیر، شادی نہ ہوتی ہو یا ہو کر ٹوٹ جاتی ہو نیز بچوں میں پیار و محبت کیلئے اور جلد نیک رشتہ کے اسباب کیلئے لوح صالح رشتہ بنوا کر پاس رکھیں۔

رابطہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت اور ٹیلی فون کریں۔

سید ذیشان نظامی عفی عنہ، نزد انکم ٹیکس آفس نظامی ہاؤس سول لائن جہلم

0544-623643 0300-5421086

حجر الشمس

(Sun Stone)

اسے اڈولیریا، میلے کٹ، میلے سٹون، پروفری بھی کہا جاتا ہے۔

یہ ایک بے رنگ پتھر ہوتا ہے اور اس کے گرد ایک آفتابی حلقہ ہوتا ہے۔ یہ زردی مائل نیلا، یا زردی مائل بھورا ہوتا ہے روایات کے مطابق اس کے ساتھ جنات منسلک ہوتے ہیں جو پہننے والے کو حوصلہ اور طاقت دیتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ سرخ بھورے رنگ کا پتھر ہوتا ہے مگر اس میں زردی کی جھلک ہوتی ہے سفید پتھر میں سنہرا رنگ جھلکتا ہے اور شکل میں بلور سے ملتا جلتا ہے یہ بہت خوبیوں کا مالک ہے سورج کی طرح اپنے چاروں طرف ایک ہالہ رکھتا ہے۔

☆ عربی میں اسے حجر الشمس کہا جاتا ہے۔

☆ انگریزی میں اسے Sun Stone کہا جاتا ہے۔

☆ اس پتھر کو سنسکرت میں سوریا کا نام دیا گیا ہے۔

☆ مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں مثلاً میلے کٹ، میلے سٹون پروفری وغیرہ

حجر الشمس کے سحری خواص:

☆ حجر الشمس دل و دماغ کو سکون اور فرحت بخشتا ہے مسرتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

☆ حجر الشمس انسان کو خوف و ہراس اور ڈرنے سے بچاتا ہے۔

☆ حجر الشمس آدمی میں وفا شعاری کے بہترین جذبات کی نشوونما کرتا ہے۔

☆ حجر الشمس چاندی کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اس کی انگوٹھی جنون اور خفقان میں مفید ہے۔

☆ حجر الشمس کمر میں باندھنے سے درد نہیں ہوتا۔

☆ قدیم حکماء نے لکھا ہے کہ حجر الشمس کو درخت خرما پر باندھنے سے پھل زیادہ آتے ہیں۔

☆ حجر الشمس نیند نہ آنے یا بے خوابی کے امراض کو دور کرتا ہے۔

☆ حجر الشمس کی وجہ سے خلل دماغ جنون اور پاگل پن جاتا رہتا ہے۔

☆ حجر الشمس کی انگوٹھی بہت سے امراض کے علاوہ آفات سماوی وارضی سے بچاتی ہے اور انسان میں اعلیٰ قسم کے اوصاف پیدا کرتی ہے۔

☆ حجر الشمس کو کھجور کے درخت پر باندھا جائے تو کھجوریں زیادہ آتی ہیں۔

☆ حجر الشمس جنون اور پاگل پن سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ حجر الشمس کی موجودگی میں انسان خواب میں نہیں ڈرتا۔

حجر الشمس کی کیمیائی ترکیب:

اس چمکدار اور بے حد خوشنما پتھر میں آکسیجن ایلومینیا، سلیکا، سوڈا کروم اور ہیلیم کے کیمیائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

لکی اسٹون:

اس پتھر کا موافق ستارہ شمس ہے سن سٹون کا تعلق برج اسد سے ہے جو لوگ 24 جولائی تا 23 اگست کے درمیان پیدا ہوتے ہیں ان کیلئے حجر الشمس برتھ سٹون یا پیدائشی پتھر کہلاتا ہے اس کے علاوہ جن کے نام کا حرف اول م، و، ہ، ح اور خ سے شروع ہوتا ہے ان سب لوگوں کو سن سٹون راس آتا ہے یہ ان لوگوں کیلئے بھی خیر و برکت کا سبب ہوتا ہے جو نام یا تاریخ پیدائش کے سبب عدد چار سے تعلق رکھتے ہیں۔

حجر الشمس سے علاج:

قبض کا علاج:

ایک صحت مند شخص کو چوبیس گھنٹوں میں ایک بار اجابت ہوتی ہے تاہم ایک سے زیادہ بار بیت الخلاء جانا بھی کوئی بیماری نہیں اور نہ ہی ایک روز چھوڑ کر بیت الخلاء جانا کوئی بیماری ہے۔ کیونکہ روزانہ اجابت آنا بھی ناگزیر نہیں ہے۔ بہر حال جن لوگوں کو باقاعدگی سے اجابت ہوتی ہو اور وہ بند ہو جائے تو یہ قبض کہلائے گی۔ ایک خاص وقت پر بیت الخلاء جانا ایک عادت بن جاتی ہے اور جب کسی وجہ سے اس عادت کے پورا کرنے میں رکاوٹ ہو تو قبض کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جسمانی کمزوری، خوراک میں وٹامن بالخصوص وٹامن بی کی مسلسل کمی اور صاف شدہ غذاؤں کا استعمال قبض پیدا کرنے کا موجب ہے۔ یہ ضروری ہے کہ خوراک میں ناقابل ہضم عناصر بھی شامل ہوں کیونکہ ان کی موجودگی آنتوں پر وزن ڈال کر ان میں تحریک پیدا کر کے اجابت لاتی ہے۔ سخت اور خشک اجابت بھی قے کی ذیل میں آتی ہے۔ آنتوں میں رکاوٹ، دل و جگر کی بیماریاں، آنتوں کی رسولیاں، پیٹ میں پانی قبض کی عام وجوہات ہیں۔ دائمی قبض، اپنڈکس، بواسیر، باسور اور معقد کے پھوڑے جیسی بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔ قبض کے علاج میں بنیادی طور پر ایسی غذائیں دی جائیں جن میں پھوک زیادہ ہو۔ گوشت ہمیشہ سبزی کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ موسمی پھلوں اور کچی سبزیوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال قبض رفع کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ مزید براں صبح نہار منہ پانی کا ایک گلاس پینا اور صبح و شام چہل قدمی کرنا بھی موثر ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ حجر الشمس 6 رتی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

سنگ سیم

(JADE)

اس کو نفرائیٹ (گردہ) یو، سوپ سٹون اور حجر السیم کہا جاتا ہے۔

یہ بلوریں اور مرواریدی چمک دمک رکھتا ہے۔ اس کا شمار سخت جواہرات میں ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سفید، دودھیا، سبز اور نیلا ہوتا ہے۔

پرانے وقتوں میں اس پتھر سے نایاب برتن بھی تراشے جاتے تھے۔ اس کی ایک اہم خصوصیات یہ ہے کہ اسے اگر زہر کے پاس کیا جائے تو یہ پتھر فوراً متحرک اور مرتعش ہو جاتا ہے۔

یہ بلوری سخت قسم کا پتھر ہے سنگ جیڈ کی ایک خاص قسم ہے اس پتھر کو قدرت نے یہ صفت عطا کی ہے کہ کسی شخص کے پاس اگر زہر ہو اور وہ اس پتھر کے پاس جائے تو یہ حرکت میں آ جاتا ہے۔

سنگ سیم کی اقسام اور رنگ:

یہ مختلف اقسام میں پایا جاتا ہے خاص طور پر یہ پتھر نیلا، سرخ، پیلا، سیاہ، نارنجی اور بینگنی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ ان تمام رنگوں کے پتھر نیفرائٹ جیڈ کہلاتے ہیں اور سبز رنگ کے نگینے کو اورینٹل جیڈ کا نام دیا گیا ہے۔

- ☆ عربی میں اس پتھر کو حجر السیم کہا جاتا ہے۔
- ☆ سنسکرت زبان میں اسے پہلو کا نام دیا گیا ہے۔
- ☆ انگریزی میں اسے جیڈ کہا جاتا ہے۔
- ☆ اردو میں اس کو سنگ سیم کہتے ہیں۔

سنگ سیم کے تاریخی واقعات:

زمانہ قدیم ہی سے اس کی بڑی قدر و قیمت تھی بادشاہوں کے دستر خواں یا بازو بند میں

رہتا تھا اب یہ نایاب ہے وزیر نظام الملک حسن بن علی نے سیر الملوک میں تحریر کیا ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک روز کہا کہ میری سلطنت حضرت سلیمان علیہ السلام سے کم نہیں میرے پاس جس قدر مال اور ہتھیار ہیں وہ کسی بادشاہ کو نصیب نہیں ہوئے۔ اس وقت حاضرین دربار میں سے ایک شخص نے بادشاہ سے عرض کیا میرے پاس ایک ایسی نادر و نایاب چیز ہے جو کسی فرمانروا کے پاس نہیں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جو میرے پاس نہیں اس شخص نے حجر السیم کا تذکرہ کیا اور کہا قدرت نے اس پتھر میں خاص صفت اور اثر عطا کیا ہے۔

بادشاہ نے اس پتھر کا تجربہ کیا اور اپنے غرور کے الفاظ پر نادم ہو کر حجر السیم کو اس سے خرید لیا۔

زمانہ قدیم میں اس کے برتن تیار کیے جاتے تھے یہ وہی پتھر ہے جو اردو زبان میں ایک قول اور محاورہ بن چکا ہے دولت کے اظہار میں اکثر سیم و زر کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں یہ خوش نما پتھر چینی لوگوں میں بڑا ہی محترم اور بابرکت و مقدس مانا جاتا ہے۔

تاریخی حقائق کے مطابق یہ پتھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے کئی ہزار سال پہلے انسان نے دریافت کر لیا تھا اہل چین روحانی طور پر اس پتھر سے عقیدت رکھتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر سنگ سیم کسی مردہ جسم کے ساتھ رکھ دیا جائے تو مرنے والے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

سنگ سیم کے طبی افعال:

☆ سنگ سیم جریان کا خاتمہ کرتا ہے۔

☆ سنگ سیم کے استعمال سے چہرے پر داغ دھبے اور کیل مہاسے ختم ہو جاتے ہیں۔

☆ سنگ سیم عورتوں کی متعدد ظاہری اور باطنی بیماریوں کا علاج ہے عورتوں کو اسقاط حمل سے بچاتا ہے۔

☆ سنگ سیم بخار سے بچاتا ہے۔

سنگ سیم کے سحری خواص:

☆ سنگ سیم مافوق الفطرت قوتیں اور پراسرار مخفی قوتیں پیدا کرتا ہے۔

سنگ سیم انسان کو اضطراب بے چینی اور اضطراری کیفیتوں سے بچاتا ہے۔

فکر و پریشانیوں کی وجہ سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں مثلاً خلل دماغ اور اعصابی کمزوری وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

سنگ سیم اعصابی نظام و اعصاب کے عضلات کو پوری طرح کنٹرول کرتا ہے۔

سنگ سیم سے زہر کی موجودگی کا پتہ چلایا جا سکتا ہے کیونکہ یہ زہر کی نشاندہی کرتا ہے

اس کے علاوہ یہ بچوں اور بڑوں کو موتی جھرے سے بچاتا ہے۔

سنگ سیم کے کیمیائی عناصر:

اس میں ایلومینیا۔ زرکولم، سلیکا، سوڈا کرومیم کیکسائٹ کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

سنگ سیم سے علاج:

کالے موتیا کا علاج:

آنکھ کے دو حصے گاڑھی رطوبت سے بھرے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک سامنے کی طرف ہوتا ہے۔ اس کے بعد عدسہ آتا ہے۔ عدسہ کے عقب میں پھر رطوبت والا حصہ ہے۔ یہ رطوبتیں گردش میں رہتی ہیں اور ان کا ایک دباؤ ہوتا ہے۔ پرانے موتیا بند، بڑھاپے اور دیگر وجوہات کی بنا پر اس رطوبت کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس سے آنکھ کے اندر دباؤ بڑھ جاتا ہے اور بصارت میں کمی آنے لگتی ہے۔ دیکھنے کے دوران فضا میں تصوراتی اشیاء اڑتی نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد نظر آہستہ آہستہ کم ہو کر اندھاپن پر ختم ہوتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں اندھاپن کا شکار ہونے والوں میں سے ساٹھ فیصد سیاہ موتیا کے مریض ہیں۔ آنکھ میں دباؤ کم کرنے کے لئے ایک ہی دوا دنیا کے ہر ملک میں مقبول ہے اس کا نام پیلو کارپائن ہے۔ اس کو آنکھ میں ڈالنے والے محلول ایک فیصدی سے چار فیصدی تک آتے ہیں۔ دباؤ اگر زیادہ ہو تو یہ آنکھوں میں بار بار ڈالی جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سنگ سیم 4 رتی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اپی ڈوٹ

(Apidoot)

پستئی رنگ کا یہ پتھر بہت خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے اس پتھر میں بہت آب و تاب
اور چمک ہوتی ہے اس کا انگریزی نام اپی ڈوٹ ہے اور یہ دوسری زبانوں میں بھی اسی نام سے
پکارا جاتا ہے پستئی رنگ کے علاوہ چند دوسرے رنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

اپی ڈوٹ کے کیمیائی عناصر:

☆ کیلشیم

☆ سیلکا

☆ آئرن

☆ ایلومینیا

اپی ڈوٹ کے طبّی افعال:

امراض حلق و سانس:

اپی ڈوٹ حلق کی بیماریوں سے بچاتا ہے سانس کی نالی میں انفیکشن سے بچاتا ہے۔

امراض معدہ:

اپی ڈوٹ معدے کے امراض کو دور کرتا ہے نظام ہضم میں خرابی سے بچاتا ہے۔

نزلہ وزکام:

اپی ڈوٹ انسان کو نزلہ وزکام سے نجات دلاتا ہے۔

عرق النسا:

اپی ڈوٹ لنگڑی کے درد (عرق النساء) کیلئے بہت مفید ہے۔

ذیابیطس (شوگر):

اپی ڈوٹ ذیابیطس کے مرض سے یہ پتھر محفوظ رکھتا ہے۔

اعصابی تھکن:

اپی ڈوٹ اعصابی تھکن دور کرنے اور تھکن سے محفوظ رکھنے کیلئے بہت موثر پتھر ہے۔

گردن کی اکڑاہٹ:

گردن کی اکڑاہٹ اپی ڈوٹ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔

ٹانگوں کے زخم:

اپی ڈوٹ کے استعمال سے ٹانگوں اور رانوں کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

موسمی بخار:

اپی ڈوٹ کے استعمال سے موسمی بخار اتر جاتا ہے۔

اعصابی درد:

اپی ڈوٹ اعصابی دردوں کو دور کرتا ہے۔

لکی اسٹون:

اپی ڈوٹ کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے سیارہ مشتری برج قوس اور حوت پر حکمران
ہے اس لئے یہ پتھر قوس اور حوت افراد کو موافق ہے یہ پتھر 20 فروری تا 21 مارچ کے دوران
پیدا ہونے والے حوت افراد اور 22 نومبر تا 21 دسمبر کے درمیان پیدا ہونے والے قوس افراد کا
لکی اسٹون ہے پتھر کا مزاج آتشی اور ان لوگوں کو بھی راس آتا ہے جن کا لکی نمبر 3 ہے۔ حوت اور
قوس برج والے افراد کو بھی مفید ہے۔

اپی ڈوٹ

(Apidoot)

پستئی رنگ کا یہ پتھر بہت خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے اس پتھر میں بہت آب وتاب اور چمک ہوتی ہے اس کا انگریزی نام اپی ڈوٹ ہے اور یہ دوسری زبانوں میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا ہے پستئی رنگ کے علاوہ چند دوسرے رنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

اپی ڈوٹ کے کیمیائی عناصر:

☆ کیلشیم

☆ سلیکا

☆ آئرن

☆ ایلومینیا

اپی ڈوٹ کے طبی افعال:

امراض حلق وسانس:

اپی ڈوٹ حلق کی بیماریوں سے بچاتا ہے سانس کی نالی میں انفیکشن سے بچاتا ہے۔

امراض معدہ:

اپی ڈوٹ معدے کے امراض کو دور کرتا ہے نظام ہضم میں خرابی سے بچاتا ہے۔

نزلہ وزکام:

اپی ڈوٹ انسان کو نزلہ وزکام سے نجات دلاتا ہے۔

عرق النسا:

اپی ڈوٹ لنگڑی کے درد (عرق النساء) کیلئے بہت مفید ہے۔

ذیابیطس (شوگر):

اپی ڈوٹ ذیابیطس کے مرض سے یہ پتھر محفوظ رکھتا ہے۔

اعصابی تھکن:

اپی ڈوٹ اعصابی تھکن دور کرنے اور تھکن سے محفوظ رکھنے کیلئے بہت موثر پتھر ہے۔

گردن کی اکڑاہٹ:

گردن کی اکڑاہٹ اپی ڈوٹ کے استعمال سے دور ہوجاتی ہے۔

ٹانگوں کے زخم:

اپی ڈوٹ کے استعمال سے ٹانگوں اور رانوں کے زخم ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

موسمی بخار:

اپی ڈوٹ کے استعمال سے موسمی بخار اتر جاتا ہے۔

اعصابی درد:

اپی ڈوٹ اعصابی دردوں کو دور کرتا ہے۔

لکی اسٹون:

اپی ڈوٹ کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے سیارہ مشتری برج قوس اور حوت پر حکمران ہے اس لئے یہ پتھر قوس اور حوت افراد کو موافق ہے یہ پتھر 20 فروری تا 21 مارچ کے دوران پیدا ہونے والے حوت افراد اور 22 نومبر تا 21 دسمبر کے درمیان پیدا ہونے والے قوس افراد کا لکی اسٹون ہے پتھر کا مزاج آتشی اور ان لوگوں کو بھی راس آتا ہے جن کا لکی نمبر 3 ہے۔ حوت اور قوس برج والے افراد کو بھی مفید ہے۔

اپی ڈوٹ سے علاج:

دمہ کا علاج:

یہ سانس کا ایک موذی مرض ہے۔ اس کی دو اہم اقسام ہیں۔ ایک میں دل بگڑا ہوا ہے اور مریض کا سانس ہر وقت پھولا رہتا ہے حتیٰ کو معمولی سا چلنے سے بھی سانس پھول جاتا ہے۔ مریض کو لیٹنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ دوسری قسم میں سانس کی نالیاں متاثر ہوتی ہیں اور مریض کو سانس لینے میں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سانس کی نالیوں سے سیٹی جیسی آواز برآمد ہوتی ہے۔ اس میں مریض کو ہمہ وقت تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑتی بلکہ سانس کا دورہ پڑتا ہے جو کہ چند منٹوں سے لے کر گھنٹوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ سانس کی نالیوں میں سوزش، آنتوں میں سوزش اور کیڑے، حساسیت اور ذہنی تفکرات اس مرض کے اہم اسباب ہیں۔ سانس کی نالیوں اور آنتوں کی سوزش کا علاج کر کے اس مرض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح پیٹ کے کیڑوں کا علاج بھی ممکن ہے۔ حساسیت کے لئے یہ تلاش کرنا ضروری ہے کہ مریض کو کس قسم کی خوراک، لباس، موسم یا مس کی جانے والی شے سے حساسیت ہوتی ہے۔ اس شے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مثبت انداز فکر اپنا کر ذہنی تفکرات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اپی ڈوٹ 5 رتی استعمال کریں۔ شدید بیماری کی صورت میں 6 رتی حجر القمر اضافی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پیری ڈوٹ

(Peridot)

قدیم زمانوں میں یہ پتھر الماس پر فوقیت رکھتا تھا۔ یہ بلوری طرح چمک رکھتا ہے اور زیورات میں اس کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نرم و نازک پتھر ہے جسے احتیاط سے رکھنا پڑتا ہے۔

بسد

عربی زبان میں خاصف، لاطینی میں کلورین، یونانی میں چین تن کہلاتا ہے۔ اسے مرجان کی جڑ کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

یہ سفید اور سرخ رنگ میں پائے جاتے ہیں۔ سمندر کی لہریں انہیں ساحل پر اچھال دیتی ہیں۔ یہ پہلے تو بہت نرم ہوتا ہے۔ مگر جب اسے ہوا لگتی ہے تو ٹھوس ہو جاتا ہے۔ عام طور پر مرجان اور زبرجد میں امتیاز کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

بسد کی خصوصیات:

☆ بسد بہت سی بیماریوں کیلئے مفید ہے۔

☆ بسد کا کشتہ زخموں کو مندمل کر دیتا ہے اور ناسوروں کا خاتمہ کرتا ہے۔

☆ بسد کا سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔

☆ بسد کا کشتہ ہر قسم کی خارش کیلئے مفید ہوتا ہے۔

☆ بسد کے کشتے سے نہانا صحت کیلئے مفید ہوتا ہے۔

☆ بسد کا لاکٹ بنا کر گلے میں ڈالنے سے جگر کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

☆ بسد کی انگوٹھی جادوئی اثرات سے محفوظ رکھتی ہے۔

☆ کشتہ بنانے کیلئے بسد کے ٹکڑے کٹھالی میں ڈال کر تنور میں ڈال دیں کشتہ تیار ہو جائے گا۔

سنگ سیماق

ہندی زبان میں اس کو پنڈ کہا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سبز رنگی مائل یا زردی مائل سرخ بھی ہوتا ہے۔ اس پر سبز، سفید یا سرخ دھبے بھی ہوتے ہیں جو زرد جھلک لئے ہوئے ہوتے ہیں۔

لیبرے ڈور

یہ پتھر زیورات اور برتنوں کی تزئین کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بلوریں مرواریدی چمک کا حامل ہوتا ہے اور رنگت میں براؤن یا سبز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نیلا لیبرے ڈور بھی عام پایا جاتا ہے اسے انگوٹھیوں میں بھی لگایا جاتا ہے۔

اولے وائین

یہ زیتونی سبز رنگ کا پتھر ہے اس میں شفاف زردی مائل رنگ کے نگینے بھی ہوتے ہیں۔ اس پتھر کو زیب وزینت کیلئے انگوٹھیوں میں جڑوایا جاتا ہے۔

میلی کائیٹ

یہ الماس کی طرح چمکیلا نگینہ ہے اس کی مہریں بھی بنائی جاتی ہیں۔ یہ ہلکے سبز اور زردی مائل رنگ میں دستیاب ہوتا ہے۔ اس کا زیورات عام استعمال ہوتا ہے۔ اس کی مالائیں بھی بنائی جاتی ہیں۔

پتھروں سے علاج:

چیچک کا علاج:

چیچک ایک ایسی منفرد بیماری ہے جسے انسان نے اپنی تحقیق اور ترقی کی بدولت صفحۂ ہستی سے ناپید کر دیا ہے چنانچہ محض معلومات کی غرض سے اور اس خدشہ سے کہ یہ بیماری دوبارہ نہ پھوٹ پڑے، طب کی کتابوں میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ بیماری مریضوں کو چھونے، ان کے قریب سانس لینے، ان کے آلودہ برتنوں اور کپڑوں کے استعمال کے علاوہ مکھیوں کے ذریعے پھیل سکتی ہے۔ مکھیاں زخموں پر بیٹھ کر یا مریض کے زخموں سے گرے ہوئے چھلکوں پر بیٹھ کر بیماری کے وائرس اپنے جسم کو لگا کر تندرست افراد تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ بیماری کی ابتداء

بخار سے ہوتی ہے جو کہ سردی کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ پھر جسم میں درد ہوتا ہے جب کہ آنکھیں سرخ اور زبان میلی ہو جاتی ہے اور اس مرحلہ پر جسم پر دانے نمودار ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ بڑھنے لگتے ہیں۔ دسویں روز تک تمام دانے پیپ سے بھر جاتے ہیں۔ پھر ان کا مرکز سیاہ ہونے لگتا ہے اور بتدریج مرکزی سیاہی چھلکے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ دانے گول اور سارے کے سارے یکساں شکل کے ہوتے ہیں۔ یہ پھنسیاں گلے کے اندر منہ اور آنکھوں میں بھی نکلتی ہیں۔ بعض اوقات گلے کی رکاوٹ سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ آنکھوں میں نکلنے والے دانے اندھا کر سکتے ہیں۔ یا آنکھ میں پھولا ڈال دیتے ہیں۔ چہرہ مکمل طور پر داغدار ہو جاتا ہے۔ ان عیوب کے علاوہ اندرونی طور پر صحت تقریباً 28 دنوں میں مکمل ہوتی ہے۔ چیچک سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوانا بیماری سے بچنے کی مکمل ضمانت ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 5 رتی، سرخ کپڑا، سرخ دھاگہ چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

ہاضمے کی خرابیوں کا علاج:

غذا کو ہضم کرنے کا عمل منہ سے شروع ہوتا ہے۔ دانت غذا کو پیستے ہیں، زبان لقمہ کو گردش دیتی ہے اور تھوک میں موجود لعاب اسے ملائم کرتا ہے تاکہ نگلنے میں آسانی ہو۔ نگلنے کے بعد غذا معدہ میں جاتی ہے جہاں پر نمک کا تیزاب اور Pepsin تیزاب ہوتے ہیں۔ نمک کا تیزاب نشاستہ اور چینی کو گلوکوز میں تبدیل کرتا ہے جب کہ لحمیات پر جزوی عمل ہوتا ہے۔ معدے میں چکنائیاں ہضم نہیں ہوتیں۔ معدے میں آمد کے بعد غذا نصف گھنٹہ وہاں رکتی ہے۔ اور اس کے بعد تھوڑی آنتوں میں جاتی ہے جہاں پر ہضم کرانے والے مختلف اعضاء نشاستہ کو گلوکوز، لحمیات کو ایمونیائی ترشوں، گھی اور چکنائیوں کو گلسرین اور چکنے ترشوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ چھوٹی آنت میں جگر کا صفراء قطرہ قطرہ غذا پر گرتا ہے۔ پتے کے ذریعے حاصل ہونے والا یہ صفراء

چکنائیوں کے ہضم اور وٹامن K اور D کے انجذاب میں اہمیت رکھتا ہے۔ جب پتہ میں پتھری یا یرقان کی وجہ سے صفراء آنتوں میں نہیں آتا تو چکنائیوں کے ہاضمے کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور وٹامن K اور D کے انجذاب نہ ہو سکنے کی وجہ سے جریان خون کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ غذا کے وہ حصے جو قابل ہضم ہیں وہ آنتوں سے جذب ہو جاتے ہیں جب کہ ناقابل ہضم حصے اور پھوک فضلہ کی شکل میں جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ جب ہاضمہ کے عمل میں خرابی پیدا ہو جاتی تو قبض، گیس، پیچش، ڈکار، پیٹ درد اور ہیضہ وغیرہ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زمرد اور زرد لاجورد یا حجر القمر استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

حلق کی بیماریوں کا علاج:

گلے کی تکلیف کئی طرح کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً بولنے میں دقت، گلے میں سوزش وغیرہ۔ اس کی عمومی علامات میں گلے کا درد، بولنے، تھوکنے، کھانسنے، نگلنے میں مشکل، کان درد، سر درد، اور آواز کا بیٹھ جانا شامل ہیں۔ زبان کے آخری حصے میں حلق کے اندر دو بیضوی شکل کے گولے ہیں جن کا کام گلے میں داخل ہونے والے جراثیم کی تعداد زیادہ ہو اور انسان کی قوت مدافعت کم ہو تو ان میں ورم اور سوزش ہو جاتی ہے جو کہ چوسنی استعمال کرنے والے اور منہ میں انگلیاں ڈالنے والے بچوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ گلا دکھنے کے ساتھ ساتھ جبڑے کے نیچے اور گردن کے غدود بھی پھول کر درد کرنے لگ جاتے ہیں۔ سردی کے ساتھ بخار اور سر درد کی شکایت ہو سکتی ہے۔ جسم میں درد اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ بچوں میں مرض پرانا ہونے پر گلا سوج کر اس میں پیپ پڑنے سے پھوڑا بن جاتا ہے۔ بولنے میں دقت دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک تو پرانی کھانسی، گلے کی خرابی اور غدودوں کے دانوں کی وجہ سے جو کہ دو چار روز میں معمولی آرام سے رفع ہو جاتی ہے جب کہ دوسری قسم پھیپھڑوں اور سانس کی خطرناک بیماریوں اور گلے کے

سرطان وغیرہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ خطرناک علامت ہوتی ہے۔ اس کا فوری علاج کر لینا چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 7 رتی استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

فالج کا علاج:

جب جسم کا کوئی حصہ حرکت نہ کرے تو یہ فالج کی علامت ہے۔ فالج کسی ایک عضو تک محدود ہو سکتا ہے یا پورے جسم کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ چہرہ کے فالج کو لقوہ اور نصف بدن کے فالج کو دھرنگ کا نام دیا جاتا ہے۔ جسم کی حرکات کا کنٹرول دماغ میں ہوتا ہے۔ اور ہر حصہ کا کنٹرول جسم کے مختلف مقامات پر ہوتا ہے۔ اگر کسی حصہ کو جانے والی خون کی نالیاں بند ہو جائیں یا ٹوٹ جائیں تو دماغ کا وہ حصہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس حصہ کا فالج ہو جاتا ہے۔ بچوں میں فالج متعدی بیماری کی صورت میں ہوتا ہے۔ پولیو ایک متعدی بیماری ہے جس کے جراثیم غلاظت کے ذریعہ بچوں کے پیٹ میں داخل ہو کر اعصاب پر اثر انداز ہوتے ہیں اور عام طور پر بچوں کی ٹانگیں اور بازو اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ بڑوں میں یہ مرض چالیس پچاس سال کی عمر کے بعد جا کر ہوتا ہے۔ بعض اوقات خون نالیوں کے اندر جم جاتا ہے جس سے نالی بند ہو کر فالج کا باعث بنتی ہے۔ اور اگر نالی مکمل طور پر بند ہو جائے تو فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ نالی کی بندش کے علاوہ بعض اوقات اعصاب کو مفلوج کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان میں سنکھیا، شنگرف، پارہ اور ہڑتال وغیرہ شامل ہیں۔ فالج کا تیسرا اہم سبب حرام مغز کی بیماریاں اور ریڑھ کی ہڈی کی تپ دق اور ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کا گھسنا وغیرہ ہے۔ ان سے جسم کا سارا بوجھ اعصاب پر آ جاتا ہے جس سے ان میں فالج کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ فالج اگر اعصابی کمزوری یا سوزش سے ہو تو وٹامن بی کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان اور زمرد 7 رتی استعمال کریں۔ حجر القمر بطور اضافی

پتھر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

خلیے سکڑنے کا علاج:

اٹروفی سے مراد جسم میں نشوونما پانے والی بافتوں اور خلیات کی جسامت میں کمی یا ان کا سکڑنا ہے۔ اس مرض میں خلیات کی تعداد پوری ہوتی ہے جب کہ عضو سکڑنے کی وجہ سے چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ جسم کے کسی عضو کی تمام بافتوں میں سکڑاؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن اٹروفی عام طور پر مخصوص خلیات میں سکڑاؤ کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کو کہا جاتا ہے۔ اٹروفی کے اہم اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

افعال میں کمی:

جب جسم کا کوئی حصہ پورے طور پر اپنے افعال انجام نہیں دے رہا ہوتا تو قدرتی طور پر جسم کے اس حصہ میں خون کی سپلائی کم ہو جاتی ہے۔ جو کہ اٹروفی کا باعث بنتی ہے۔

اعصابی امراض:

بہت سے اعصابی امراض بھی اٹروفی کا سبب بنتے ہیں۔ اس قسم کی اٹروفی معدے کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ناقص غذا:

شریانوں کے کسی مرض کی وجہ سے مقامی طور پر رکاوٹ پیدا ہونے سے بافتوں اور خلیات کو ملنے والی غذا میں نقص پیدا ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے اس حصہ کی بافتوں کے خلیات سکڑ جاتے ہیں۔

خسرہ کا علاج:

خسرہ والا مریض جب کھانستا یا باتیں کرتا ہے تو اس کے سانس کے ساتھ اس کے جراثومے خارج ہو کر مخاطب کی ناک یا گلے میں۔ سانس کے ذریعہ داخل ہو کر تقریباً دس روز بعد

اسے بھی خسرہ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ چھوٹے بچوں کی بیماری ہے جس کا حملہ عام طور پر چھ ماہ کی عمر کے بعد ہوتا ہے کیونکہ اس عمر تک بچے میں ماں سے حاصل ہونے والی قوت مدافعت موجود ہوتی ہے تاہم ڈبے کے دودھ پر پلنے والے بچوں کو اس عمر سے پہلے بھی خسرہ ہو سکتا ہے۔ خسرہ کا حملہ عام طور پر زندگی میں ایک بار ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ زکام سے کھانسی، گلے میں خرابی، بخار اور آواز بیٹھنے سے بیماری کا آغاز ہوتا ہے۔ دو دن کے بعد ہونٹوں اور کانوں کے اندر کی طرف سفید اور گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نظر آتے ہیں۔ یہ دانے دو تین روز میں غائب ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ پورے جسم اور منہ کے اندر گہرے سرخ رنگ کے دانے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کی شروعات کانوں سے پیچھے اور پیشانی سے ہوتی ہے۔ پھر یہ پورے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ اس دوران بخار میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دانے تین چار دن ہونے کے بعد پہلے سیاہ پڑتے ہیں۔ پھر ان کے چھلکے اترتے ہیں اور یہ ختم ہو جاتے ہیں۔ دانوں کے ساتھ بخار بھی ختم ہو جاتا ہے۔ خسرہ سے دل، دماغ اور آنکھیں متاثر ہوتی ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سرخ مرجان 4 رتی چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پتھر تراشنے کا فن:

پتھر تراشنے کا فن بہت قدیم ہے۔ عام حالت میں جواہرات اتنے جاذب نظر اور دلکش نظر نہیں آتے۔ مگر عمدہ تراش خراش سے یہ خوبصورت اور دلکش ہو جاتے ہیں۔ یہ پتھر چٹانوں میں اپنی جڑ نما رگوں کے ذریعے پیوست ہوتے ہیں اور ان کے ذریعے پروان چڑھتے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ مگر یہی رگیں بعد میں ان کا عیب بن جاتی ہے۔ لہٰذا ان کو اعلیٰ بنانے کے لئے داغ دھبوں اور دھاریوں سے بھی صاف کیا جاتا

ہے۔ اگرچہ تراش خراش کے عمل میں نگینے کا بہت سا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے بعد یہ نگینہ نہایت آبدار ہو جاتا ہے۔ مصر اور اٹلی قدیم ادوار سے ہی اس فن میں طاق تھے۔ جبکہ ہر خطے میں سنگ تراشی و جواہر تراشی کا کام کسی نہ کسی صورت میں ہو رہا ہے۔ اور بہت سے ممالک ناتراشیدہ پتھروں کو تراش کر بیش قیمت بنا رہے ہیں۔ روم ہندوستان اور برطانیہ میں یہ کام اعلیٰ بنیادوں پہ ہوتا رہا ہے۔

پتھروں کی تراش خراش کیلئے جدید اوزاروں کی ضرورت ہوتی ہے آج کل ٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت نگینہ تراشی کا کام اچھے طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ پتھر تراشنے کے دوران میں زیادہ چمک پیدا کرنے کیلئے انہیں پالش بھی کیا جاتا ہے۔ اور بھٹیوں میں حدت پہنچا کر مصنوعی رنگ بھی چڑھایا جاتا ہے۔ تاہم ہیرے کو اگر بھٹیوں میں ڈالا جائے تو کاربن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پتھر تراشنے کے دوران منہ ڈھانپ کر رکھنا چاہیے تاکہ زہریلے ذرات منہ یا ناک کے ذریعے جسم کے اندر نہ چلے جائیں۔ ناتراشیدہ اور ترشے ہوئے جواہرات کی قدر و قیمت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ آج کل مصنوعی جواہرات بھی بنائے جا رہے ہیں۔ مگر اہل نظر انہیں فوراً پہچان لیتے ہیں۔ کیونکہ ان میں بلبلے اور دھاریاں منظم اور ترتیب کے ساتھ ہوتی ہیں جبکہ قدرتی طور پر پائے جانے والے جواہرات میں یہ چیز نہیں ہوتی۔ نگینہ تراشی کا کام بھی رفتہ رفتہ ایک فن بن چکا ہے۔ جس کو سیکھنے کیلئے خاصی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اصل جواہرات کی چمک دمک بڑھانے کیلئے مصنوعی رنگ چڑھایا جائے تو ان پتھروں کے فطری خواص اور اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا جواہرات کو ان کی فطری حالت میں رہنے دینا چاہیے۔

پاکستان بے شمار ناتراشیدہ پتھر دوسرے ممالک کو برآمد کرتا ہے اگر پاکستان میں بھی جواہر تراشی کی صنعت کو فروغ دیا جائے تو اس کا زرمبادلہ کئی گنا بڑھ سکتا ہے۔

پتھروں کا مزاج:

پتھروں کا انتخاب ضروری ہے یا جو بھی نگینہ خوش رنگ اور خوبصورت معلوم ہو پہن لیا جائے؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب تھوڑی سی کوشش سے انسان خود حاصل کر سکتا ہے۔ ہر انسان کا ذوق اور پسند مختلف ہوتی ہے۔ مگر یہاں ذوق اور پسند نہیں بلکہ طبائع کا تعلق ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ انسان آتشی، بادی، آبی، طبائع اور گرم خشک، بادی، بلغمی مزاج رکھتا ہے۔ جس طرح مختلف مزاجوں کیلئے مختلف اشیاء کھانے میں استعمال کرنا مفید ثابت ہوتا ہے اور کچھ چیزیں کھانے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہر پتھر ہر انسان کیلئے موزوں نہیں ہوتا۔ اور اس کا نتیجہ بھی اسی طرح نکلتا ہے جیسے مختلف مزاجوں میں ناموافق غذا کھانے سے نکلتا ہے۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ یہ پتھر اپنے اندر طلسمی خصوصیات رکھتے ہیں اور ان کے سحری خواص کا اثر براہ راست انسانی زندگی پر پڑتا ہے۔ جس طرح چودھویں کا چاند سمندر کو متلاطم کر دیتا ہے اور سمندر کی بے چین لہریں چاند کو چھو لینے پر تل جاتی ہیں۔ اور اسکے نتیجے میں جوار بھاٹا یعنی مد و جذر وجود میں آ جاتا ہے۔ چاند ایک بے جان سیارہ ہے۔ مگر اس کے اثرات نہ صرف سمندر بلکہ انسانوں اور جانوروں پر بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً چاندنی رات چکور چاند کو چھو لینے کے جنون میں مبتلا ہو کر اس قدر لمبی اڑان بھرتا ہے کہ جان سے گذر جاتا ہے۔ چاندنی رات کا طلسم نوجوان دوشیزاؤں کو بھی اپنے حصار میں لے لیتا ہے۔ اور ان پر رومانی رنگ غالب آ جاتا ہے۔ چاندنی رات کا سحر گلباگھ (پپیہے) پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور وہ چاند کی سطح پر پہنچنے کیلئے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات پہاڑوں کی بلندی سے موت کی پستی میں جا گرتا ہے۔ ذرے کا دل چیر کر دیکھیں تو اس کے اندر بھی الیکٹران، پروٹان، اور نیوٹران کی شکل میں ایک ننھا منا نظام شمسی نظر آئے گا۔ اور ایک ان دیکھی قوت بھی موجود ہوگی۔ لہٰذا پتھروں کے اثرات اور خواص کی موجودگی کوئی اچنبھے یا حیرانی کی بات نہیں۔

اگر آپ پتھروں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو آپ کو اپنے لئے اچھوتے، غیر استعمال شدہ، اپنے موافق اور موزوں نگینے کا انتخاب کرنا ہوگا۔ استعمال شدہ جواہرات اکثر ہاتھ بدلتے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے استعمال سے گریز کرنا ہی بہتر ہے۔ جب بھی کوئی نگینہ انگوٹھی میں جڑوائیں تو خیال رکھیں کہ انگوٹھی کا نچلا حصہ کھلا ہو اور نگینہ آپ کی انگلی سے مس کر رہا ہو۔

علم الاعداد اور پتھر:

انسان کا پتھر کے ساتھ رشتہ بہت پرانا ہے یہ ہر دور میں انسان کی ضرورت رہا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کا گھر خانہ کعبہ تعمیر کیا تو اللہ نے اپنے اس عظیم گھر کی شان میں اور بھی اضافہ اس طرح کر دیا کہ اس گھر کے لیے جنت سے ایک پاک اور خاص پتھر بھیجا جو خانہ کعبہ میں نصب کیا گیا جسے آج کروڑوں انسان نہایت عقیدت سے بوسہ دیتے ہیں اس کا نام حجر اسود ہے۔

ذیل میں علم الاعداد کے ذریعے پتھر کے انتخاب کا طریقہ تحریر کر رہا ہوں جو بہت آسان ہے اُمید ہے پسند آئے گا۔ پہلے اس جدول سے حروف کے اعداد معلوم کریں۔

جدول

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	20	30	40	50
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
60	70	80	90	100	200	300	400	500	600	700	800	900	1000

طریقہ استخراج عدد مفرد:

نام:

محمد قاسم

م ح م د ق ا س م

32=4+6+1+1+4+4+8+4

5=3+2

یعنی محمد قاسم کے نام کا عدد مفرد 5 ہے۔

محمد قاسم کو چاہیے کہ وہ زمرد 9 یا 18 قیراط کا چاندی کی انگوٹھی میں لگوا کر اتوار، سوموار، بدھ یا جمعرات کے دن نیک ساعت میں انگلی میں پہن لے۔ اس کے پہننے سے ان شاء اللہ وجدانی صلاحیت عمدہ ہوتی ہے۔ تجرباتی ذہن ہو جاتا ہے دشمنوں سے حفاظت رہتی ہے کاروبار میں کامیابی و ترقی ملتی ہے۔

اب 1 تا 9 اعداد کے ساتھ پتھروں کی نسبت اور خواص پیش خدمت ہیں۔

عدد 1 اور عقیق پتھر:

جن کے نام کا مفرد عدد 1 ہوتا ہے وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مضبوط ہوتے ہیں ان لوگوں میں روحانی قوت بہت ہوتی ہے ان کے لیے عقیق پہننا بہتر ہے مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں اتوار یا جمعرات کے دن سعد ساعت میں پہن لیں۔

عدد 2 اور حجر القمر پتھر:

عدد 2 کے زیر اثر لوگوں میں احساسات، جذبات اور رجحانات میں گہرائی ہوتی ہے یہ لوگ اگر حجر القمر پہنے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ حجر القمر 7 یا 8 قیراط کا ہو اور اسے سوموار، منگل یا جمعرات کے دن سعد ساعت میں مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں پہنیں۔

عدد 3 اور پکھراج پتھر:

جن لوگوں کا مفرد عدد 3 ہوتا ہے ان لوگوں میں روحانی صلاحیت بہت ہوتی ہے یہ لوگ عوام کی قیادت کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ پکھراج 6، 11 یا 13 قیراط کا اتوار، منگل، بدھ یا

جمعرات کو پہن لیں تو یہ پکھراج ان کے لیے خوشحالی اور ترقی کا باعث ہوگا۔

عدد 4 اور اوپل پتھر:

جن لوگوں کے نام کا مفرد عدد 4 ہوتا ہے یہ لوگ ذہین ہوتے ہیں۔ ذہانت کو پسند کرتے ہیں تحریر و تقریر کی خصوصی صلاحیت رکھتے ہیں ان کے لیے اوپل 7، 10 یا 11 قیراط کا بہتر رہے گا سوموار، بدھ، جمعہ یا ہفتہ کو مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں پہنیں۔

عدد 5 اور زمرد پتھر:

اس عدد کے زیر اثر لوگ فنکار اور بہت ذہین ہوتے ہیں زمرد 9 یا 18 قیراط کا ان کے لیے بہت مفید ہے اتوار، بدھ یا ہفتہ کے روز مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں پہنیں۔

عدد 6 اور نیلم پتھر:

جن لوگوں کے نام کا مفرد عدد 6 ہوتا ہے وہ علمی اور مادیت پسند ہوتے ہیں تعلقات کو اہمیت دیتے ہیں ان میں اہلیت زیادہ ہوتی ہے یہ افراد نیلم 4، 6 یا 15 قیراط کا منگل یا جمعہ کے روز مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں پہنیں۔

عدد 7 اور لہسنیا پتھر:

جو افراد عدد 7 کے زیر اثر ہوتے ہیں ان میں وجدانی صلاحیت عمدہ ہوتی ہے تجرباتی ذہن ہوتا ہے بڑے جذباتی اور حساس ہوتے ہیں ان افراد کے لیے لہسنیا موافق پتھر ہے اس کا وزن قیراط 3 یا 7 ہونا چاہیے اور اتوار، سوموار، بدھ یا جمعرات کے روز مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں پہنیں۔

عدد 8 اور یاقوت پتھر:

جن لوگوں کے نام کا مفرد عدد 8 ہوتا ہے یہ لوگ عملی اور انصاف پسند ہوتے ہیں۔ یہ خوش اخلاق اور مال کو تعلقات پر اہمیت دیتے ہیں ان افراد کے لیے یاقوت مفید ہے جو قیراط 5 یا 7 ہونا چاہیے اور اسے بدھ، جمعرات یا ہفتہ کے روز مرد چاندی کی اور عورتیں سونے کی انگوٹھی میں پہنیں۔

عدد 9 اور مرجان پتھر:

عدد 9 کے زیر اثر افراد بہادر، دلیر، ترقی کرنے والے اور منہ پھٹ ہوتے ہیں ان کی جسمانی قوت عمدہ ہوتی ہے ان کے لیے مرجان فائدہ مند ہے مرجان قیراط 6 یا 9 ہونا چاہیے اور یہ چاندی یا سونا کی انگوٹھی میں جڑوا کے سوموار، منگل، جمعرات یا جمعہ کو پہننا سعد ہے۔

قدیم پتھروں پر رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے وہ فضائل جو آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ظاہر ہوئے بتایئے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے امیر المومنین! میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک ایسا پتھر دیکھا جس پر چار سطریں تحریر تھیں:

☆ "میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری ہی عبادت کرو"۔

☆ "میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ میرے رسول اللہ ہیں، مبارک ہو اسے جو ایمان لایا اور ان کی پیروی کی"۔

☆ "میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے مجھے پکے یقین کے ساتھ مان لیا وہ نجات پا گیا"۔

☆ "میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حرم میرا ہے اور کعبہ میرا گھر ہے جو میرے گھر میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا"۔

(ابن عساکر)

ٹائیگر

ٹائیگر کا شمار نئے دریافت ہونے والے پتھروں میں ہوتا ہے۔ اسے ٹائیگر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس پر بھی ایسی دھاریاں موجود ہوتی ہیں جیسی چیتے کے جسم پر ہوتی ہیں۔ یہ ایک خوبصورت اور جگمگاہٹ والا پتھر ہوتا ہے۔ اس کو انگوٹھی میں جڑوایا جاتا ہے۔ اس کا رنگ عام طور پر ہلکا زردی مائل اور سرمئی چمکدار ہوتا ہے۔

آج کل اس پتھر کو مصنوعی طور پر بھی وسیع پیمانے پر بنایا جارہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی اس کی غیر معمولی چمک دمک ہے۔ یہ مختلف سائزوں میں دستیاب ہوتا ہے۔

اس کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

☆ ٹائیگر پاس ہو تو انسان کا حلقہ احباب وسیع ہو جاتا ہے۔
☆ ٹائیگر انسان کی قدر و منزلت میں اضافہ کرتا ہے۔
☆ ٹائیگر انسان کو ہر دلعزیز بنا دیتا ہے۔
☆ ٹائیگر سے کاروبار میں تجربہ بڑھ جاتا ہے اور کاروباری سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔
☆ ٹائیگر سے ازدواجی خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔
☆ ٹائیگر سے اولاد صالح اور فرمانبردار ہو جاتی ہے۔
☆ ٹائیگر سے نت نئی کامیابیاں حاصل ہوتی ہے۔
☆ ٹائیگر پاکستان میں کراچی کے ساحلی علاقوں اور سرحدی پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

زہر مہرہ

سفید مائل سبز رنگ کا پتھر ہے۔ اسے ''بادزہر کانی'' اور ''فادزہر معدنی'' بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے برتن میں کھانا کھانے سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

رنگ:

اس پتھر کی اعلیٰ قسم بلوری رنگت کی ہے اس کے علاوہ یہ درج ذیل رنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ سنہری مائل زرد سنہری نیلا یعنی گولڈن بلور سنہری زرد زردی مائل چوکلیٹی وغیرہ۔

زہر مہرہ کی اقسام:

پیلی:

یہ پریڈوٹ زردی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔

ری وائن:

یہ پتھر سنہری سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

کیمیائی عناصر:

آئرن میگنیشیا سلیکا کیلشیم

زہر مہرہ کے طبی افعال:

مراق نسیان:

یہ مراق اور نسیان جیسی بیماریوں کو ختم کرتا ہے۔

قوت گویائی:

یہ کم گو افراد کو بولنے کی طاقت دیتا ہے۔

کند ذہن:

زہر مہرہ کا استعمال کند ذہن افراد کو فائدہ دیتا ہے۔

مقوی دل و دماغ:

زہر مہرہ کے استعمال سے انسان کے دل و دماغ کو طاقت ملتی ہے۔

لکی اسٹون:

پریڈٹ پتھر سیارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے اور عطارد برج جوزا اور سنبلہ پر حکمران ہے چنانچہ یہ پتھر جوزا اور سنبلہ افراد کا لکی اسٹون ہے یہ ماہ اگست میں پیدا ہونے والے سنبلہ کا لکی اسٹون ہے۔

زہر مہرہ کے سحری خواص:

☆ زہر مہرہ کا استعمال اور اثرات فضول سوچ وفکر اور ہوائی قلعے تعمیر کرنے سے باز رکھتا ہے جو لوگ خیالات میں کھوئے رہتے ہیں ان میں حقیقت پسندی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

☆ زہر مہرہ انسان کے مذہبی جذبات وخیالات کو کنٹرول کرتا ہے۔

بے نالی غدود کے نقائص:

بے نالی غدود کے نقائص کا اثر زیادہ تر چھوٹی عمر میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے جسم کی مکمل نشوونما نہیں ہو پاتی۔ ایسا عام طور پر تھائی رائیڈ گلینڈ اور پیچویٹری گلینڈ سے اندرونی طور میں نقصان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جلد کی بناوٹوں مثلاً بالوں کے نیچے اور پسینے کے غدود میں بھی اکثر ازروفی ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ زہر مہرہ 5 رتی کا استعمال کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

سنگ ستارہ

(Chrysoprase)

یہ بھورے اور براؤن رنگ کا خوشنما چمکدار پتھر ہے اس میں بہت چھوٹے ذرات ستاروں کی طرح چمکتے ہیں اس کا سنہرا رنگ معرفت الٰہی پیدا کرتا ہے اس کے افعال وخواص لہسنیا سے ملتے جلتے ہیں سنگ ستارہ کو گھسنے سے اس میں برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ زمانہ قدیم میں چاندی اور سونے کی ڈبیوں کے خوبصورت ڈھکنے تیار ہوتے تھے۔ یہ پتھر جاپان میں عمدہ پایا جاتا

ہے اصلی شکل میں دستیاب ہوتا ہے۔

نام:

☆ اس کو سنسکرت میں سورنا مکھی کہتے ہیں۔

☆ انگریزی میں Chrysoprase کہا جاتا ہے۔

☆ مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں مثلاً سورنا گلی کرسو بر ہیجرن سکن وغیرہ۔

لکی اسٹون:

علم النجوم میں سنگ ستارہ کا تعلق برج جدی اور برج دلو سے ہے جبکہ اس کا متعلق یا حکمران ستارہ زحل ہے یعنی یہ ان افراد کا لکی اسٹون ہے جن کا برج جدی یا دلو ہے۔

مرگی یا مرگی کی طرح کے دورہ کا مجرب نقش:

ایک ٹکڑا ایخ پتھر مرجان کا اور ایک گرہ عود صلیب یہ دونوں چیزیں لے کر اسی نقش کے ہمراہ ایک تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مرگی سے نجات ہوگی۔ یہ نقش قمری مہینے کی 14 تاریخ کو صبح طلوع آفتاب کے وقت کندہ کیے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یامخلص له الدین	یامذل کل جبار عنید بقھر عزیز سلطانه یامذل

نوٹ: یاد رکھیں کہ طلوع آفتاب کے وقت تیار کریں۔

............☆............
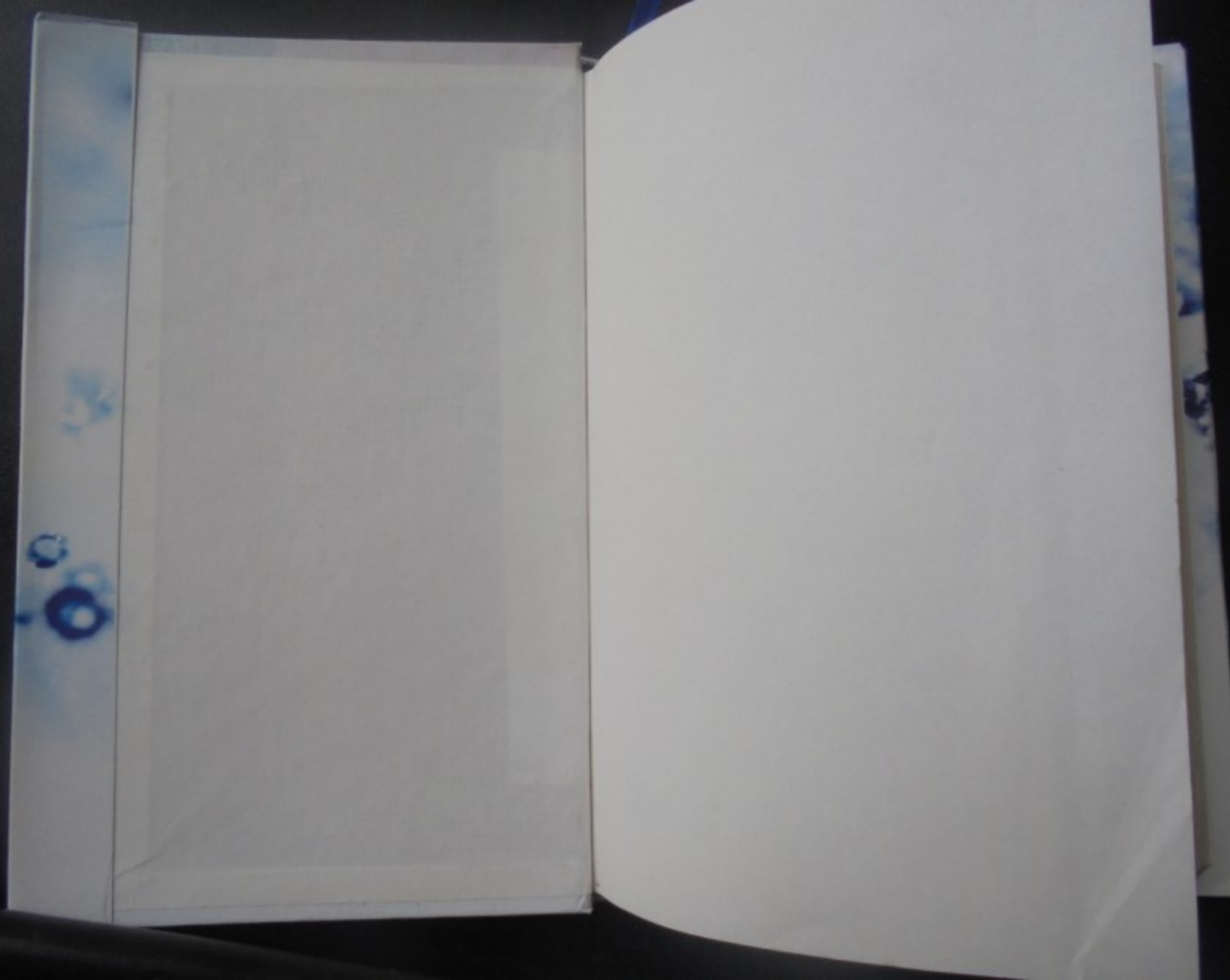
خوبصورت اور معیاری کتابیں

DESIGNED BY: ABU IMAMA